

# معین الہدیٰ

303

حضرت خواجہ معین الدین چشتی تسنجدی کی بڑی سوانح عملیات اور دعا



656

ڈاکٹر ظہور الحسن



656

# میں اپنے

فہرستہ میں درج شدہ کتابوں کی تفصیلات  
اور ان کے مصنفین کے ناموں کی فہرست

پہلی جلد

دوسری جلد

تیسری جلد

چوتھی جلد







# معین الہند

خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیریؒ کے حالات زندگی ،  
اوصاف حمیدہ، تعلیمات، کرامات، ارشادات اور اوراد و وظائف

۲

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی  
بانی صدر، دی سوسائٹی آف سٹڈس

سیجادہ نشین

ناشر

حامد اینڈ کمپنی  
عینہ منزل  
درو بازار — لاہور



جلد حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

53366



معین الہند

نام کتاب

آکسفورڈ اینڈ کیمبرج پریس

مطبع

۳۸ - اردو بازار لاہور

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل

ناشر

لاہور

۱۲/۰۰ روپے

قیمت



حضرت خواجہ غریب نوازؒ

کی

والدہ محترمہ

حضرت بی بی ماہ نورؒ

کی بارگاہ میں

یہ چند اوراق بصدعجز و نیاز پیش کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

شارب



## حمدِ باری تعالیٰ

وہ آنکھوں میں پھرتا ہے دل میں مکیں ہے  
اگر دیکھئے اُس کو ہر جا وہی ہے  
وہ ذروں میں لاکھوں جہاں بن کے چمکا  
ہر اک کی زباں پر ہے کیوں اس کا چرچا  
وہاں نیست اور ہست کا کب گزر ہے  
اگر وہ نہیں ہے تو پھر سب یہ کیا ہو  
خیال و گماں بھی نہ پہنچے جہاں تک  
مقام اس کا حدِ نظر سے ہے آگے

کسی نے مگر اس کو دیکھا نہیں ہے  
نہ دیکھے کوئی تو کہیں بھی نہیں ہے  
مگر پھر بھی آنکھوں نے دیکھا نہیں ہے  
کسی نے اگر اس کو دیکھا نہیں ہے  
جہاں لامکاں میں وہ منذ نشیں ہے  
وہی ہے تو پھر کیوں کہوں وہ نہیں ہے  
وہاں بے گماں وہ یقیناً کہیں ہے  
نظر جس جگہ ہے وہاں وہ نہیں ہے

تو خادم جسے جا بجا ڈھونڈتا ہے  
وہ پرده نشیں تیرے دل میں مکیں ہے



# شمعِ جہانِ سید و سرور

شمعِ جہانِ سید و سرور صلی اللہ علیہ وسلم  
رونقِ بستانِ دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم  
نورِ ہدایت، ماہِ طریقت، مہرِ نبوت، رازِ حقیقت  
آیہِ رحمت، ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم  
نورِ مقدم، مشفقِ اعظم، شاہِ معظم، رحمتِ عالم  
مونس و ہمدم، محسنِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم  
مصحفِ جمائے شیریں مقالے، روشن دلیلی فخرِ خلیلی  
اعلیٰ و افضل بہتر و برتر صلی اللہ علیہ وسلم  
بدر التمامے، افصح کلامے، اعلیٰ مقالے دریمتھے  
حامیِ امت، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم  
قبلہ دینے، کعبہ جانے، سدرہ مقالے، مہرِ جہانے  
فتحِ نشانے ناصر و یاور صلی اللہ علیہ وسلم  
شیریں کلامے، عرشِ مقالے، جادو بیانیے، نازِ زمانے  
جانِ جہانے، مخفی و منظر صلی اللہ علیہ وسلم  
چشمِ سیاہی، جادو نگاہے، گیسو درازے، بندہ نوازیے  
رہبرِ عالم، طاہر و اطہر، صلی اللہ علیہ وسلم  
فخرِ زمان ہو، جانِ جہاں ہو، عقدہ کشا ہو، حاجتِ واپو  
ادنے غلامے شاربِ کمر صلی اللہ علیہ وسلم



# معین الدین اجمیریؒ

نگاہِ لطفِ پمیر معین الدین اجمیریؒ  
عطائے خالقِ اکبر معین الدین اجمیریؒ  
بصورتِ مثلِ پمیرِ بسیرتِ سیرتِ حیدرؒ  
حبیبِ خالقِ اکبر معین الدین اجمیریؒ  
بفیضِ شافعِ محشر، بہ لطفِ حضرتِ حیدر  
تو ہے سلطانِ بحر و بر معین الدین اجمیریؒ  
بشانِ عشقِ لافانی، بصورتِ یوسفِ ثانی  
حبیبِ شافعِ محشر معین الدین اجمیریؒ  
فرید الدین، نظام الدین، علاء الدین کے رہبر  
شہِ عثمانؒ کے دلبر معین الدین اجمیریؒ  
بفیضِ خواجہ عثمانؒ ہوئے ہو ہند کے سلطان  
نہیں ہے آپ کا ہمسر معین الدین اجمیریؒ

ادھر بھی اک نگاہِ لطف ہو یا خواجہؒ سنجر!  
کہ شارب ہے گدائے در معین الدین اجمیریؒ



# غریب نوازؒ

ہے فیض آپ کا فیض اتم غریب نوازؒ

کرم ہے آپ کا رت کرم غریب نوازؒ

سر نیاز جھکائیں سب اہل دیر و حرم  
ملے جو آپ کا نقش قدم غریب نوازؒ

تمہیں نے بندہ نوازی سکھائی عالم کو

تمہیں ہو مخزن لطف و کرم غریب نوازؒ

خدا سے ملتی ہوئی ہے جہاں بخشش میں

تمہاری شان خدا کی قسم غریب نوازؒ

بہت ہی تشنہ ہے دل آپ کی عنایت کا

پلائیے مجھے جام کرم غریب نوازؒ

بجز تمہارے کہیں کس سے حال دل اپنا

ہمارے تم ہو تمہارے ہیں ہم غریب نوازؒ

تمام اہل جہاں بھریں جھولیاں اپنی

بڑھائیں آپ جو دست کرم غریب نوازؒ

پیامے آپ کی الفت کا جس نے ساغرے

نظر میں لائے وہ کیا جام جم غریب نوازؒ

ستارہا ہے غم روزگار مدت سے

مٹائیے دل شارب سے غم غریب نوازؒ



# خواجہ سنجردے

جان حیدر مددے ببط پیمبر مددے

فخر دیں فخر جہاں خواجہ سنجردے  
منظر فضل خدا بخشش داور مددے

جو د حیدر مددے لطف پیمبر مددے

مستغیث آمدہ ام بردرت اے بحر کرم!

گنج رحمت مددے حاجی برتر مددے

ازد فور غم و اندوہ منم افتادہ

فضل ربی مددے مشفق اکبر مددے

تذلب آمدہ شارب بامید اکرام

بہر شبیر و پئے قاسم کوثر مددے



## دِيَاچَه

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔  
 لاکھوں انسانوں کے دلوں پر آپ کی عقیدت کی مہر لگی ہوئی ہے۔ لاکھوں انسان آپ  
 کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں پر مشکل کے  
 وقت آپ کا نام نامی بے ساختہ آجاتا ہے۔ لاکھوں انسان کسی نہ کسی صورت میں اپنی  
 خدمت پیش کر کے خواجہ غریب نوازؒ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاکھوں  
 انسان ہر سال دربارِ غریب نوازؒ میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔  
 اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں کہ ایسی عظیم شخصیتیں صدیوں بعد بزم  
 عشق سے محفلِ زمانِ مکان میں جلوہ گرہوا کرتی ہیں۔ آپ کی ہستی گراں مایہ روحانی  
 رُحسہ ہے، جس نے ہندوستان کو خوب سیراب کیا۔  
 آپ کے نورِ ایمانی اور فیضِ روحانی نے تاریکی کو روشنی میں بدل دیا۔  
 آپ نے لوگوں میں ایک ذہنی انقلاب پیدا کیا، اور اس دور کی بنیاد رکھی،  
 جس کو ہم بجا طور پر امن و عافیت اور روحانی تسکین و طمانیت کا دور کہہ سکتے ہیں۔  
 خواجہ غریب نوازؒ کی شخصیت ایک عظیم اخلاقی اور روحانی شخصیت ہے۔ آپ کے  
 مدارجِ روحانی ایمانی کا اندازہ اس سے بخوبی ہوتا ہے کہ سرورِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کشورِ ہندوستان آپ کے سپرد فرمائی۔ اسی باعث آپ ”سلطانِ ہند“  
 اور ”نائبِ رسولِ فی الہند“ کے گراں مایہ خطابات سے یاد کئے جاتے ہیں۔



انسانیت آج حیران و پریشان و سرگرداں ہے۔ وہ کبھی تو اپنی مشکلات کا صل  
 اور اپنے امراض کا علاج کسی "ازم" میں ڈھونڈتی ہے اور کبھی جمہوریت کے دامن میں  
 پناہ تلاش کرتی ہے، لیکن دراصل انسانیت کی نجات اور فلاح و بہبود خواجہ غریب نوازؒ  
 جیسی پاک اور عظیم شخصیتوں کے کردار، تعلیمات، سیرت و احوال میں مضمر ہے۔

میں نے جب سے انگریزی میں خواجہ غریب نوازؒ پر دو کتابیں لکھیں اس وقت  
 سے میری آرزو تھی کہ خواجہ غریب نوازؒ کے حالاتِ طیبات میں اردو میں بھی ایک کتاب  
 لکھ کر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو خراجِ تحسین بذکر عقیدت پیش کروں۔ بحمد اللہ خواجہ غریب نوازؒ  
 نے مجھ سے یہ کتاب لکھوا کر میری دیرینہ آرزو کو پورا کیا۔

اس کتاب میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی  
 گئی ہے۔ آپ کی سوانحِ مقدسہ، عادات و خصائل، اشغالِ زندگی، تعلیمات، مذہبی و  
 روحانی جذبات اختصار کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔

البتہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ میری یہ ادنیٰ خدمت قبول فرمائیں۔  
 اگر میری یہ کتاب دربارِ خواجہ غریب نوازؒ میں حُسنِ قبول سے آراستہ ہوئی تو میں  
 سمجھوں گا کہ میری یہ محنت ٹھکانے لگی۔

ظہور احسن شارب } شارب انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک لٹریچر  
 شارب ہاؤس ۷۲ اجمالہ۔ اجمیر شریف  
 (۴ ستمبر ۱۹۶۱ء)



ہے گی یاد آیتک زنی ولادت کی  
ازل کے پھولوں سے پوری بنی غیب بوز

۱۱



# فہرست مضامین

## حصہ اول

## حصہ دوم

باب ۱	ولادت مبارک اور قرابت داریاں	۱۳	باب ۱	سیرت پاک	۱۰۸
باب ۲	ابتدائی زندگی	۱۹	باب ۲	آپ کا علمی ذوق	۱۱۱
باب ۳	تلاش حق	۲۳	باب ۳	آپ کی تعلیمات	۱۱۶
باب ۴	بیعت و خلافت	۳۰	باب ۴	ارشادات عالیہ	۱۲۲
باب ۵	پیرومرشد کے ہمراہ سفر	۳۹	باب ۵	آپ کے مکتوبات	۱۵۶
باب ۶	پیرومرشد سے رخصت	۴۸	باب ۶	اوراد و وظائف	۱۶۵
باب ۷	ورودِ اجیر	۵۳	حصہ سوم		
باب ۸	معرکہ جنگ	۶۴	باب ۱	کشف و کرامات	۱۸۰
باب ۹	روانگی بغداد اور واپسی اجیر	۷۲	حصہ چہارم		
باب ۱۰	اجیر سے سفرِ دہلی بعد سلطنتِ اتمش	۷۶	باب ۱	عمارات درگاہ شریف	۱۸۵
باب ۱۱	ازواج و اولاد	۸۷	حصہ پنجم		
باب ۱۲	وفات شریف	۸۹	باب ۱	نذر عقیدت	۱۹۰
باب ۱۳	پسماندگان	۹۵			



# حصہ اول

## باب (۱)

### ولادت مبارک اور قرابت داریاں

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی سبزی سرآمد اولیاء ہیں۔ آپ شائستہ  
روح رسول ہیں۔ نازش اولاد بتول ہیں۔ حضرت علیؑ کی جان ہیں۔ حسنینؑ کے دل کا ارمان ہیں۔ گلشن  
اسلام کا پھول ہیں۔ غرض آپ آئینہ حُسن قبول ہیں۔

معین آپ کا نام، خدمت آپ کا کام، توحید آپ کا پیغام، عشق آپ کا جام، فیض آپ  
کا عام، آپ رحمت ہی رحمت ہیں۔

آپ روحانی پیشوا ہیں۔ ہر طرح کی زبوں حالی و ابتری کو سدھارنے والے ہیں۔ عدم  
تشدد کے حامی ہیں۔ بُرائی کا بدلہ نیکی سے دینے والے ہیں۔ اخلاق کا مجسمہ ہیں۔ عشق و محبت  
کے پرستار ہیں۔ خلوص کے پیکر ہیں، انسانی حقوق کے حامی ہیں، اخوت، مساوات اور آزاد  
کے علم بردار ہیں۔ \_\_\_\_\_ عاشقوں کی آرزو ہیں۔ فخر کون و مکاں ہیں،  
آفتاب جہاں ہیں۔ مکین لامکاں ہیں۔

بے کسوں کے حامی اور مددگار ہیں۔ مراد کے پورا کرنے والے ہیں مخلوق کے عزیز  
ہیں، اور بارگاہ ایزدی میں مقبول ہیں۔

خواجہ عثمانؒ کی آنکھ کے تارے ہیں۔ غوث پاکؒ سے قرابت رکھنے والے ہیں



حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجریؒ روحانی پیشواؤں کی کہکشاں میں ایک چمکدار ستارہ ہیں۔ سرور دین و دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ کے خاندان کی دین داری و پرہیزگاری مشہور ہے۔ علم و فضل میں آپ کے خاندان کو اعلیٰ درجہ حاصل تھا۔ زہد و تقویٰ اس خاندان کے شعار تھے۔ حق شناسی اس خاندان کا طرہ امتیاز تھا لیکن ان اوصاف کے باوجود اس خاندان میں نخوت و پندار، غرور و تکبر نام کو نہ تھا، عجز و انکساری، اخلاق اور خدمتِ خلق نے اس خاندان کو ہر دل عزیز بنا دیا تھا۔ ہر شخص اس خاندان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

## والد ماجد

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدینؒ ہے۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد نے اپنے والدین کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ زیورِ تعلیم و تربیت سے آراستہ ہوئے۔ علم و فضل میں آپ نے درجہ کمال حاصل کیا۔ آپ نے علمِ ظاہری ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ علمِ باطنی بھی حاصل کیا۔ آپ کا شمار مشائخ کبار میں ہوتا تھا۔ آپ کو خداوند تعالیٰ نے دولت بھی دی تھی۔

## والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی ام المومنینؒ ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ماہ نور و خاص الملکہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کے والد کا نام داؤد بن عبد اللہ الحنبلی ہے۔

## بھائی

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے دو حقیقی بھائی تھے۔

۱۔ ایضاً

۲۔ مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۱



## غوثِ پاک سے رشتہ داری

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المعروف بہ غوثِ پاک اور غوث الاعظم اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔

حضرت غوثِ پاکؒ عبداللہ الحنبلیؒ کے پوتے ہیں اور خواجہ غریب نوازؒ کی والدہ محترمہ عبداللہ الحنبلیؒ کی پوتی ہیں۔ ان دونوں کے والد حقیقی بھائی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ کی والدہ ماجدہ حضرت غوثِ پاکؒ کی چچا زاد بہن ہیں۔ پس حضرت غوثِ پاکؒ اس رشتہ کی رو سے خواجہ غریب نواز کے ماموں ہوتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت غوثِ پاکؒ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ ایک رشتہ سے حضرت غوثِ پاک کے ماموں ہوتے ہیں۔ چونکہ حضرت غوثِ پاکؒ کی والدہ خواجہ غریب نوازؒ کی نہالی رشتہ میں خالہ اور دوہیالی رشتہ میں بہن ہیں۔ پس خواجہ غریب نوازؒ حضرت غوثِ پاکؒ کے خالہ زاد بھائی اور ماموں بھی ہوتے ہیں۔

## نسب نامہ پدیری

آپ کا نسب نامہ پدیری حسب ذیل ہے :

خواجہ معین الدینؒ بن خواجہ غیاث الدین بن خواجہ نجم الدین طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن سید ادریس بن سید امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت علیؑ اور اللہ وچہ

۱۔ مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۱ سے سیر الاقطاب ص ۱۰۷ سے شجر حضرت امام موسیٰ کاظم تک  
۲۔ مرآة الزمرد میں درج ہے اور شجر حضرت موسیٰ کاظم سے حضرت علیؑ تک تذکرہ سلوات میں ہی



## نسب نامہ مادری

آپ کا نسب نامہ مادری حسب ذیل ہے۔

بی بی امّ الورع الموسوم بی بی ماہ نور و بی بی خاص الملکہ بنت سید داؤد بن حضرت  
عبداللہ الحنبلی بن سید زاہد بن سید مورث بن سید داؤد بن سیدنا موسیٰ جون بن سیدنا  
عبداللہ محفی بن سیدنا حسن مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام بن سیدنا حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ۔

## ولادت شریف

آپ کی ولادت دنیا کے لئے باعثِ رحمت ہے۔ آپ کی دنیا میں تشریف آوری  
نے دنیا کو انوارِ معرفت سے جگمگا دیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب معین الدین  
میرے شکم میں تھے، میں بہترین خواب دیکھتی تھی، گھر میں خیر و برکت تھی، دشمن دوست  
ہو گئے۔ جس وقت خداوند تعالیٰ نے آپ کے جسم مبارک میں روح ڈالی تو آپ کی  
والدہ محترمہ اکثر محسوس کرتی تھیں کہ نصف شب کے بعد ان کے شکم مبارک سے تسبیح  
و تہلیل کی آواز آرہی ہے۔ یہ آواز سن کر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ پیدائش  
کے وقت آپ کی والدہ کا بیان ہے کہ سارا گھر انوارِ الہی سے روشن تھا۔

آپ کی جائے ولادت کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجہ  
میں پیدا ہوئے۔ بعض آپ کی جائے پیدائش سجستان بتاتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے  
کہ آپ سنجاہ نزد موصل کے قریب پیدا ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجاہ جو اصفہان

۱۵ مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۱۔ تواریخ آئینہ تصوف میں بحوالہ ظہرت نامہ و مکتوب اقطاب درج ہے  
مرآة الانساب ص ۵۶ پر شجرہ دوسرا ہے۔



کے قریب ہے، وہاں پیدا ہوئے۔ لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت غریب نوازؒ کی جائے پیدائش اصفہان ہے۔ آپ کی پرورش سنجا ر میں ہوئی، جو سنجر کے نام سے مشہور ہے۔

اس زمانے میں اصفہان کے ایک محلہ کا نام سنجر تھا۔ اسی محلہ میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کی بود و باش تھی۔

## سز ولادت

آپ کی تاریخ پیدائش کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔ بعض نے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۱۲۳ھ اور بعض نے ۱۱۲۴ھ لکھی ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ آپ ۱۱۲۵ھ میں اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ بعض آپ کی تاریخ پیدائش ۱۱۲۵ھ، بعض ۱۱۲۶ھ اور بعض ۱۱۲۷ھ بتاتے ہیں۔

در اصل حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے ۱۱۲۳ھ میں اس جہان کو زینت بخشی ہے۔

## نام نامی

آپ کا نام معین الدین رکھا گیا۔ بعض تذکرہ نویسوں کا خیال ہے کہ آپ کا نام معین الدین حسن ہے۔ آپ کے والدین پیار میں آپ کو "حسن" کہہ کر پکارتے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ مقبول بارگاہ ایزدی و دربار رسالت ہیں۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی پیشانی مبارک پر بخط قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

۱۔ میر الاقطاب ص ۱۰۱۔ خزینۃ الاصفیاء، جلد اول ص ۲۲۲۔ مرآة الانساب ص ۱۶۰

۲۔ مرآة الاسرار (قلمی نسخہ) ام پور لائبریری و بزنس میوزیم، اقتباس الانوار ص ۱۱۳۔ مرآة الانساب ص ۱۶۰



## هَذَا حَيْبُ اللَّهِ

یہ اللہ کا حبیب ہے

یہ الفاظ خواجہ غریب نواز کی بارگاہ ایزدی میں محبوبیت کی شہادت دیتے ہیں۔  
سرورِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار سے آپ کو

”قطبُ المشاریحِ بَرّ و بکر“

کے خطاب سے نواز گیا۔

یہ خطاب آپ کی بزرگی و برگزیدگی کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو جو بے پناہ مقبولیت خواص و عوام میں حاصل ہوئی اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج آپ کے صدیوں بعد بھی آپ کو مختلف خطابات و القاب سے پکارا جاتا ہے۔

## خطابات

خاص خاص خطابات حسب ذیل ہیں: **ہند النبی**، عطاءئے رسولؐ  
خواجہ اجمیر، خواجہ بزرگ، ہندالولی، غریب نواز، سلطان الہند، نائب رسول فی الہند۔

## القاب

خاص خاص القاب جس سے آپ کو پکارا جاتا ہے، حسب ذیل ہیں:  
تاج المقربین و المحققین، سید العابدین، تاج العاشقین، برہان الواصلین،  
آفتاب جہاں پناہ بے کساں، دلیل العارفين، مخزن معرفت، قدوة الاولیاء،



سلطان العارفين، قطبِ دوراں، معين الملت، وارث الانبياء والمرسلين، امام  
 شريعت والطريقت، مقتدائے اربابِ دين، پيشوائے اربابِ يقين، صاحبِ اسرار،  
 مہبطِ انوار، برہانِ الاصفیاء، عالمِ علم ظاہری و باطنی، قُدوۃ السالکين، واقفِ رموزِ صُورِي  
 و معنوی، معين الحق، محبِ اوليائے زماں، رہنمائے کاملين۔

## باب (۲)

### ابتدائی زندگی

خواجہ غریب نوازؒ کا بچپن اور بچوں کے بچپن کی طرح نہیں گزرا۔ بچپن میں آپ  
 کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ بڑے ہو کر ایک برگزیدہ مہستی ہوں گے اور دنیا کے  
 لئے مصلح اور مفید ثابت ہوں گے۔

### بچپن کی کرامات

آپ کے دودھ پینے کے زمانے میں جب کوئی عورت منع اپنے تیر خوار بچے کے



آپ کے یہاں آتی اور اس عورت کا بچہ دودھ کے لئے روتا تو آپ اپنی والدہ محترمہ کو اشارہ کرتے جس کا مطلب ہوتا کہ وہ اپنا دودھ اس بچے کو پلا دیں۔ آپ کی والدہ آپ کے اشارے کو سمجھ جاتیں، اور اپنا دودھ اس بچے کو پلا دیتیں۔ جب وہ بچہ دودھ پیتا تو آپ بہت خوش ہوتے۔ آپ کو اتنی خوشی ہوتی کہ آپ ہنسنے لگتے۔

## خاطر تواضع

تین چار سال کی عمر میں خواجہ غریب نوازؒ اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے یہاں بلائے اور ان کو کھانا کھلا کر خوش ہوتے۔

## ایک عید کا واقعہ

خواجہ غریب نوازؒ ایک عید کے موقع پر اچھا لباس پہنے عید کی نماز پڑھنے عید جا رہے تھے۔ ابھی آپ کا بچپن ہی کا زمانہ تھا، راستے میں ناگاہ آپ کی ایک لڑکے پر نگاہ پڑی۔ وہ لڑکا اندھا تھا اور پھٹے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ خواجہ غریب نوازؒ کو اس لڑکے کو دیکھ کر رنج ہوا۔ شان غریب نوازی جو اس وقت آپ کی شخصیت میں پہنا ہوا تھی، ایک دم ظاہر ہوئی۔ آپ نے اپنے کپڑے اتار کر اس غریب اور اندھے لڑکے کو دے دیئے۔ آپ اس لڑکے کو اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔

## سنجیدگی

خواجہ غریب نوازؒ بچپن میں بھی اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل کر رہے۔ یہ نہیں ہوتے تھے۔



## تربیت و ابتدائی تعلیم

آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، آپ کے والد ماجد خود ایک بہت بڑے عالم تھے۔ گھر پر آپ نے انہی سے تعلیم پائی۔ نو سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔ بعد ازاں سب کے ایک مکتب میں آپ کا داخلہ ہوا۔ وہاں آپ نے تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم پائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے کافی علم حاصل کر لیا۔

## بچپن کا صدمہ

حضرت محمد مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کی طرح خواجہ غریب نوازؒ بھی بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ ابھی آپ کی پوری پندرہ سال کی عمر بھی نہ ہوئی تھی، کہ آپ کے والد ماجد نے اپنی جان شیریں جان آفریں کے سپرد کر دی۔ یہ واقعہ ماہ شعبان ۱۰۲۲ھ کا ہے۔ لہ

## ترکہ

والد کے ترکہ میں سے خواجہ غریب نوازؒ کے حصہ میں ایک باغ اور ایک پن چکی آئی۔ باغ اور پن چکی کی آمدنی سے خواجہ غریب نوازؒ اپنی گزر فرماتے تھے لہ

## زندگی میں کایا پلٹ

خواجہ غریب نوازؒ کو شروع ہی سے فقیروں، صوفیوں اور درویشوں کی صحبت



کا بہت شوق تھا۔ آپ اولیاء اللہ کی صحبت سے بہت مسرور ہوتے تھے۔ آپ ان کی بہت عزت اور تعظیم کرتے۔ حضرت ابراہیم قندوزی سے آپ کی ملاقات آپ کی زندگی میں کایاپٹ کا باعث ہوئی۔

۱۲۳۲ھ کا واقعہ ہے جب کہ خواجہ غریب نوازؒ کی عمر کا پندرہواں سال چل رہا تھا، آپ حسب معمول اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے، ایک مجذوب جس کا نام ابراہیم قندوزی تھا، بغیر کسی اطلاع کے باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے نہایت خندہ پیشانی سے آپ کا استقبال کیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی کے ساتھ نہایت اخلاق، ع۔ و انکساری سے پیش آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کی خوب خاطر تواضع کی، آپ نے ان کو رہا ایک خوشہ حضرت ابراہیم کو پیش کیا۔

حضرت ابراہیمؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا کہ آپ (خواجہ غریب نواز) رہنما کی تلاش میں ہیں جو آپ کو حق تک پہنچا دے۔ حضرت ابراہیم قندوزی نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی لوح پیشانی پڑھ لی تھی اور بخوبی سمجھ لیا تھا کہ یہ لڑکا جو آج باغ کو پانی دے رہا ہے، کل ہی لڑکا دنیا کے باغ کو پانی دے گا۔ لوگوں کی روحانی پیاس بجھائے گا۔ ہزاروں کو حیات جاوداں کا ساغر پلائے گا۔ جو اس کے ہاتھ سے جام پئے گا وہ عشق الہی میں مست و سرشار ہوئے گا۔ ادھر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر تواضع کا حضرت ابراہیم قندوزی کے دل پر کافی اثر ہوا۔

حضرت ابراہیمؒ نے خاطر مدارات سے متاثر ہو کر چاہا کہ وہ بھی خواجہ غریب نوازؒ کے واسطے کچھ کریں۔ چنانچہ آپ نے کھل کا ایک ٹکڑا نکالا اور اس کو چبا کر خواجہ غریب نوازؒ کو دیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے کھل کے اس ٹکڑے کو کھایا۔ کھاتے ہی آپ نے اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کی۔ حجابات اٹھتے دکھائی دیئے۔ دنیا کی محبت سے دل یک سرخالی ہو گیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی تو چلے گئے لیکن خواجہ غریب نوازؒ نے ایک نئی زندگی

53366



کی نئی راہ اختیار کی۔ آپ نے اپنا باغ فروخت کیا، اپنی پن چکی فروخت کی۔ اور باغ اور پن چکی کی قیمت کا سارا پیسہ غرباء، فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور خود تلاش حق میں سفر اختیار فرمایا۔

## باب (۳)

### تلاش حق

خواجہ غریب نوازؒ نے قرآن شریف کے فرمان ”سَيُرَوُّا فِي الْأَرْضِ“ پر عمل کرتے ہوئے مسافرت کی زحمت اختیار فرمائی۔ سب سے پہلے آپ خراسان میں رونق افروز ہوئے، بعد ازاں سمرقند و بخارا تشریف لے گئے۔ سمرقند اور بخارا میں آپ شہداء (۱۵۵۷ھ تا ۱۵۶۷ھ) تک علوم ظاہری کی تکمیل میں مشغول رہے۔ اس زمانے میں بغداد، سمرقند اور بخارا، اسلامی علوم و فنون کے مرکز تھے۔

آپ نے یہ زمانہ تعلیم حاصل کرنے میں گزارا۔ مولانا حسام الدین بخاریؒ اور مولانا شرف الدین صاحب شرع الاسلام حبیبی جلیل القدر ہستیوں اور مشہور عالموں سے خواجہ غریب نوازؒ نے علم حاصل کیا۔

۱۵ سیر العارفین ص ۵ سیر الاقطاب ص ۱۰۲، سالک السالکین جلد دوم ص ۲۴۱، احسن السیر ص ۱۳۲، سیر العارفین ص ۴۲، خزینۃ الاصفیاء جلد دوم ص ۲۵۰، ترجمہ فرشتہ جلد دوم ص ۵۰



سمرقند و بخارا سے آپ عراق تشریف لے گئے۔ عراق سے عرب اور پھر آرون پہنچے، بعد ازاں بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ یہ

## حضرت غوث پاک سے ملاقات

خواجہ غریب نوازؒ کی حضرت غوث پاکؒ سے ملاقات کے متعلق مؤرخین و تذکرہ نویسوں میں اختلاف رائے ہے۔ لیکن اس میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ کی حضرت غوث پاکؒ سے ۵۵۶ھ مطابق ۱۱۶۰ء میں بغداد میں پہلی بار ملاقات ہوئی۔ یہ غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھ کر فرمایا:-

”یہ مرد مقتدائے روزگار ہے، بہت سے لوگ اس سے منزل مقصود کو پہنچیں گے“۔ ۵

گفتگو کے دوران میں خواجہ غریب نوازؒ نے ہندوستان کے سفر کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ سن کر حضرت غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے فرمایا:-

”اے معین الدین! سرحد ہند پر ایک شیر بیٹھا ہے، اس سے ڈرنا!“۔  
غوث پاکؒ کا یہ کنایہ حضرت شیخ علی ہجویریؒ کی طرف ہے جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کا مزار پُرانوار لاہور میں ہے۔

## سفر حرمین شریف

بغداد سے آپ سفر حرمین شریف پر روانہ ہوئے۔ یہ سفر آپ نے ۵۵۶ھ مطابق ۱۱۶۰ء میں کیا۔

۱۰ سیر الاقطاب ص ۱۰۳ ۱۱ ایضاً ص ۱۰۶، احسن الیوم ص ۱۳۴ ۱۲ سیر الاقطاب ص ۱۰۶ ۱۳ انصاف حمید ص ۱۳



## ہارون

پھر آپ ۵۵۲ھ میں ہارون پہنچے یہ ہارون میں آپ نے حضرت خواجہ عثمانؒ  
سے بیعت سلسلہ کی یہ

## بغداد

ہارون میں ڈھائی سال اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمانؒ کی خدمت میں رہ کر  
آپ ۵۵۵ھ مطابق ۱۱۶۰ء میں بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے حضرت  
شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقادر سہروردی سے جو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی  
کے پیر و مرشد ہیں ملاقات کی۔

## سفر شام

بغداد شریف میں چند روز قیام فرمانے کے بعد آپ نے شام کی طرف کوچ کیا۔  
اس سفر کی تفصیل خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:

” ایک مرتبہ ایک شہر میں پہنچا، جو شام کے نزدیک ہے۔ یہاں ایک  
بزرگ احد محمد الواحد غزنوی ایک غار میں رہا کرتے تھے، بہت لانگ تھے  
لبادہ پر بیٹھے تھے۔ دو شیران کے سامنے کھڑے تھے۔ دعا گو (خواجہ  
غریب نواز) شیروں کی وجہ سے نزدیک نہیں گیا۔ جب ان بزرگ  
نے دیکھا، فرمایا:

لے سیر الاقطاب ص ۱۰۲ سے دیکھو باب ۴ سے دلیل العارفين از خواجہ قطب الدین کاکی ص ۹۱



چلے آؤ، ڈرو نہیں۔  
کہنے لگے، اگر کسی کو ضرر رسانی کا قصد نہ کرو گے تو وہ بھی تمہیں  
نقصان نہیں پہنچائے گا۔ شیر کیا چیز ہیں جو ان سے خوف کیجئے، جو  
خدا سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں۔

پھر پوچھا، کہاں سے آنا ہوا؟  
میں نے کہا، بغداد سے۔  
کہنے لگے، خوب آئے، لیکن یہ ضروری ہے کہ درویشوں  
کی خدمت کیا کرو، تاکہ تم مرد بزرگ بن جاؤ۔  
پھر فرمایا: "خلقت سے عزت گزریں ہو کر اس غار میں مقیم  
ہوں، اور ایک چیز کے خوف سے تیس سال روتے ہوئے گزر گئے ہیں۔  
میں نے دریافت کیا، وہ کیا چیز ہے؟"

فرمایا: "نماز، جب میں نماز پڑھتا ہوں تو یہ دیکھ کر  
روتا ہوں کہ اس نماز کی کیا حقیقت ہے جو میں پڑھتا ہوں، کیوں کہ  
اگر ذرہ بھر شرط نماز فوت ہو جائے تو میرا سب کیا ہوا بے کار ہو جائے،  
پھر فرمایا، اے درویش! اگر حق نماز کا ادا کیا تو بڑا کام کیا،  
ورنہ عمر غفلت میں گزاری۔

## کرمان

خواجہ غریب نواز نے ۵۵۶ھ میں کرمان کی طرف رخ کیا۔ اس وقت کرمان  
کا فرمان روا سلطان محمد الدین طغرل تھا۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں۔



” ایک مرتبہ میں (خواجہ غریب نوازؒ) اور شیخ احمد الدین کرمانی کرمان میں سفر کر رہے تھے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، یہ بڑے مشغول اور پیر متقی تھے۔ الغرض ان کے پاس پہنچ کر سلام کیا یہ بزرگ بہت نحیف و زار تھے۔ بات بھی بہت کم کرتے تھے، مجھے خیال ہوا کہ ان سے دریافت کروں کہ آپ اس قدر ضعیف کس وجہ سے ہیں۔ چونکہ وہ درویش ضمیر تھے۔ انھوں نے میرے دریافت کرنے سے پہلے فرمایا:

” اے درویش! ایک دن دوستوں کے ساتھ میرا گورستان میں گزر ہوا۔ میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ قضا را وہاں کوئی بات منسی کی ہوئی۔ اس پر میں قہقہہ کے ساتھ خندہ زن ہوا۔ اس قبر سے آواز آئی:

” اے غافل! جسے یہ مقام گوردرشس ہو، ملک الموت جیسا حریف ہو، اور زیر خاک جس کے مونس سانپ کچھو ہوں، اس کو منسی سے کیا کام!“

” جب میں نے یہ سنا، وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور یاروں کے ہاتھ چوم کر رخصت ہوا، اور اس غار میں آکر مقیم ہوا۔ آج تک اس واقعہ کی ہیبت سے گھل رہا ہوں اور چالیس سال سے بوجہ شرمندگی آسمان کی طرف نہیں دیکھتا۔“

(۲۱)

خواجہ غریب نوازؒ ۱۷۵۷ء میں جب کہ آپ کی عمر ۲۷ سال کی تھی ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔ اس زمانے میں آپ بغداد میں قیام پذیر تھے۔ بغداد سے روانہ ہو کر آپ ہمدان پہنچے۔ ہمدان سے تبریز تشریف لے گئے۔ تبریز میں آپ حضرت ابو سعید تبریزی سے ملے جو شیخ جلال الدین تبریزی کے پیر ہیں۔



تبریز سے آپ استرآباد تشریف لے گئے۔ وہاں آپ شیخ ناصر الدین استرآبادی سے ملے۔ بعد ازاں بخارا کو زینت بخشی۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ:

” بحالتِ مسافرت بخارا میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی یہ از حد مشغول تھا لیکن نابینا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ سے نابینا ہوئے؟ فرمایا: جب میرا کام کمالیت کو پہنچا اور وحدانیت و عظمت پر نگاہ پڑنی شروع ہوئی تو ایک دن میری نگاہ غیر پڑ گئی۔ غیب سے آواز آئی ” اے مدعی! دعوتے تو ہماری محبت کا کرتا ہے، مگر غیر کی طرف دیکھتا ہے۔“

جب یہ آواز سنی تو ایسا شرمندہ ہوا کہ بات تک نہ ہو سکی۔ بارگاہِ الہی میں دعا کی کہ جو آنکھ دوست کے سوا غیر کو دیکھے اندھی ہو جائے۔ ابھی یہ بات اچھی طرح کہنے بھی نہ پایا تھا کہ دونوں آنکھوں کی بصر چلی گئی۔

خواجہ غریب نوازؒ بعد ازاں خرقان پہنچے۔ خرقان میں آپ نے حضرت شیخ ابوالحسنؒ خرقانی کے مزار پر انوار سے فیوض و برکات باطنی حاصل کئے۔ یہ خرقان سے سمرقند تشریف لے گئے۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ خود فرماتے ہیں کہ:

” ہنگامِ مسافرت جب میں سمرقند میں تھا، وہاں ابواللیث سمرقندی کے مکان کے قریب ایک مسجد تھی اس کی محراب کے قبلہ رخ



ہونے کے متعلق ایک دانش مند نے اعتراض کیا۔ لیکن میں نے اُسے  
 محراب کے صحیح قبلہ رخ ہونے کا بالمشاہدہ اطمینان کرا دیا۔  
 بعد ازاں میمنہ پہنچے، وہاں خواجہ ابوسعید ابوالخیرؒ کے مزار پر انوار سے فیوض و  
 برکات باطنی حاصل کئے لیے

پھر چشت ہوتے ہوئے ہرات پہنچے۔ ہرات میں آپ نے مجاہدات و ریاضت میں  
 وقت گزارا۔ حضرت شیخ عبداللہ انصاریؒ کے مزار پر رہ کر آپ نے فیوض باطنی حاصل کئے۔  
 کبھی کبھی پوری رات مزار کے قبہ میں جاگتے گزار دیتے۔

رفتہ رفتہ آپ کی بزرگی اور کشف و کرامات کی شہرت ہرات میں پھیلنے لگی۔ لوگ  
 جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ کو شہرت نام و نمود اور مخلوق کا  
 ہجوم پسند نہیں تھا۔ پس آپ ہرات سے چل دیئے اور سبزہ وار واقع افغانستان میں رونق  
 فرور ہوئے۔

سبزہ دار میں کچھ دن قیام فرما کر آپ ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ شاد ماں فورٹ  
 ہوتے ہوئے آپ بتاریخ ۱۰ محرم ۱۰۶۵ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۶۵۰ء ملتان تشریف لائے۔

ملتان سے آپ لاہور میں رونق افروز ہوئے۔ لاہور میں حضرت شیخ علی ہجویریؒ جو  
 اتنا گنج بخش کے لقب سے ہور ہیں، کے مزار پر اعتکاف فرمایا، آپ کا حجرہ جس میں آپ نے اعتکاف  
 فرمایا، اب بھی مرجع خاص و عام ہے۔ چلتے وقت آپ نے حسب ذیل تاریخی شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ رضاؒ، ناقصاں را پیرِ کامل کا ملان رہنما  
 چند روز لاہور میں قیام پذیر رہ کر آپ غزنی، ضلع حصار (بلخ) اتر آباد اور رے  
 تے ہوئے واپس بغداد تشریف لائے۔



## باب (۴)

### بیعت و خلافت

حضرت خواجہ غریب وار ۵۵۲ھ میں ہارون پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ ڈھائی سال تک مرشد کی خدمتِ اقدس میں مصروفِ مجاہدہ رہے۔ آخر کار مرشد کی خدمت رنگ لائی۔ حسبِ اجازت ہوئے اور خرقہ خلافت سے مستفید ہوئے۔

### شجرہ بیعت

آپ کا شجرہ بیعت پندرہ واسطوں سے امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ شجرہ بیعت حسبِ ذیل ہے:

خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ و ہومن حضرت خواجہ عثمان ہارونی حشتیؒ و ہومن حضرت حاجی شریف زندنی حشتیؒ، و ہومن حضرت قطب الدین مودود حشتیؒ، و ہومن حضرت خواجہ ناصر الدین ابویوسف حشتیؒ، و ہومن خواجہ ابو محمد حشتیؒ، و ہومن خواجہ ابدال حشتیؒ، و ہومن حضرت



خواجہ ابواسحاق شامی چشتیؒ، وہومن حضرت خواجہ ممشاد علاء دینوریؒ، وہومن شیخ امین الدین بہیرہ البصریؒ، وہومن حضرت شیخ سدید الدین حدیفتہ المرعشیؒ، وہومن حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخیؒ، وہومن حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ، وہومن خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ، وہومن حضرت حسن بصریؒ، وہومن امام الاولیاء سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہؑ۔

## چشتی کہلانے کی وجہ تسمیہ

یہ خیال غلط ہے کہ چشتی سلسلہ کے بانی حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ ہیں چشتیوں کے مبداء و منشاء حضرت خواجہ ابواسحاق شامیؒ بیعت کرنے کی غرض سے خواجہ ممشاد علاء دینوریؒ کی خدمت اقدس میں بغداد شریف حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ ممشاد علاء دینوریؒ نے آپ کو بیعت ارادت سے مشرف کرنے کے بعد آپ سے دریافت فرمایا کہ :

”تیرا نام کیا ہے ؟“

حضرت ابواسحاق شامیؒ نے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ :

”اس عاجز کو ابواسحاق شامی کہتے ہیں“

یہ سن کر حضرت خواجہ ممشاد علاء دینوریؒ نے ارشاد فرمایا :

”آج سے ہم تجھے ابواسحاق چشتی کہیں گے، اور جو تیرے سلسلہ ارادت میں تاقیامت

داخل ہوگا وہ چشتی کہلائے گا“

حضرت خواجہ ابواسحاق شامیؒ اپنے پیرومرشد کے فرمان کے مطابق چشت میں

تشریف لاکر رشد و ہدایت میں مصروف ہوئے۔ آپ کے سلسلہ کے اور بزرگ یعنی حضرت خواجہ

احمد چشتیؒ حضرت خواجہ محمد چشتیؒ حضرت خواجہ ابویوسف چشتیؒ اور حضرت قطب الدین

مودود چشتیؒ بھی چشت میں قیام پذیر ہوئے، اور رشد و ہدایت میں تادم آخر مصروف رہے۔



پشت میں داخل بحق ہوئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ یہ تمام بزرگان حضرت خواجہ معین الدین  
 حسن چشتیؒ کے پیران عظام ہیں۔ اسی باعث حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی  
 چشتی مشہور ہوئے۔

## حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

کی طلب محبت میں سفر (درمیان ۵۵۵/۵۵۹ کا)

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کو حضرت غریب نوازؒ سے انتہائی محبت تھی۔ آپ کو  
 حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آخر کار مفارقت کی تاب نہ لا کر حضرت عثمان ہارونیؒ  
 ہارون سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ سفر طے کرتے ہوئے آپ ایک مقام پر پہنچے، جو  
 آتش پرستوں کا مسکن تھا۔ یہاں ایک آتش کدہ تھا۔ اس آتش کدہ میں سو خردار لکڑیاں روزاً  
 ڈالی جاتی تھیں۔ آگ ہمیشہ روشن رہتی تھی۔

حضرت خواجہ ہارونؒ نے یہاں پہنچ کر آرام فرمایا۔ ایک درخت کے سائے میں  
 فروکش ہوئے۔ نماز کا وقت ہوا، مصلے اچھا کر نماز میں مشغول ہوئے۔ اپنے خادم فخر الدین  
 سے آپ نے فرمایا ”آگ لا کر افطار کے لئے روٹی تیار کرو۔“  
 حسب حکم فخر الدین آتش کدہ پر آگ لینے گئے۔ آتش پرستوں نے آگ دینے  
 سے انکار کیا اور کہا:

”یہ ہمارا معبود ہے، ہم اس میں سے آگ نہیں دے سکتے۔“

فخر الدین ناکام واپس آئے، اور سارا حال خواجہ عثمانؒ ہارونی کو سنایا۔ آپ نے

۱۔ مسالک السالکین جلد دوم ص ۱۹۶ و احسن السیر ۳، ۴، ۱۲۳ - ۱۲۴۔ ۵۔ روایت مسالک السالکین میں گاڑی لکڑیاں



تجدید و ضو کیا اور بہ نفس نفیس وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر آپ نے دیکھا کہ ایک پیر مرد ایک چوٹی تخت پر بیٹھا ہے۔ اس پیر مرد کا نام مختیا تھا۔ ایک ہفت سالہ لڑکا اس کی گود میں تھا۔ بہت سے آتش پرست اس کے پاس بیٹھے ہوئے آگ کی پرستش میں مشغول تھے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے اس پیر مرد کو مخاطب کر کے فرمایا:  
 ”یہ آگ پوجنے سے کیا فائدہ ہے؟ یہ حق تعالیٰ کی ایک ادنیٰ مخلوق ہے جو تھوڑے پانی سے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اس خالق کی پرستش کیوں نہیں کرتے جس کی مخلوق ہے تاکہ کار آمد ہو؟“

اس پیر نے جواب دیا:  
 ”آگ ہمارے دین میں بہت بزرگ، اور ہمارے لئے باعثِ نجات ہے۔“  
 حضرت نے یہ جواب سُن کر فرمایا:  
 ”تم اس کو بہت عرصے سے پوجتے ہو، اور اس کی خدمت کرتے ہو، آؤ اس میں ہاتھ ڈالو، اگر یہ باعثِ نجات ہے تو تمہیں جلنے سے نجات دے گی۔“  
 اس پیر مرد نے کہا:

”جلانا آگ کی خاصیت ہے، کس کی مجال جو اس میں ہاتھ ڈالے اور سلامت رہے۔“

حضرت خواجہ عثمان نے فرمایا:  
 ”یہ علم خالق کے تابع ہے۔ کیا مجال جو بلا حکم ربانی ایک بال بھی جلائے۔“  
 یہ فرما کر حضرت خواجہ عثمان نے لڑکے کو اس پیر مرد کی گود سے اپنی گود میں لے لیا اور  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهَیْمِ، پڑھ کر مع اس  
 لڑکے کے آتش کدہ میں داخل ہو گئے۔ آتش کدہ والے سخت حیران و پریشان ہوئے،



آہ و فغاں کرنے لگے۔

حضرت چار ساعت آتش کدہ میں رہے، چار ساعت بعد مع اس لڑکے کے باہر تشریف لائے جسم مبارک پر یا لباس پر آگ کا کوئی اثر نہ تھا، وہ لڑکا بھی خوش و خرم تھا۔ اس پر بھی آگ کا کوئی اثر نہ تھا۔

اس پیر مرد کو اپنے لڑکے کو خنداں و شاداں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اس نے لڑکے سے دریافت کیا ”تو نے آگ میں کیا دیکھا ہے؟“

لڑکے نے جواب دیا کہ ”میں تو شیخ کی بدولت وہاں باغ کی سیر کر رہا تھا۔“ آتش پرست سخت متعجب ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمان کی اس کرامت نے آتش پرستوں کو حضرت کا گرویدہ بنا دیا۔ انھوں نے نہایت خلوص و صدق دل سے اسلام قبول کیا اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت نے محشیا کا نام عبداللہ اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔

حضرت نے قریب ڈھائی سال یہاں قیام فرمایا۔ مصروفِ رشد و ہدایت رہے۔ لوگوں کو پیغامِ حق پہنچایا۔ عبداللہ نے حضرت سے فرقہ پہنا۔ ان کے لڑکے ابراہیم اولیا اللہ میں سے ہو گئے۔ آتش کدہ کے بجائے وہاں ایک عالی شان مسجد تعمیر ہوئی۔ شیخ عبداللہ اور ابراہیم اس مسجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

## بیعتِ تقرب ۱۱۶۶ھ (مطابق ۱۷۶۲ھ)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی ”مسافتِ مسافت طے کرتے ہوئے پیغامِ حق پہنچاتے ہوئے اور رشد و ہدایت کرتے بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے بغداد میں تشریف فرما ہونے کے بعد ہی حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے، پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعتِ تقرب یا بیعتِ ثانی سے مشرف ہوئے۔ اس بیعت کی تفصیل



حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کا یہ دعا گو معین الدین حسن سنجریؒ بمقام بغداد شریف خواجہ جنیدؒ کی مسجد میں دولت پابوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہ سے مشرف ہوا۔ اس وقت مشائخ کبار حاضر خدمت اقدس تھے، جب اس درویش نے سر نیاز زمین پر رکھا، پیرو مرشد نے ارشاد فرمایا: ”دو رکعت نماز ادا کر“ میں نے ادا کی۔

پھر فرمایا: ”قبلہ رو بیٹھ“ میں بیٹھ گیا۔

حکم دیا کہ! ”سورہ بقرہ پڑھ“ میں نے پڑھی۔

فرمان ہوا کہ! ”اکیس بار درود شریف پڑھ“ میں نے پڑھا۔

پھر آپ کھڑے ہو گئے، اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا! ”اے خدا! تجھے خدا تک پہنچا دوں“

بعد ازاں مقرض لے کر دعا گو کے سر پر چلائی اور کلاہ چہارتر کی اس درویش کے سر پر رکھی۔ گلیم خاص عطا فرمائی۔

پھر ارشاد فرمایا: ”بیٹھ جاؤ“ میں بیٹھ گیا۔

فرمایا: ”ہمارے خانوادہ میں ایک شبانہ روز کے مجاہدہ کا معمول ہے،

تو آج رات مشغول رہ“

یہ درویش بحکم محترم مشغول رہا۔

دوسرے دن جب حاضر خدمت ہوا، ارشاد فرمایا:

”بیٹھ جا اور ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ“ میں نے پڑھی۔

۱۰ انیس الارواح از خواجہ معین الدین حسن حسینیؒ (فارسی) ص ۲۰۲



فرمایا : ” آسمان کی طرف دیکھ “ میں نے دیکھا۔  
 استفسار فرمایا : ” کہاں تک دیکھتا ہے “  
 عرض کیا : ” عرشِ اعظم تک “  
 فرمایا : ” زمین کی طرف دیکھ “ میں نے دیکھا۔  
 دریافت فرمایا : ” کہاں تک دیکھتا ہے “  
 عرض کیا : ” تحت الثریٰ تک “  
 فرمایا : ” پھر ہزار بار سورہٴ اخلاص پڑھ “ میں نے پڑھی۔  
 فرمایا : ” پھر آسمان کی طرف دیکھ “ میں نے دیکھا۔  
 پوچھا : ” اب کہاں تک دیکھتا ہے “  
 عرض کیا : ” حجابِ عظمت تک “  
 فرمایا : ” آنکھیں بند کر “ میں نے بند کر لیں۔  
 فرمایا : ” کھول “ میں نے کھولیں۔  
 پھر مجھے اپنی انگلیاں دکھا کر استفسار فرمایا ! ” کیا دیکھتا ہے ؟ “  
 میں نے عرض کیا۔ ہر ذرہ ہزار عالم دیکھتا ہوں۔  
 بعد ازاں سامنے پڑی ہوئی ایک اینٹ کے اٹھانے کے لئے فرمایا۔  
 میں نے اٹھایا تو مٹھی بھر دینار برآمد ہوئے۔  
 فرمایا : ” ان کو لے جا کر فقرا میں تقسیم کر “ میں نے حکم کی تعمیل کی۔  
 بعد ازاں حاضر خدمت ہوا۔ ارشاد ہوا۔ ” چند روز ہماری صحبت میں رہو “  
 عرض کیا : ” تابعِ فرمان ہوں “



# مرشد سے خرقہ خلافت جانشینی پانا

۱۱۸۶ء مطابق ۱۵۸۲ھ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیر و مرشد سے انتہائی محبت تھی۔ آپ نے اپنے پیر و مرشد کی جیسی خدمت کی اس کی مثال کم ملتی ہے۔ بیس سال تک آپ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ سفر و سیاحت میں رہے۔ یہ مدت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں گزاری۔ اس دوران میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہمہ تن ہمہ وقت اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ نے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کو آسودگی زد ہی نہ جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مسافرت فرماتے، حضرت خواجہ غریب نوازؒ حضرت کا جامہ خواب اور توشہ سفر سر پر لئے ہم رکاب رہتے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی یہ خدمت دیکھ کر آپ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس کی حد نہیں۔

آخر کار حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیر و مرشد سے بغداد میں رخصت ہوئے۔ اس وقت خواجہ غریب نوازؒ کی عمر شریف ۵۲ سال کی تھی۔

اس موقع پر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے آپ کو خلافت جانشینی سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے تبرکاتِ مصطفویٰ جو خواجگانِ چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آ رہے تھے خواجہ غریب نوازؒ کو عطا فرمائے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو امین تبرکات کے شرف سے نوازا۔

۱۔ انیس الارواح ص ۴، ۳۲، اقتباس الانوار ص ۱۱۶، سیرالقطاب ص ۱۲۳



اور حضرتؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو سجادہ نشین اور اپنا جانشین بنایا۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ تفصیل اس طرح فرماتے ہیں:

”حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے ارشاد فرمایا: خواجہ معین الدین! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لئے کیا ہے۔ تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزندِ خلف وہی ہے جو اپنے گوشِ ہوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرہ میں ان کو لکھے اور انجام کو پہنچائے، تاکہ کل قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔“

اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک جو مرشد کے سامنے رکھا تھا دعاگو کو عطا فرمایا۔ بعد ازاں خرقہ، نعلین چوبیس اور مصلے بھی عنایت فرما کر سرفراز کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

یہ تبرکات ہمارے پیرانِ طریقت قدس اللہ سرہ کی یادگار ہیں جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تجھے دیے ہیں۔ ان کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا جس کو مردِ پانا، اس کو ہماری یہ یادگار دینا ہے۔

”خلق سے طمع نہ رکھنا۔ آبادی سے دور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔“

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد فرما کر پیر و مرشد نے مجھے اپنے کنارِ مبارک میں لے لیا۔ سر و چشم کو بوسہ دیا اور فرمایا: ”تجھ کو خدا کے سپرد کیا۔“ پھر عالمِ تحیر میں مشغول ہو گئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔

۱۵ انیس الارواحِ عمر ۲۴، مسالک السالکین جلد دوم مر ۲۴۵ ۱۵ انیس الارواحِ عمر ۲۴، مسالک السالکین جلد دوم مر ۲۴۵ ۱۵ انیس الارواحِ عمر ۲۴



## باب (۵)

### پیر و مرشد کے ہمراہ سفر

خواجہ غریب نواز نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ساتھ کافی سیرو سیاحت میں گزاری، آپ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رون رہتے۔ آپ پیر و مرشد کی خدمت کو عظمت کا ذریعہ سمجھتے اور کسی صورت اور کسی حالت میں بھی پیر و مرشد کی خدمت سے گریز نہ کرتے۔

بغداد میں چند روز قیام کر کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ہمراہ غرضتیار گیا۔

### حرمین شریفین

۱۶۸۰ء مطابق ۱۲۶۳ھ

حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں:

”بعد ازاں میں چند روز پیر و مرشد کی خدمت میں رہا“ پھر حضرت نے اس عاگو ساتھ لے کر خانہ کعبہ کا سفر اختیار فرمایا۔ الحاصل ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک جماعت

۱۶۸۰ء میں الارواح ص ۲



درویشوں کی دیکھی جو شرابِ عشقِ الہی میں سرشارِ عالمِ سُکر و حیرت میں از خود رفتہ تھی۔ چند دن ان کی صحبت میں رہنا ہوا۔ مگر وہ حضرات عالمِ صحو میں نہ آئے۔

## رُودِ قَالُوجِ وَ حَرَمِیْنِ شَرِیْفِ

۶۸۵ء مطابق ۱۲۶۳ھ

پیر و مرشد یعنی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ آخر کار فالوجہ میں رونق افروز ہوئے۔ ہر دو حضرات نے جامع مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ بعد ازاں مکہ معظمہ کی راہ لی۔ مکہ معظمہ پہنچ کر زیارت و طواف خانہ کعبہ سے مشرف ہوئے بلکہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح فرماتے ہیں:

”پیر و مرشد نے یہاں بھی میرا ہاتھ پکڑا، اور حق تعالیٰ کے سپرد کیا۔ اور زیرِ ناولدان خانہ کعبہ دعا گو کے باب میں مناجات کی۔ ندا آئی۔

”ہم نے معین الدین کو قبول کیا“

بعد ازاں مدینہ منورہ آئے اور حرم نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ مجھ سے فرمایا ”سلام کر“ میں نے سلام عرض کیا۔ آواز آئی:

”وَعَلَيْنَا السَّلَامُ يَا قُطْبَ الْمَشَاحِبِ بَرُّوْ بَحْرٍ“

یہ آواز سن کر پیر و مرشد نے فرمایا:

”اب تو درجہ کمال کو پہنچ گیا“

## رُودِ بَخَارَا

بخارا میں آپ اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ رونق افروز ہوئے۔ بخارا کے صدر



مشائخ سے ملاقات کی۔ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں:

” یہ بزرگ دوسرے عالم میں تھے، ان کی تعریف و توصیف حد بیان سے باہر ہے۔“

## درودِ اوش

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:

” ایک وقت میں اور شیخ عثمان ہارونی قدس سرہ مع ایک درویش کے مسافرت میں تھے۔ دوران سفر ہم شیخ بہاء الدین اوشیؒ سے ملے۔ یہ بڑے بزرگ اور واعلان حق میں سے تھے۔ ان کے یہاں یہ رسم تھی کہ جو کوئی ان کی خانقاہ میں آتا وہ محروم نہ جاتا۔ اگر رہنہ آتا تو کپڑے دے دیتے۔ ان کے لئے عالم غیب سے اور کپڑے آجاتے۔

الغرض کچھ دن ہم ان کی صحبت میں رہے۔ انھوں نے یہ نصیحت کی:

” اے درویش! جو کچھ تجھے ملے، وہ خدا کی راہ میں دینا، دولت جمع نہ کرنا۔ اور خدا کے بندوں کو کھانا پہنچوانا، تاکہ خدا کے دوستوں میں ہو جاؤ۔“

## درودِ بدخشاں

بدخشاں میں رونق افروز ہونے پر ایک بزرگ سے ملاقات کی، وہ حضرت جنیدؒ کے پیش کارواں میں سے تھے۔ کوئی سو سال کی عمر تھی۔ ان کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ پاؤں کے کٹنے کی وجہ ان سے دریافت کی گئی۔ انھوں نے جواب دیا کہ:

” ایک مرتبہ میں نے اپنی خواہش نفس سے اس پاؤں کو صومعہ سے باہر نکالا تھا کہ ندا آئی: اے بدئی! یہی عہد تھا جو فراموش کر دیا۔“

میں نے اسی وقت پاؤں کاٹ کر پھینک دیا۔ اس واقعہ کو گذرے چالیس سال ہو گئے، اس وقت سے نہ الحیرت میں مبتلا ہوں کہ کل قیامت کے دن درویشوں کو کیا







## درود سیوستان

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں :  
ایک وقت میں خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ سیوستان کے سفر میں تھا۔ یہاں صومعو میں ایک بزرگ رہتے تھے، ان بزرگ کا نام صدرالدین محمدؒ سیوستانی تھا۔ بڑے مشغول بزرگ تھے، چند دن ان کے پاس رہنا ہوا۔ جو شخص ان کے صومعو میں آتا محروم نہ جاتا۔ عالم غیب سے کوئی چیز لا کر دیتے اور کہتے :

” اس درویش کو ایمان کی سلامتی کی دعا سے یاد کرو۔ کیونکہ اگر گور میں اپنا

ایمان سلامت لے گیا تو بہت بڑا کام کیا۔“

یہ بزرگ جب ہیبت گور کا تذکرہ سنتے مثل بید کے کانپنے لگتے۔ آنکھوں سے خون کے آنسو پانی کے چشمے کی طرح جاری ہو جاتے۔ سات دن تک روئے رہتے اور اپنی آنکھیں ہوا میں کھول کر کھڑے ہو جاتے۔ ہمیں ان کے رونے سے رونا آ جاتا اور کہتے یہ کیسا بزرگ ہے، جب وہ اس عالم سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف منظر کے کہتے :

” اے عزیزان ! مجھ مرگ دیش ہے، جس کا ملک الموت حریف ہو اور قیامت جیسا دن پیش نظر ہو اس کو سونے، خوش دلی اور خستہ گی سے کیا کام اور اُسے کیسے کسی کام میں مشغول رہنا اچھا معلوم ہوگا۔“

پیر اٹھوں نے فرمایا :

” اے عزیزین ! اگر تمہیں خفتگان زیرِ خاک کا جو اسیر مور و مار ہیں، اور زندانِ خاک میں مجسوس ہیں، ذرہ بھر حال معلوم ہو جائے تو مثل نمک کے پانی ہو جاؤ۔“

۱۷ دلیل العارضین از خواجہ قطب صاحبؒ ص ۶۶



بعد ازاں آپ نے حسب ذیل حکایت بیان کی:

ایک وقت میں نے بصرہ میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ یہ بہت مشغول تھے، میں اور وہ بزرگ گورستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھے تھے، وہ بزرگ صاحب کشف تھے، انھیں کشف سے معلوم ہوا کہ اس قبر کے مُردہ پر سخت عذاب ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بزرگ نعرہ مار کر واصل بحق ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں مثلاً نمک کے پھل کر پانی ہو کر ناپید ہو گئے۔“

جیسا خوف میں نے ان بزرگ میں دیکھا، ویسا آج تک کسی میں دیکھا نہ سنا۔ پھر فرمانے لگے:

”میں ہیبت گور کی وجہ سے گوشہ رتہائی میں ہوں۔ تم سے آج تیس سال کے بعد گفتگو کی ہے اور یہ حکایت بیان کی ہے۔“

”پس اے عزیزان! مخلوق کے ساتھ وقت گزارنے سے یاد حق میں وقت صرف کرنا بہتر ہے کیونکہ جتنی دیر لوگ خلق میں مشغول رہتے ہیں، خدا سے باز رہتے ہیں۔“

”پس صحبتِ خلق سے باز رہنا چاہئے، اور زاہدِ راہ کا انتظام

کرنا چاہئے۔“

”ہم سب کو وہ دن درپیش ہے، ایمان سلامت لے جانا چاہئے۔“

یہ کہہ کر دو فرے میرے (خواجہ غریب نواز کے) کے ہاتھ میں دیے اور اٹھ کر چلے گئے۔

ان پر گریہ طاری ہوا اور عالمِ تحیر میں مشغول ہو گئے۔



## دُرُودِ مَشَقِّ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ مسافرت طے کرتے ہوئے دمشق پہنچے، آپ اس سفر کے متعلق فرماتے ہیں:

” ایک مرتبہ خواجہ عثمان ہارونیؒ، شیخ احمد الدین کرمانیؒ اور میں مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے کہ شہر دمشق میں پہنچے۔ دمشق کی مسجد کے سامنے بارہ ہزار انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں۔ یہاں لوگوں کی حاجتیں براتی ہیں۔ مزارات کی زیارت کی۔ یہاں کے بزرگوں سے طے لیا۔“

ایک دن خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ، شیخ احمد الدین کرمانی، محمد عارف اور دعا گو دمشق کی مسجد میں موجود تھے۔ ان کے برابر چند اور درویش بیٹھے تھے، محمد عارف نے کہا:

” قیامت کے دن درویش معذور ہوں گے، مال داروں سے حساب ہوگا!“

ایک شخص پر یہ بات گراں گزری، وہ اس باب میں بحث کرنے لگا اور کہا:

” یہ کس کتاب میں لکھا ہے؟“

محمد عارف کو اس کتاب کا نام یاد نہ تھا۔ انہوں نے مراقبہ کیا۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ

” جس کتاب میں یہ لکھا ہے وہ کتاب اس شخص کو دکھا دو!“

کتاب دکھائی گئی۔ وہ شخص کتاب دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور قدموں پر سر رکھ دیا۔ بعد ازاں یہ گفتگو ہوئی کہ جو درویش یہاں موجود ہیں وہ اپنی اپنی کرامت دکھائیں۔

” حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے عملے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور منہیں بھر کے ذر نکال کر ایک درویش کو دیے تاکہ حاضرین کے لئے حلویہ لائے۔ پھر شیخ احمد الدین کرمانی نے اپنے قریب کی لکڑی پر ہاتھ مارا، خدا کے حکم سے وہ لکڑی زر ہو گئی۔“



مگر اس دعا گو نے بپاں ادب مُرشد کچھ نہیں کیا۔ پیر و مرشد نے میری طرف  
مُنذکر کے فرمایا :

” تم نے کچھ نہیں کیا “

مرشد کا حکم پا کر میں نے گلیم سے چار قرص نکالے، اور ایک بھٹو کے درویش کی  
طرف بڑھادیے۔

اس درویش اور محمد عارف نے کہا :

” جس درویش میں اتنی قوت نہ ہو، اُسے درویش نہ کہنا چاہئے “

## وَرُوْدِ سِنْجَارِ

۱۱۸۴ھ مطابق ۱۷۷۰ھ

سنجار میں رونق افروز ہوئے اور وہاں شیخ نجم الدین کبریٰ سے ملاقات کی یہ  
” خواجہ معین الدین نے بغداد جانا چاہا اور قصبہ سنجار میں تشریف لائے۔ اس زمانے میں  
شیخ نجم الدین کبریٰ وہاں موجود تھے، اُن سے ملاقات کی اور ڈھائی مہینے اُن کے پاس  
قیام فرمایا۔“

## غوثِ پاک سے بار دوم ملاقات

۱۱۸۴ھ مطابق ۱۷۷۰ھ

سنجار سے آپ قصبہ جبل میں پہنچے، وہاں آپ نے غوثِ پاک سے ملاقات کی جس  
کی تفصیل حسب ذیل ہے :

۱۱۸۴ھ مطابق ۱۷۷۰ھ سے سیر العارفین ص ۲۱، ۲۲، ۲۳ بقول مسالک السالکین جلد دوم۔ آپ نے پندرہ دن  
تک قیام کیا۔ ۲۰۵۔



” وہاں سے (سجاری سے) قصبہ جبل میں تشریف لائے اور غوث الاعظم شیخ محی الدین  
عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات کی۔ حضرت غوث پاکؒ کی صحبت میں رہے اور بہت سے فیوض  
اور جمعیت باطنی آپ کی صحبت سے حاصل کی۔“

یہ خواجہ غریب نوازؒ کی غوث پاکؒ سے دوسری ملاقات تھی، اور اس ملاقات  
کے موقع پر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر سے غوث پاکؒ نے مجلس سماع منعقد  
فرمائی اور تین شبانہ روز ہر دو حضرات حجرہ خاص میں خلوت نشین رہے  
اور اسم اعظم کی خاص تربیت جو غوث پاکؒ کو دربار رسالت و سلسلہ سلسلہ  
پہنچی تھی وہ غوث پاکؒ سے غریب نوازؒ کو حاصل ہوئی اور مخصوص ترتیب  
اسم اعظم جو رسول خدا سے سیدنا سیدنا حضرت خواجہ کو پہنچی تھی وہ آپ سے  
حضرت غوث پاکؒ نے حاصل کی۔

## واپسی بغداد

۱۱۸۶ھ مطابق ۱۷۷۲ء

آخر کار سفر ختم ہوا، اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ  
بغداد پہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ:

” بعد ازاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ بغداد واپس تشریف  
لا کر معتکف ہوئے اور دعا گو سے ارشاد فرمایا: میں اس مقام سے چند  
روز تک باہر نہ آؤں گا، مگر تو چاشت کے وقت آیا کر کہ تجھ سے ترغیب  
فقر بیان کروں تاکہ مُریدوں اور فرزندوں کے لئے میرے بعد یادگار ہو۔  
یہ فقیر روزانہ حاضر خدمت ہوتا رہا۔ جو کچھ مُرشد کی زبان فیض ترجمان سے سُنتا قلم بند  
کر لیتا تھا۔“

لہ اقتباس الانوار ص ۱۳۵



اس طرح سے خواجہ غریب نواز نے ایک رسالہ مرتب کیا جو اٹھائیس مجلسوں پر  
مستمل ہے۔ اس رسالہ کا نام انیس الارواح رکھا اور حسب فرمان مرشد اپنے شجرہ طریقت  
میں شامل کیا۔

## باب (۶)

### پیر و مرشد سے رخصت

اب خواجہ غریب نواز کو اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے رخصت  
ہونا پڑا۔ اپنے پیر و مرشد سے رخصت ہو کر آپ نے پھر سفر شروع کیا۔ اس وقت خواجہ  
غریب نواز کی عمر باون سال کی تھی۔

اس سفر میں حضرت خواجہ غریب نواز آبادی سے دُور اور مخلوق سے علیحدہ رہنے  
کی کوشش کرتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا، قبرستان میں قیام فرماتے۔ آپ کی کوشش یہ ہوتی  
کہ کوئی شخص آپ کو جانے پہچانے نہیں جس جگہ آپ کی آمد کی شہرت ہو جاتی، آپ وہاں  
سے روانہ ہو جاتے، اور کسی کو خبر نہ ہوتی۔ اس سفر میں آپ نے بہت سے مقامات کی سیر کی۔



## درودِ اوش و اصفہان

۶۱۱۸۶ مطابق ۵۸۲ھ

بغداد سے روانہ ہو کر آپ برابر سفر میں رہے پھر اوش میں جلوہ افروز ہوئے۔  
بعد ازاں اصفہان پہنچے۔ اصفہان پہنچ کر شیخ محمود اصفہانیؒ سے ملے۔

## قطب صاحب کا مرید ہونا

۶۱۱۸۶ مطابق ۵۸۲ھ

حضرت خواجہ قطب الدین بخیار کانیؒ شیخ محمود اصفہانیؒ سے بہت اعتقاد رکھتے  
تھے اور ان سے بیعت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت کو یہ بات منظور نہ تھی۔ انھیں ایام میں  
خواجہ غریب نوازؒ اصفہان پہنچے۔ قطب صاحبؒ، خواجہ غریب نوازؒ سے ملے۔ خواجہ غریب نوازؒ  
اس وقت دو تالی اور ڈھے ہوئے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے وہ دو تالی قطب صاحبؒ کو  
دے دی۔ اس سے مطلب یہ ہوا کہ خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحبؒ کو مریدی کے شرف  
سے نوازا۔ قطب صاحبؒ بعد ازاں خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ رہنے لگے، اور سفر میں بھی خواجہ  
غریب نوازؒ کے ساتھ رہتے۔ ۱۷

اصفہان سے خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کے خانہ کعبہ کی زیارت  
کے لئے روانہ ہوئے۔

اس سفر کے حالات حضرت قطب صاحبؒ خود بیان فرماتے ہیں۔  
”جب میں خواجہ معین الدینؒ کے ساتھ کعبہ کے سفر میں تھا، ایک دن

۱۷ میر العارفین ص ۱۷۷ خزینۃ الاصفا جلد اول ص ۲۵۸ ۱۷۷ فوائد السالکین از بابا فرید الدین گنج شکر ص ۱۱۴ (ترجمہ)



صبح کی نماز کے بعد روانہ ہو کر ہم ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ یہ صومعہ کے اندر معتکف تھے۔ ایک غار میں مثل سوکھی لکڑی کے اپنی آنکھیں ہوا میں کھولے عالم حیرت میں کھڑے تھے۔ ایک ماہ تک ہم ان کے پاس رہے۔ اس عرصے میں وہ صرف ایک مرتبہ عالم صحو میں آئے :-

ہم نے اٹھ کر سلام کیا۔ جواب دیا اور فرمایا:

” اے عزیز! تمہیں میرے اس حال سے صدمہ ہوا۔ مگر تمہارے اس ملال سے مکافات میں بخشش ہوگی۔ کیونکہ اہل صفا فرماتے ہیں کہ جو درویش کی خدمت کرتا ہے وہ مقبول ہوتا ہے۔“

الغرض انہوں نے بیٹھنے کے لئے فرمایا، ہم بیٹھ گئے۔ پھر فرمانے لگے:

میں شیخ محمد اسلم طوسی کا فرزند ہوں۔ تیس سال سے عالم تحیر میں مستغرق ہوں۔ نہ مجھے دن کی خبر ہے نہ رات کی۔ خدائے تعالیٰ تمہاری وجہ سے آج مجھے عالم صحو میں لایا ہے۔ تمہیں دوبارہ آنے سے تکلیف ہوگی۔ مگر یہاں اس فقیر کی یاد رکھنا کہ جب تم نے طریقت میں قدم رکھا ہے تو ہوائے نفس سے دنیا کی طرف متوجہ نہ ہونا، خلقت سے عزت رکھنا، جو کچھ ملے اسے صرف کر دینا۔ اس میں سے کچھ نہ بچانا۔ کیونکہ ذخیرہ جمع کرنا شومی ہے۔ سوائے حق تعالیٰ کے مشغول نہ ہونا تاکہ خستہ نہ ہو۔

وہ بزرگ یہ نصیحت کر کے پھر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔



## زیارتِ حرمین ۱۸۷۱ھ تا ۱۸۸۳ھ

۱۸۷۹ھ مطابق ۱۸۵۵ھ

خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت قطب صاحبؒ ۱۸۵۳ھ میں مکہ معظمہ پہنچے۔ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ طوافِ کعبہ کرتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ حرمِ کعبہ میں یادِ الہی میں مستغرق تھے۔ آپ نے غیب سے ایک آواز سنی۔ آپ نے آواز پر دھیان دیا۔ آواز یہ آئی:

اے معین الدین! ہم تجھ سے خوش ہیں۔ تجھے بخش دیا۔ جو کچھ چاہے مانگ، تاکہ عطا کریں۔

خواجہ غریب نوازؒ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ شکر گزار بندوں کی طرح سر نیاز زمین پر رکھ دیا، اور بارگاہِ ایزدی میں بصدِ عجز و نیاز عرض کیا:

”خداوندا! معین الدین کے مریدانِ سلسلہ کو بخش دے“ ندا آئی کہ۔

”اے معین الدین! تو ہماری ملک ہے، جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ

میں تاقیامت مرید ہوں گے، انھیں بخش دوں گا“

کچھ دنوں مکہ میں قیام پذیر رہے۔ حج کا فریضہ انجام دیا۔ پھر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں آپ عبادت میں مشغول رہتے۔

مسجدِ قبا میں آپ عبادت کرتے اور عشقِ الہی میں سرشار رہتے۔ اس طرح وقت گذرتا رہا۔ آخر کار وہ خوش ساعت آپہنچی کہ جب آپ کو دربارِ رسالت سے نوازا گیا۔ آپ کو وہ خبر ملے کہ جس سے آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ آپ کو دربارِ رسالت سے بشارت ہوئی کہ :-



”اے معین الدین، تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے ولایت ہندوستان  
تجھ کو عطا کی۔ وہاں کفر و ظلمت پھیلی ہوئی ہے، تو اجیر جا۔ تیرے وجود  
سے ظلمت کفر دور ہوگی، اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔“

دربار رسالت کی اس بشارت سے خواجہ غریب نوازؒ پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی  
آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ مگر ایک بات آپ کی سمجھ میں نہ آئی کہ اجیر کہاں واقع ہے،  
کس ملک میں ہے، کیسی جگہ ہے، کون سا مقام ہے۔ مدینہ سے کتنی دور ہے۔ ان ہی خیالات  
میں خواجہ غریب نوازؒ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ سرورِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ  
وَسَلَّمَ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آنحضرتؐ نے آپ کو اجیر کا تمام شہر، قلعہ و کوہستان  
دکھایا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواجہ غریب نوازؒ کو جنت کا ایک انار عطا فرمایا اور  
آپ کو رخصت فرمایا۔



## باب (۷)

### رُودِ اَجْمِر

دربار رسالت سے حکم پا کر خواجہ غریب نوازؒ سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔  
اب آپ کو وہ کام انجام دینا تھا جو آپ کے سپردِ دربار رسالت سے ہوا تھا۔ آپ ۵۸۵ھ  
مطابق ۱۱۸۹ء میں مدینہ منورہ سے بغداد شریف پہنچے اور وہاں کچھ دن قیام فرمایا۔  
آپ کے ہمراہ حضرت قطب صاحبؒ بھی تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت  
قطب صاحبؒ کو ۵۸۵ھ میں خواجہ ابواللیث سمرقندی کی مسجد میں بیعتِ خلافت سے مشرف  
فرمایا۔ اس وقت حضرت شیخ شہاب الدین ہروردیؒ، شیخ داؤد کرمانیؒ، شیخ برہان الدین  
چشتیؒ، شیخ تاج الدین محمد اصفہانیؒ موجود تھے۔  
حضرت قطب صاحبؒ کی بیعتِ خلافت سے مشرف ہونے کی تفصیل اس طرح  
ہے: خواجہ معین الدینؒ نے چالیس روز متواتر سرورِ کائنات کو مع ارواحِ مشائخینِ کرام  
خواب میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا کہ:  
”اے معین الدین! قطب الدین خدا کا دوست ہے اس کو خلافت  
دے اور خرقہِ کلیم پہنا“

۱۲۵ سیر الاقطاب ص ۱۲۵ از بیع سنابل ص ۲۳، ۲۴



خواجہ غریب نوازؒ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ :

” آج رات میں نے حضرت ذوالجلال قادر باکمال کو خواب میں دیکھا ، وہاں بھی یہ حکم ہوا کہ : اے معین الدین ! قطب الدین بختیار کاکی کو درویشی کا خرقہ اور خلافت عطا کر، کیوں کہ قطب الدین ہمارا دوست اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بھی دوست ہے۔ ہم نے اُسے بزرگ ریدہ بندہ بنا دیا ہے، اور اس کا نام اپنے دوستوں میں درج کیا ہے۔“

پس خواجہ غریب نوازؒ نے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ قطب صاحبؒ کو بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔

بغداد کے قیام کا ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جیسا کہ حضرت قطب صاحبؒ نے فرمایا ہے کہ :  
” ایک مرتبہ شیخ معین الدینؒ، شیخ احمد الدینؒ، شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ اور دعا گو ایک جگہ بیٹھے تھے، اس وقت سلطان شمس الدین التمش بارہ سال کا تھا اور ہاتھ میں پیالہ لئے جا رہا تھا۔ ان بزرگوں کی جب اس پر نظر پڑی تو غریب نوازؒ نے فرمایا : جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہو گا خدا سے دنیا سے نہ اٹھائے گا۔“  
یہ واقعہ ۵۸۵ھ مطابق ۱۱۹۰ء کا ہے۔

آخر کار خواجہ غریب نوازؒ نے مع حضرت قطب صاحبؒ ۵۸۶ھ مطابق ۱۱۹۰ء میں بغداد سے کوچ کیا۔ چشت میں رونق افروز ہوئے۔ خواجہ قطبؒ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان اس طرح تحریر فرماتے ہیں :

ایک مرتبہ خواجہ یوسف چشتیؒ کی خانقاہ میں چند درویش صاحب جمالؒ

۱۔ سیر العارفين مر ۱۲۲، ۱۲۳ ۲۔ فوائد السالکین مر ۱۲ ۳۔ دلیل العارفين از خواجہ قطب صاحبؒ (فارسی نسخہ) مر ۲



نعمت دائرہ میں حاضر تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے:

عاشق بہوائے دوست بے ہوش بود

وزیاد محب خویش مد ہوش بود

فردا کہ ہمشہر خلق حیراں باشد

نام تو درون سینہ و گوش بود

اس موقع پر میں (خواجہ غریب نواز) بھی موجود تھا۔ میں اور دیگر درویش اس بیعت

کے سننے سے سات رات دن تک بے ہوش رہے اور رقص کرتے رہے۔ جب قوال اور

شعر پڑھنا چاہتے تھے تو ہم یہی کہلواتے تھے۔ ان درویشوں میں سے دو تو ایسے بے خبر ہو گئے

کہ زمین پر گر پڑے اور درمیان سے غائب ہو گئے۔ مگر ان کا فرقہ برقرار رہا۔

بعد ازاں حضرت خواجہ صاحب مع حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

ہرات میں اقامت گزین ہوئے۔

خواجہ غریب نواز "شہرت پسند نہیں فرماتے تھے۔ خلقت سے دور رہ کر عبادت میں

مشغول رہنا پسند فرماتے تھے۔ آپ کو جاہ طلبی سے نفرت تھی۔ چنانچہ جب ہرات میں آپ

کا شہرہ ہوا، اور مخلوق آپ کے باپ فیض پر جوق در جوق آنے لگی تو خواجہ غریب نواز نے

خلقت کے ہجوم سے بچنے کے واسطے ہرات سے کوچ فرمایا۔ ہرات سے روانہ ہو کر سبزہ دار

میں رونق افروز ہوئے۔ یادگار محمدیہاں کا حاکم تھا۔ یہ بہت ظالم، جابر، بد مزاج اور بد کردار

شخص تھا۔ اس کا ایک باغ شہر سے کچھ فاصلہ پر تھا۔ باغ میں ایک حوض تھا۔ حضرت خواجہ

غریب نواز اس باغ میں داخل ہوئے۔ حوض میں غسل فرمایا، اور دو گانہ بجالائے۔ بعد ازاں

حوض کے کنارے بیٹھ گئے۔ تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے۔ اتفاق سے اس باغ کا حاکم

یادگار محمد اس باغ میں آنے والا تھا۔ اس کی آمد کے وقت باغ میں کسی کو نہ ہونا چاہئے تھا۔

غریب نواز کے خادموں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں حاکم غریب نواز کو باغ میں دیکھ کر خفا ہو اور



آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر بیٹھے۔ اس امر کے پیش نظر خادم نے آپ سے عرض کیا۔

حاکم جابر آتا ہے۔ باغ میں اب بیٹھنا مناسب نہیں۔ بہتر ہے کہ باہر تشریف لے چلیں۔“

خواجہ غریب نوازؒ ان لوگوں میں تھے جن کو نہ کسی کا خوف ہوتا ہے اور نہ جن کو ہراس ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے جواب دیا:

”اگر تجھ کو خوف ہے تو فلاں درخت کے نیچے بیٹھ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ۔“

آخر کار یادگار محمد باغ میں آپہنچا۔ خواجہ غریب نوازؒ کو باغ میں دیکھ کر اس کو سخت غصہ آیا۔ اس نے اپنے ملازمین سے نہایت سخت لہجہ میں کہا:

”اس فقیر کو یہاں کیوں رہنے دیا۔ باغ سے باہر کیوں نہیں کیا؟“

خواجہ غریب نوازؒ یہ الفاظ سُن کر مسکرائے۔ آپ نے سر مبارک اٹھایا۔ جوں ہی نظر میں چار ہوئیں، یادگار محمد مثل بید کے کانپنے لگا اور بے ہوش ہو گیا۔ یادگار محمد کے آدمی یہ دیکھ کر سخت پریشان ہوئے۔ غریب نوازؒ کے قدموں میں گر کر معافی مانگی۔ خواجہ غریب نوازؒ کے فرمان کے مطابق آپ کے ایک خادم نے تھوڑا پانی حوض سے لے کر یادگار محمد کے مُنہ پر چھینٹا مارا۔ یادگار محمد ہوش میں آگیا۔ معذرت کا خواہاں ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے چند کلمے نصیحت کے فرمائے۔

یادگار محمد اور اس کے ساتھی وہ کلمات سُن کر رونے لگے۔

یادگار محمد بصدِ خلوص غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا۔ اپنا مال و متاع فقر اور مساکین میں تقسیم کر دیا۔ دنیا کو ترک کر کے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔ جب خواجہ غریب نوازؒ نے کوچ فرمایا تو وہ قلعہ شادماں تک آپ کو پہنچانے



آئے۔ خواجہ غریب نواز نے اس نواح کو آپ کے سپرد فرمایا۔

سبزہ دار سے خواجہ غریب نواز روانہ ہو کر قلعہ شادان پہنچے۔ قلعہ شادان سے آپ ملتان میں رونق افروز ہوئے۔ ملتان سے لاہور تشریف لائے۔ لاہور سے دہلی کا رخ کیا۔ راستے میں سمانا میں (جو پٹیالہ کے قرب میں ہے) قیام فرمایا۔ سمانا میں پرتھوی راج کے ملازم متعین تھے۔ ان ملازمین کا کام ایک ایسے شخص کا پتہ لگانا تھا جس کا حلیہ و شکل و صورت ان کو بتادی گئی تھی۔

اصل میں واقعہ یہ تھا کہ راجہ پرتھوی راج کی ماں نے خواجہ غریب نواز کی آمد سے بارہ سال قبل اپنے بیٹے کو پنجویں کی اس پیشین گوئی سے مطلع کر دیا تھا کہ ایسی شکل و صورت اور حلیہ کا آدمی اس کے ملک میں آئے گا اور اس کی سلطنت برباد کر دے گا۔ اس پیشین گوئی سے راجہ پرتھوی راج متفکر رہنے لگا تھا۔ اس نے اس شخص کی تلاش کے لئے جا بجا اپنے آدمی مقرر کر دیے تھے۔

جب خواجہ غریب نواز سمانا میں رونق افروز ہوئے تو راجہ کے آدمیوں نے آپ کو اسی حلیہ اور شکل و صورت کا پا کر آپ کو ٹھہرانا چاہا۔ خواجہ غریب نواز نے مراقبہ کیا۔ آپ کو دربار رسالت سے بشارت ہوئی کہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔ وہ لوگ دغا و فریب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نیت بد ہے۔ خواجہ غریب نواز نے اپنے ساتھیوں کو دربار رسالت کی بشارت سے مطلع فرمایا، آپ مع اپنے ساتھیوں کے اجمیر کے لئے روانہ ہو گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیر پہلی بار ۵۸۶ھ مطابق ۱۱۹۱ء میں جلوہ افروز ہوئے۔

اس وقت راجہ پرتھوی راج اجمیر کا فرماں روا تھا۔

۱۔ احسن السیر ۱۴۹ ص ۱۲۵ فوائد السالکین ص ۱۱۱۔ ملفوظات خواجگان چشت ص ۱۱۶۔ اسرار اولیاء از خواجہ بدرالدین اسحاق ص ۵۵۔ توزک جہاں گیری ص ۵۔ اخبار الاخبار از شاہ عبدالرحمن محدث دہلوی ص ۲۲۔ وقائع شاہ معین الدین چشتی ص ۲۲، از مفتاح التواریخ ص ۵۴



## اجمیر میں قیام

سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۳۲۶ھ

جب حضرت خواجہ غریب نوازؒ مع اپنے ساتھیوں کے اجمیر پہنچے تو آپ نے ایک مقام پر قیام فرمانا چاہا۔ یہاں درختوں کا سایہ تھا اور یہ مقام شہر سے بھی باہر تھا۔ لیکن راجہ پرتھوی راج کے ملازمین نے آپ کو وہاں ٹھہرنے نہیں دیا۔ انھوں نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے کہا:

” آپ یہاں نہیں بیٹھ سکتے۔ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔

یہاں راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں۔ آپ نہیں بیٹھ سکتے۔“

خواجہ غریب نوازؒ کو یہ بات ناگوار گزری، آپ نے فرمایا کہ:

” اچھا اونٹ بیٹھتے ہیں تو بیٹھیں۔“

یہ کلمات فرما کر آپ کھڑے ہو گئے۔ وہاں سے روانہ ہو کر آپ نے انا ساگر کے

کنارے جہاں آپ کا چلہ واقع ہے قیام فرمایا۔

اونٹ حسب معمول اپنی جگہ پر آئے اور بیٹھے، لیکن اب وہ ایسے بیٹھے کہ اٹھانے

سے بھی نہ اٹھے۔ ساربان سخت متحیر اور پریشان ہوئے۔ ساربانوں کے داروغہ نے اس

پورے واقعہ کی اطلاع راجہ پرتھوی راج کو کرائی۔ راجہ پرتھوی راج کو خود حیرت تھی۔ اس

نے ساربانوں کو حکم دیا کہ وہ اُن فقیر (یعنی خواجہ غریب نوازؒ) سے معافی مانگیں۔ ساربان

خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور معافی کے خواست گار ہوئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے ازراہ شفقت ساربانوں کو معاف کیا۔

” اچھا جاؤ اونٹ کھڑے ہو گئے۔“

ساربان خوشی خوشی واپس آئے۔ ان کی خوشی اور تعجب کی کوئی انتہا نہ تھی جب کہ



انہوں نے دیکھا کہ اونٹ کھڑے تھے۔

## سادھورام اور آجے پال مسلمان ہو گئے

خواجہ غریب نوازؒ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور دیکھ کر سادھورام نے خواجہ غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ سادھورام مذہبی معلومات کے متعلق مشہور تھا۔ اپنے زمانے کے بڑے عالم و فاضل لوگوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ وہ سارے پجاریوں کا سردار تھا۔ اس کے اسلام قبول کرنے سے اہل چل چم گئی، سادی دیو کا اسلامی نام سعدی رکھا گیا۔

آجے پال جو ایک جوگی تھا اور صاحبِ استدراج تھا، وہ بھی خواجہ غریب نوازؒ کی روحانی طاقت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ عبداللہ زندہ ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

## آبادی میں جائے قیام

خواجہ غریب نوازؒ اب تک اناساگر کے کنارے ٹھہرے ہوئے تھے۔ سادھورام اور آجے پال نے مسلمان ہونے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ:

” حضورِ بستی میں قیام فرمائیں تاکہ مخلوق آپ کے قدموں کی برکت سے مستفیض ہو۔“

خواجہ غریب نوازؒ نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی۔ آپ نے یادگار محمد کو شہر

۱۔ سیر الاقطاب ص ۱۲۴، ۱۲۵۔ مسالک السالکین ص ۲۷۸۔ ۲۔ وقائع شاہ معین الدین چشتی ص ۲۵

۳۔ سیر الاقطاب ص ۱۳۱، از خزینۃ الامفیار جلد اول ص ۲۶۰، ۲۶۱ و مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۱، ۲۲، ۲۳



میں جگہ منتخب کرنے کے لئے حکم فرمایا۔ یادگار محمد نے جگہ منتخب کر کے خواجہ غریب نواز کو مطلع کیا۔ خواجہ غریب نواز نے لب جھالہ آکر قیام فرمایا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں آج کل آپ کی یادگار ہے۔ قیام کے بعد جماعت خانہ، عبادت خانہ، مطبخ خانہ بنوایا گیا۔

## پرتھوی راج کو دعوتِ اسلام

سادھورام اور راجے پال کے اسلام قبول کرنے اور شہر میں مقیم ہونے کے بعد خواجہ غریب نواز نے راجہ پرتھوی راج کو دعوتِ اسلام دی۔ راجہ پرتھوی راج نے قبول نہ کی۔ جب خواجہ غریب نواز سے اس کے انکار کا ذکر کیا گیا تو آپ کو سخت افسوس ہوا، آپ نے مراقبہ کیا۔ بعد ازاں فرمایا کہ:

”اگر یہ بد بخت ایمان نہ لایا تو میں اس کو اسلام کے لشکر کے حوالے زندہ گرفتار کرادوں گا“

## پرتھوی راج کا غریب نواز کو چھیڑنا

جب سے خواجہ غریب نواز راجہ جیمیر میں رونق افروز ہوئے تھے، پرتھوی راج کے دربار میں آپ کے متعلق بہت سی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی تھیں۔ پرتھوی راج اور اس کے درباریوں اور مقربین کو خواجہ غریب نواز کا اجمیر میں قیام سخت ناگوار تھا۔ وہ سب چاہتے تھے کہ آپ اجمیر سے تشریف لے جائیں۔

خواجہ غریب نواز کو پرتھوی راج سے اذیت پہنچی تھی آپ اس سے ناراض ہو گئے تھے۔ خواجہ غریب نواز اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان کش مکش برابر جاری تھی۔



ایک مرتبہ راجہ پتھورا کا ایک مسلمان ملازم خلوص دل سے شیخ معین الدین سہری  
 قدس سرہ کی خدمت میں مرید ہونے کی عرض سے حاضر ہوا۔ لیکن شیخ نے اسے مرید نہ کیا۔ اس  
 نے پتھورا سے جا کر کہا۔ پتھورا نے آپ سے دریافت کر لیا کہ آپ سے مرید کیوں نہیں کرتے؟  
 خواجہ غریب نواز نے مرید نہ کرنے کی تین وجوہات کہلا بھیجیں :  
 ” اول یہ کہ وہ شخص بہت زیادہ گنہگار، دویم یہ کہ وہ شخص جو دوسروں کے  
 سامنے اپنا سر جھکائے وہ ہمارا مرید ہونے کے ہرگز قابل نہیں۔ سوم یہ  
 کہ لوح محفوظ میں اس شخص کے لئے ایسا لکھا دیکھا ہے کہ وہ دنیا سے  
 بے ایمان جائے گا۔“

دوسری کش مکش کی وجہ یہ ہوئی کہ خواجہ غریب نواز کا ایک مرید پرتھوی راج کے یہاں  
 ملازم تھا۔ راجہ نے اس کو نقصان پہنچانا شروع کیا۔ اس شخص نے خواجہ غریب نواز کی خدمت  
 میں عرض کیا۔ خواجہ غریب نواز کی مرید نوازی مشہور ہے۔ آپ نے راجہ سے اس کی سفارش  
 کی۔ راجہ پرتھوی راج نے خواجہ غریب نواز کی سفارش نہ مانی اور کہنے لگا:  
 ” یہ شخص یہاں آکر غیب کی باتیں بیان کرتا ہے۔“

یہ بات خواجہ غریب نواز کے کان تک پہنچی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:  
 ” ہم نے پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے شکر اسلام کے حوالے کر دیا۔“  
 ایک تیسرا واقعہ حضرت بابا فرید گنج شکر اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:- آپ  
 قطب صاحب نے فرمایا:

” ایک مرتبہ میں شیخ معین الدین کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ ان دنوں  
 پتھورا (پرتھوی راج) زندہ تھا، اور کہا کرتا تھا کہ کیا اچھا ہو جو یہ فقیر

۱۔ اسرار الایار ص ۵۵ ۲۔ سیر الایار ص ۴۶ ۳۔ فوائد السالکین ص ۱۱۱، ملفوظات خواجگان چشت ص ۶



(غریب نوازؒ) یہاں سے چلے جائیں۔ یہ بات ہر شخص سے کہا کرتا تھا۔  
 شدہ شدہ یہ خبر شیخ معین الدینؒ نے بھی سُن لی اور اور درویش بھی اس  
 وقت موجود تھے۔ آپ (غریب نوازؒ) اس وقت حالت سُکر میں تھے۔  
 فوراً آپ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ ہی میں آپ کی زبان سے یہ کلمات  
 ادا ہوئے :

” ہم نے پتھوراکو زندہ ہی مسلمانوں کے حوالے کر دیا “

خواجہ غریب نوازؒ اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان تعلقات روز بروز کشیدہ ہوتے  
 گئے۔ راجہ پرتھوی راج اور اس کے مقربین خواجہ غریب نوازؒ کا بڑھتا ہوا اقتدار نہیں دیکھ  
 سکتے تھے۔ جب سے خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی  
 تھی، اس وقت سے راجہ پرتھوی راج کی ناراضگی اور کشیدگی میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ اس  
 لئے خواجہ غریب نوازؒ کا اقتدار کم کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ شہر میں اعلان کرایا کہ کوئی شخص خواجہ  
 غریب نوازؒ کے پاس نہ جائے اور اگر کوئی جائے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، اور اس کا  
 کھربار لٹوا دیا جائے گا۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ راجہ پرتھوی راج نے سخت غصہ میں ایک راجپوت سردار  
 کو ان سرداروں کی گرفتاری کے لئے بھیجا جو غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔  
 آخر کار راجہ پرتھوی راج نے ایک روز خواجہ غریب نوازؒ سے کہلا بھیجا کہ وہ کل (یعنی  
 محرم ۱۰۸۸ھ) تک اجیر سے چلے جائیں۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے جواب میں راجہ  
 صرکی حاج سے کہلا بھیجا :

” ہم تو جاتے ہیں مگر تم کو نکالنے والا شہاب الدین غوری بھی  
 غنقریب آتا ہے “



## شہاب الدین غوری کو آپ کا مرثدہ

شہاب الدین غوری نے خراسان میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو خواب میں دیکھا کہ خواجہ غریب نوازؒ اس کو تسلی دے رہے ہیں اور اس بے فرما رہے ہیں:

”خدا نے تعالیٰ نے ہندوستان کی سلطانی تجھے بخشی، جلد اس طر  
توجہ کر، اور راجہ پرتھوی راج، کو زندہ گرفتار کر کے سزا دے۔“

شہاب الدین غوری نے اپنا یہ خواب علماء و فضلاء سے بیان کیا۔ سب نے ایک زبان ہو کر اس خواب کی تعریف کی اور کہا کہ یہ خواب فتح و کامرانی کا مرثدہ ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج سے کہلا بھیجا تھا کہ ہم تو جاتے ہیں.... چنانچہ آپ نے اجمیر سے کوچ فرمایا۔

(۲)

اجمیر سے روانہ ہو کر حضرت خواجہ غریب نوازؒ اوش میں رونق افروز ہوئے۔ اوش سے آپ نے روانہ ہو کر ۵۸۸ھ مطابق ۱۱۹۲ء میں غزنین کو رونق بخشی۔ غزنین سے آپ شہاب الدین غوری کے لشکر کے ساتھ پشاور تک تشریف لائے۔

شہاب الدین پشاور سے ملتان روانہ ہوا، لیکن آپ بجائے ملتان جانے کے لاہور تشریف لے گئے۔ لاہور میں آپ نے سید حسن زنجانی سے ملاقات کی۔ آپ لاہور سے دہلی تشریف لے گئے اور شہاب الدین غوری جب فتح کے بعد اجمیر پہنچا تو اجمیر پہنچنے سے قبل آپ اجمیر میں دوسری بار رونق افروز ہوئے۔

بعض لوگوں نے خواجہ غریب نوازؒ پر یہ الزام لگانے کی کوشش کی ہے کہ آپ شہاب الدین



کے جاسوس کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لائے۔ یہ الزام لغو، بے بنیاد اور سراسر غلط ہے۔  
نواجہ غریب نواز نے ایک درویش تھے آپ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ آپ نے کسی بادشاہ  
کی کبھی ملازمت نہیں کی۔ سیم وزیر آپ کی نگاہ کیمیا اثر میں کوئی وقعت نہیں رکھتے تھے۔

## باب (۸)

### معرکہ جنگ

ترائن کی پہلی لڑائی جو ۱۱۹۱ء میں ہوئی، شہاب الدین غوری زخمی ہوا اور شکست  
کھا کر غزنین واپس چلا گیا۔ اس کو اپنی شکست کا بڑا رنج تھا۔ اس نے عہد کیا کہ جب تک  
فتح یاب نہ ہوگا چین سے نہ بیٹھے گا۔ غزنین پہنچ کر وہ دن رات لشکر جمع کرنے کی کوشش میں  
لگا رہا۔ اس کے رنج و غم اور عزم بالجزم کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ شکست کے بعد  
اس نے محل سرائے میں بستر پر سونا ترک کر دیا تھا۔ ہر قسم کا عیش و آرام اس نے اپنے اوپر  
حرام کر لیا تھا۔ انتقام کی آگ اس کے سینے میں بھڑک رہی تھی۔

بظاہر فتح و کامرانی سے ہم کنار ہونا دشوار نظر آتا تھا۔ لیکن ہندوستان میں آپس کی  
پھوٹ اور نا اتفاقی سے شہاب الدین غوری کو ایک امید افزا صورت نظر آتی تھی۔ شمالی  
ہندوستان میں چار حکومتیں تھیں۔



یعنی دہلی، آجمیر، قنوج اور گجرات۔ راجہ پرتھوی راج اجمیر کا حکمراں تھا۔ قنوج کی حکومت راجہ جے چند کے قبضہ میں تھی۔ راجہ پرتھوی راج اور راجہ جے چند میں ٹوک جھونک تھی۔ دونوں کی آپس میں مخالفت عداوت کے درجہ تک پہنچ گئی تھی۔ ایک دوسرے کے اقتدار سے جلتا تھا۔

راجہ جے چند نے راجہ پرتھوی راج کے اقتدار کو ختم کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ اس نے شہاب الدین غوری کو دہلی پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ سب اوپنچ نیچ سے اس کو مطلع کیا، پوری امداد کا اس سے وعدہ کیا اور راجاؤں کی راجہ پرتھوی راج کی مخالفت سے مطلع کیا۔

راجہ جے چند کے پیغام نے شہاب الدین غوری کی ہمت باندھی۔ ادھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی بشارت نے کہ :

اے شہاب الدین! خداوند تعالیٰ نے ہندوستان کی سلطنت تجھے عطا فرمائی ہے پس ہندوستان کی طرف جلد متوجہ ہو اور اس بد بخت راجہ کو زندہ گرفتار کر۔

اے شہاب الدین! خدائے تعالیٰ جل جلالہ! سلطانے ہند بہ تو عنایت فرمودہ است زود بریں جانب توجہ کن، و این بخت برگشتہ رازندہ بگیر۔

سلطان شہاب الدین غوری کو پورے طور پر آمادہ پیکار کر دیا۔ اس کو یقین ہو گیا کہ اب کی بار اس کو یقیناً کامیابی ہوگی اور اس کی گذشتہ شکست کی تلافی ہوگی۔ اس نے لشکر جمع کیا، سامان درست کیا اور بغیر کسی کوتاہی کے ہوتے ہندوستان کی طرف کوچ کیا۔ چلتے چلتے لشکر پشاور پہنچا۔ پشاور میں ایک پیر مرد سے شہاب الدین غوری کی ملاقات ہوئی۔ پیر مرد نے شہاب الدین غوری سے کہا کہ :

” اس جہم کا سامان تو ایک جنگِ عظیم کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں کھلتا کہ عزم کدھر کا ہے۔“

خواجہ غریب نواز



یہ الفاظ سن کر سلطان شہاب الدین غوری نے ایک سرد آہ کھینچی، اور کہا کہ تم کو نہیں معلوم کہ مجھ پر کیا گزری ہے۔ میں جس طرح جی رہا ہوں، میرا ہی دل جانتا ہے۔ پیر مرد نے جب تفصیل دریافت کی تو شہاب الدین غوری نے کہا کہ:

” اے پیر مرد! تو یقین جان کہ جس وقت سے میں نے راجپوت راجاؤں سے شکست کھائی ہے حرم سرا میں بستر پر نہیں سویا۔ اس دن سے آج تک کپڑے نہیں بدلے۔ خلیج، غور اور خراسان کے امیروں کا منہ نہیں دکھیا، وہ تمک حرام مجھے لڑائی میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔“

شہاب الدین غوری نے کہا کہ اب میرے لئے ایک ہی راستہ ہے، یا تو اپنی شکست کا بدلہ لوں اور یا لڑ کر مر جاؤں۔

پیر مرد نے شہاب الدین کی دل جوئی کی۔ اس کے حق میں دعا کی۔ اس کو فتح و کامرانی کا مشورہ سنایا اور فرمایا کہ:

” انشاء اللہ اس مرتبہ فتح ہوگی۔“

لیکن پیر مرد نے زور دیتے ہوئے کہا کہ: ”اب مصلحتِ وقت یہی ہے کہ آپ ان امیروں کا قصور معاف فرمادیں، ان کو اپنے روبرو بلائیں، ان کو عزت و آبرو بخشیں، تاکہ وہ جان لڑا کر لڑیں اور اپنی پہلی بدنامی کے دھبہ کو مٹائیں۔“

شہاب الدین پیر مرد کی اس تقریر کا بہت اثر ہوا۔ سلطانی لشکر پشاور سے روانہ ہو کر ملتان پہنچا۔ ملتان میں شہاب الدین نے دربار منعقد کیا۔ سب امیروں اور سرداروں کو بلایا۔ ان کی خطا معاف کی۔ پھر ان سے مخاطب ہو کر کہا:

” اے مسلمانو! سال گذشتہ اسلام کے دامن پر جو بدنامی لگا، اس

کا تدارک ہر مسلمان پر واجب ہے۔“

سب نے ایک زبان ہو کر شہاب الدین غوری کی آواز پر لبیک کہا اور پوری پوری



امداد و معاونت کا وعدہ کیا۔ سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر سلطان کو یقین دلایا کہ وہ اپنے وعدے سے ہٹنے والے نہیں۔

شہاب الدین غوری اس عہد و پیمان کے بعد ملتان سے روانہ ہو کر لاہور پہنچا، لاہور پہنچ کر اس نے رکن الدین حمزہ کو مع اپنے پیغام کے راجہ پرتھوی راج کے پاس اجیر روانہ کیا۔ شہاب الدین غوری کا پیغام راجہ پرتھوی راج کے نام یہ تھا:

” اطاعت قبول کرو ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ “

راجہ پرتھوی راج کو اس کے مُنہ چرٹھے چند ابھانٹ نے شہاب الدین غوری کا پیغام پہنچایا تو راجہ پرتھوی راج نے اس پیغام کو کوئی اہمیت نہ دی۔ اس کو اپنی طاقت پر ناز تھا، اپنی بہادری پر گھمنڈ تھا، اپنی شجاعت پر فخر تھا۔ راجپوتوں کی وفاداری اور راجاؤں کی امداد پر کئی اعتماد تھا۔ اور اپنی فوج اور اپنے ہاتھیوں پر زعم تھا۔ اسی غرور و نخوت و پندار اور زعم کی بنا پر راجہ پرتھوی راج نے شہاب الدین کو حسب ذیل جواب دیا:

ہماری بے شمار فوج کی تیار	عدت و حدت سپاہ بے کران
اور اس کا جوش و خروش تم کو معلوم ہوگا۔	ما معلوم تو شدہ خواہد بود، متواترو
ہر روز اطراف ہندوستان سے لشکر	متوالی روز بروز لشکر از اقصائے بلاد
پہنچ رہے ہیں۔ اگر اپنے پر تم کو رحم	ہندوستان می رسد۔ اگر رحم بر خود
نہیں آتا تو اپنی نامراد فوج پر ہی تم	نمی نمائی بریں جماعت نامراد کہ ہمراہ
کرو اور اپنے آنے سے پشیمان ہو کر	داری رحم کن و از آمدن خود پشیمان
واپس لوٹ جاؤ، ورنہ اس کے لئے	شدہ علم معاودت برافراز والا آمادہ
آمادہ و تیار ہو جاؤ کہ تین ہزار سے	باشید کہ فیلان صف شکن از

۷ فرشتہ

۷ فرشتہ جلد اول ص ۵۸



سہ ہزار متجاوزند پیادہ پائے تو پچی زائد صفت شکن ہاتھی، اور بے شمار پیادے  
تیر انداز کہ از حساب افز و نند بالشکر اور تیر انداز کل کے روز تمہارے لشکر پر  
کہ در میدان وہم فردا بر اردو شامی حملہ آور ہوں گے اور تم کو میدان جنگ  
دائیم و حریف را در عرصہ گیر و دار فیل تا میں فیل مات دی جائے گی۔ یعنی  
می سازیم۔ ہاتھیوں سے تمہاری فوج کو کچل دیا  
جائے گا۔

پرتھوی راج کو اپنی فتح و کامیابی پر پورا یقین تھا۔ اس جواب کے بعد، وہ جنگ  
کی تیاری میں مصروف ہو گیا۔ راجاؤں کو اطلاع کرائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں راجپوتوں  
کا ایک بہت بڑا لشکر راج پرتھوی راج کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گیا۔  
راج پرتھوی راج کی روانگی کے وقت مختلف رسومات انجام دی گئیں۔ آخر کار  
راج پرتھوی راج تھانیسر کے میدان میں مع ایک شان دار لشکر کے جا پہنچا۔ راج پرتھوی راج  
کے ساتھ تین ہزار ہاتھی، تین لاکھ سوار اور بے شمار پیادے تھے، ڈیڑھ سو راجاؤں  
کی فوجیں شامل تھیں۔

سلطان شہاب الدین غوری کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر تھا۔ دونوں  
فوجوں نے سرسوتی دریا کے پار مورچے لگائے۔  
راج پرتھوی راج کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا۔ اس لئے اس نے لشکر کی  
ترتیب پر زیادہ دھیان نہ دیا۔ ساری فوج نے بیک وقت حملہ کیا۔  
شہاب الدین غوری نے یہ عقل مندی کی کہ اس نے اپنی فوج کو چار حصوں میں  
تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کا سپہ سالار مقرر کر کے ہر ایک کو باری باری لڑنے کا حکم دیا۔  
راج پرتھوی راج کی فوج نے شہاب الدین غوری کی فوج کے چھکے چھڑا دیئے۔ بہادر راجپوت  
انتہائی بہادری سے لڑے۔ معرکہ جنگ و جدال بہت دیر تک ہوتا رہا۔ دوپہر کا وقت ہوا۔



راجہ پرتھوی راج ڈیڑھ سو راجاؤں کو لے کر ایک پٹر کے نیچے فروکش ہوا۔ سب نے یہ طے کیا کہ اب یا تو فتح یا موت۔ ان سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر قسمیں کھائیں۔ شربت کا ایک ایک پیالہ پیا۔ پان کا بیڑا چبایا، تلسی کی پتی زبان پر رکھی۔ کیسر کا ٹیکہ ماتھے پر لگایا، اور تازہ دم ہو کر میدان جنگ میں آئے۔

لب گھمان کی لڑائی شروع ہوئی۔ شہاب الدین غوری کو یکا یک خواجہ غریب نواز کی بشارت یاد آئی جس نے اس کی ہمت باندھی۔ اب اُس کی سمجھ میں یہ تدبیر آئی کہ اپنے خاص جوانوں کا تازہ دم دستہ میدان جنگ میں بھیجا جائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جانباز جوانوں کا یہ تازہ دم دستہ زندگی کو ہتھیلی پر رکھ کر میدان جنگ میں داخل ہوا۔ راجہ پرتھوی راج کی فوج لڑتے لڑتے تھک چکی تھی۔ اس کے لئے تازہ دم دستہ کا مقابلہ از بس دشوار تھا۔ کھانڈے راؤ مع — اور بہت سے راجاؤں کے مارا گیا۔ راجہ پرتھوی راج کی فوج میں ہل چل چم گئی۔

ابھی تھوڑا دن باقی تھا کہ شہاب الدین کی فوج غالب اور راجہ پرتھوی راج کی فوج مغلوب ہوئی۔ ترائن کی یہ جنگ ۵۸۹ھ مطابق ۱۱۹۲ء میں فیصلہ کن تھی۔ سلطان شہاب الدین غوری کو فتح اور راجہ پرتھوی راج کو شکست ہوئی۔ راجہ پرتھوی راج نے بھاگنا چاہا۔ لیکن وہ دریائے سرسوتی کے کنارے گرفتار ہوا۔ اور تیغ کیا گیا۔

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ راجہ پرتھوی راج کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ شہاب الدین نے اس کو گرفتار کر کے غزنی بھیج دیا۔ غزنی میں وہ کچھ دن زندہ رہا اور وہیں اس کی موت واقع ہوئی۔



راجہ پرتھوی راج کی شکست کے بعد شہاب الدین غوری آگے بڑھا۔ اس کا کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ سرستی، ہانسی، سمانہ، کہرام فتح کیا، اور پھر اجمیر پہنچا۔ یہاں تھوڑا بہت اس کا مقابلہ ہوا۔ وہ مخالفین پر غالب آیا۔ اجمیر پر شہاب الدین کا تسلط ہوا۔ اس نے پرتھوی راج کے لڑکے کو جس کا نام گولا تھا۔ اجمیر کا حاکم اپنی طرف سے مقرر کیا، اور اس سے یہ وعدہ لیا کہ وہ فرماں بردار رہے اور خراج برابر ادا کرتا رہے۔

## شہاب الدین غریب نواز کے قدموں میں

یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس وقت شہاب الدین غوری اجمیر میں داخل ہوا تو شام ہو چکی تھی، مغرب کا وقت تھا۔ اتنے میں اُس نے اذان کی آواز سنی۔ اذان کی آواز سن کر سخت تعجب ہوا۔ اس نے معلوم کیا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے اس کو بتایا گیا کہ ایک فقیر کچھ دنوں سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ آواز وہاں سے آرہی ہے۔ شہاب الدین نے ادھر کا راستہ لیا۔ جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ خواجہ غریب نواز امامت فرما رہے تھے۔ شہاب الدین غوری جماعت میں شریک ہو گیا۔ نماز ختم ہوئی، یکایک شہاب الدین غوری کی نگاہ خواجہ غریب نواز کے چہرہ پر پڑی۔ یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ وہی بزرگ میں جنہوں نے اس کو فتح و کامرانی کی بشارت دی تھی۔

شہاب الدین آگے بڑھا، اور خواجہ غریب نواز کے قدموں پر گر پڑا۔ بہت دیر تک روتا رہا۔ جب رونے سے فارغ ہوا۔ خواجہ غریب نواز کی خدمت بابرکت میں باادب بیٹھا اور خواجہ غریب نواز سے درخواست کی کہ وہ اس کو مریدی کا شرف بخشیں، خواجہ غریب نواز نے ازراہ عنایت و شفقت اس کی درخواست منظور فرمائی اور اس کو مریدی کے شرف سے نوازا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس وقت شہاب الدین غوری خواجہ غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت قاضی حمید الدین ناگواری اجمیر میں موجود تھے بلکہ



اس ملاقات کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے شہاب الدین غوری کو اپنے مریدوں  
میں شامل کیا۔ اور ناطع شاہ سے ملنے کا حکم دیا۔ اس وقت شہاب الدین غوری کے  
ساتھ راجہ جے چند جو قنوج کا راجہ تھا، وہ بھی تھا۔

کچھ دن اجیر میں قیام کر کے شہاب الدین غوری دہلی آیا۔ دہلی کے حاکم  
نے تحائف پیش کئے۔

شہاب الدین غوری قطب الدین ایبک کو دہلی میں اپنا نائب مقرر کر کے  
ہندوستان سے واپس چلا گیا۔



## باب (۹)

### روانگی بغداد اور واپسی اجمیر

خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیر و مرشد کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آپ کے پیر و مرشد اس وقت بغداد میں مقیم تھے چنانچہ خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیر و مرشد کی قدم بوسی کے واسطے بغداد کا ارادہ کیا۔ اس وقت قاضی قدوة الدین عرف قاضی قدودہ نے جو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ کے مشورہ سے اودھ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

خواجہ غریب نوازؒ ۵۹۸ھ میں اجمیر سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ بغداد پہنچ کر وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ اور پھر ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ بغداد سے روانہ ہو کر آپ بلخ میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے احمد خنزریؒ کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ خواجہ غریب نوازؒ کا معمول تھا کہ آپ سفر میں تیر و کمان، چقماق اور نمک دان ساتھ رکھتے تھے۔ جب کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ ہوتا تو آپ جنگل میں پرند کا شکار کرتے اور اس سے روزہ افطار کرتے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ ایک باغ میں جا پہنچے۔ یہ باغ بلخ کے مشہور فلسفی اور فاضل حکیم کا تھا، جو علم اور فلسفہ میں پوری مہارت رکھتا تھا۔ لیکن اس فلسفی



کو تصوف، صوفی اور مشائخ سے کوئی عقیدہ نہ تھا۔ اس کا نام ضیاء الدین تھا۔ اور لوگ تعظیماً اس کو حکیم ضیاء الدین اور مولانا ضیاء الدین کہہ کر پکارتے تھے۔ بلخ کے قریب ہی موضع زینا تھا۔ اس موضع میں مولانا ضیاء الدین اس مدرسے میں علوم و حکمت و فلسفہ کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس کی قابلیت کا شہرہ دور دور تک تھا۔

جس دن خواجہ غریب نوازؒ کا اس باغ میں گذر ہوا، اس دن روزہ افطار کرنے کے واسطے آپ نے کلنگ کا شکار کیا تھا۔ کلنگ تو آپ نے خادم کے حوالے کیا، اور خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ اتنے میں مولانا ضیاء الدین آپہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو نماز میں منہمک اور خادم کو کلنگ کے کباب بنانے میں مشغول دیکھ کر وہ رُک کر کھڑے ہو گئے اور خادم سے دریافت کیا کہ تم کون ہو، کہاں سے آئے ہو، یہ کباب کس کے لئے بنا رہے ہو اور یہ بزرگ جو نماز پڑھ رہے ہیں، کون ہیں۔ خادم نے سب سوالوں کا جواب دیتے ہوئے آخر میں کہا:

”بشہرہ آفاق بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی ہیں۔“

یہ سن کر مولانا ضیاء الدین دل میں خوش ہوئے کہ اب اس کو حضرت غریب نوازؒ سے فلسفیانہ دلائل کی روشنی میں اولیاء اللہ اور مشائخ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملے گا۔ اور ان کو یقین تھا کہ خواجہ غریب نوازؒ سے گفتگو کر کے وہ ان کو (خواجہ غریب نوازؒ) کو اپنا ہم خیال بنا لیں گے۔

اس خیال سے حکیم ضیاء الدین وہیں رُک گئے، اور انتظار کرنے لگے کہ خواجہ غریب نوازؒ کب نماز ختم کرتے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نماز سے فارغ ہوئے، مولانا ضیاء الدین نے سلام کیا۔ افطار کا وقت ہوا خادم نے کلنگ کے کباب پیش کئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر کلنگ کی ایک ٹانگ اٹھائی اور مولانا ضیاء الدین کو دوسری ران میں سے آپ نے خود تھوڑا سا کھایا۔

مولانا ضیاء الدین کا کلنگ کی ٹانگ کا کھانا، زندگی میں انقلاب کا آنا تھا۔ مولانا



نے جوں ہی ٹانگ کھائی، فوراً ہی بے ہوش ہو گئے۔ دل سے تاریکی دور ہو گئی، حجابات اٹھ گئے، اسرار الہی آپ پر ظاہر ہوئے، اپنا فلسفہ، منطق اور حکمت اور علم سب بھول گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے بچے ہوئے کھانے میں سے تھوڑا سا مولینا ضیاء الدین کے منہ میں ڈالا۔ مولانا کو ہوش آیا، خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر گرے۔ صدق دل سے اپنے خیالاتِ فاسدہ سے توبہ کی۔

غرض تاریکی سے روشنی میں آئے۔ فلسفہ کی کتابیں پانی میں ڈبو دیں۔ خواجہ غریب نوازؒ سے استدعا کی کہ وہ اس کو اور اس کے شاگردوں کو شرفِ مریدی بخشیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے مولانا ضیاء الدین کی درخواست قبول فرمائی۔ مولانا ضیاء الدین اور ان کے شاگردوں کو اپنے حلقہٴ مریدین میں شامل فرمایا۔ مولانا ضیاء الدین کچھ عرصے تک غریب نواز رح کی صحبت میں رہے اور فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو فرقہٴ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

خواجہ غریب نوازؒ کو شہرت اور مخلوق کا اثر دہام پسند نہ تھا۔ جب آپ کی شہرت ہونے لگی، اور مخلوق کا اثر دہام بڑھنے لگا تو آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ بلخ سے روانہ ہو کر آپ غزنی پہنچے، غزنی سے لاہور، اور لاہور سے دہلی اور دہلی سے اپنے مستقر اجمیر تیسری بار تشریف لے آئے۔

(۳۱)

کچھ دنوں اجمیر میں قیام فرمانے کے بعد حضرت خواجہ غریب نوازؒ خراسان تشریف لے گئے۔ دورانِ قیام خراسان میں آپ تصنیف و تالیف میں منہمک رہے۔ پھر آپ نے دہلی کا قصد کیا، اور سلامت اور سلامت کے درمیان آپ خراسان سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ کچھ دن دہلی میں قیام فرما کر آپ اجمیر چوتھی بار واپس تشریف لے آئے۔



## تاراگڑھ پر شب خون کا واقعہ

حضرت سید حسین مشہدی جنگ سوار مشہد مقدس کے سادات سے ہیں۔ آپ حضرت امام زین العابدین کی اولاد میں ہیں۔ آپ جہاد کی نیت سے شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔ قطب الدین ایبک نے آپ کو اجمیر کا داروغہ مقرر کر دیا تھا۔ راجپوتوں نے ایک خفیہ سازش کی، اور رات کے وقت تاراگڑھ پر حملہ کیا۔ حضرت سید حسین جنگ سوار نے مقابلہ کیا۔ خوب بہادری سے لڑے اور بہت سے ساتھیوں کے ساتھ آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کا مزار تاراگڑھ پر ہے۔ آپ جنگ سوار کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کی وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ شب خون کا واقعہ ۵۹۸ھ میں پیش آیا۔

بعض کی رائے ہے کہ آپ کی شہادت ۵۹۲ھ میں ہوئی۔  
بعض کا خیال ہے کہ آپ نے ۵۹۶ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کا عرس سراپا قدس ہر سال ۱۷ رجب کو ہوتا ہے۔

۱۷ احسن السیر ۱۲۲، ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳  
۲۵۵ خزینۃ الاصفیاء جلد اول ص ۲۵۵



## باب (۱۰)

### اجمیر سے سفر دہلی بعد سلطان لتمش

خواجہ غریب نوازؒ جب خراسان سے ہندوستان تشریف لائے، اس وقت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بغداد میں مقیم تھے۔ جب خواجہ قطب صاحبؒ کو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہندوستان تشریف لے سے تو آپ نے بھی خواجہ غریب نوازؒ کی قدم بوسی کے شوق میں ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت قطب صاحبؒ بغداد سے ملتان ہوتے ہوئے دہلی پہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ اس وقت اجمیر پہنچ چکے تھے۔ حضرت قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ بھیجا جس میں آپ نے قدم بوسی کی خواہش ظاہر کی، اور خدمت میں حاضر ہونے اجازت چاہی۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اس درخواست کے جواب میں قطب صاحبؒ کو لکھا کہ:

”دہلی کا کارِ ولایت تمہارے سپرد ہے، تم وہیں سکونت رکھو، کچھ دن بعد ہم خود دہلی آئیں گے۔“

اس جواب کے کچھ ہی دن بعد خواجہ غریب نوازؒ اجمیر سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ قطب صاحبؒ کی خانقاہ میں قیام فرما کر قطب صاحبؒ کو عزت بخشی۔ خواجہ قطب صاحبؒ نے سلطان شمس الدین لتمش کو خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کی اطلاع کرنا چاہی۔ لیکن آپ نے خواجہ



غریب نوازؒ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

آپ کی دہلی میں آمد کی خبر چھپنے والی کب تھی۔ سلطان شمس الدین، امراہ خواص اور عوام کو معلوم ہو گیا کہ آفتاب چشتیاں حضرت خواجہ غریب نوازؒ دہلی میں تشریف فرما ہیں۔ سب آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں جوق در جوق آنے لگے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے دوران قیام دہلی میں عرفان کی دولت جی بھر کے لٹائی۔ قطب صاحبؒ کے حصہ میں گراں مایہ نعمت آئی۔ ہر شخص اپنی قابلیت اور استطاعت کے مطابق آپ سے فیض یاب ہوا۔ جب سب فیض یاب ہو چکے، اور خواجہ غریب نوازؒ کی روانگی کا وقت آیا تو آپ نے خود ہی خواجہ قطب صاحب سے دریافت فرمایا:

” تمہارے مریدوں میں سے کیا کوئی نعمت پانے سے رہ گیا ہے؟“

خواجہ قطب صاحبؒ نے عرض کیا:

” مسعودی (بابا فرید الدین گنج شکر) رہ گیا ہے۔ وہ چلہ میں بیٹھا ہے۔“

یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ کھڑے ہو گئے اور قطب صاحبؒ سے مخاطب ہو کر

فرمایا: ” آؤ اُسے دیکھیں۔“

دونوں حضرات بابا فرید گنج شکرؒ کے چلہ پر گئے۔ دروازہ کھولا تو دیکھا، کہ بابا صاحبؒ

بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اتنے کم زور ہو گئے تھے کہ تعظیم کے واسطے کھڑے نہ ہو سکے۔

باچشم پُر آب سر نیاز زمین پر رکھ دیا۔

بابا فرید گنج شکرؒ کا یہ حال دیکھ کر خواجہ غریب نوازؒ نے خواجہ قطب سے فرمایا کہ:

” اے قطبؒ کب تک اس بجا رکھو مجاہد میں گھلاؤ گے،

آؤ اُسے کچھ عطا کریں۔“

۱۰ خزینۃ الاصفیاء، جلد اول ص ۲۶۸ ۱۰ مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۹۹



یہ کہہ کر خواجہ غریب نوازؒ نے بابا فرید گنج شکرؒ کا داہنا ہاتھ پکڑا اور قطب صاحبؒ نے بایاں بازو پکڑا۔ اس طرح ہر دو حضرات نے بابا صاحبؒ کو کھڑا کیا۔ پھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے آسمان کی طرف مُنہ کر کے بارگاہِ ایزدی میں بابا صاحبؒ کے واسطے دعا فرمائی، اور عرض کیا:

”خدا یا ہمارے فریدؒ کو قبول فرما اور اکل درویش کے مرتبہ پہنچا،“  
غیب سے ندا آئی:

”ہم نے فریدؒ کو قبول کیا، یہ وحیدِ عصر ہوگا۔“

یہ الفاظ سن کر بابا صاحبؒ کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی۔ پھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے خواجہ قطب صاحبؒ کو ہدایت فرمائی کہ:

”اسمِ اعظم جو خواجگانِ چشت میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے اسے تلقین کرو۔“  
اس اسمِ اعظم کی برکت سے بابا صاحبؒ خدا رسیدہ ہو گئے۔ علم لدنی کا انکشاف آپ پر ہوا، اور حجابات کے پردے اٹھ گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحبؒ کو خلعت عطا فرما کر سرفراز فرمایا۔ قطب صاحبؒ نے بابا صاحبؒ کو دستار و شال اور خلافت کے دیگر لوازمات عطا فرمائے۔  
خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحبؒ کے متعلق پیشین گوئی فرمائی اور قطب صاحبؒ کو مخاطب کر کے فرمایا:

”قطب! بڑے شہباز کو دام میں لائے اس کا آشیانہ سدرۃ المنتہیٰ ہوگا۔“

ایک شاعر نے جو اس مبارک موقع پر موجود تھا، فی البدیہہ حسب ذیل اشعار پڑھے:

بخشش کو نین از شیخین شد در باب تو	بادشاہی یافتن از بادشاہان جہاں
مملکت دنیا و دین گشتہ مسلم بر ترا	عالم کن گشتہ اقطاع تو اے شاہ جہاں



اسی زمانے میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ دہلی تشریف لائے، خواجہ غریب نوازؒ کو قدم بوس ہونے کا شرف عطا کیا۔ آپ ذی الحجۃ کو دہلی رونق افروز ہوئے، اور تین سال تک قیام فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دہلی میں تشریف آوری کے متعلق اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

بدانکہ مصنف این ملفوظا معین الدین	ان ملفوظات کے مصنف معین الدین
حسن سنجری می گوید کہ در مدت	حسن سنجری کہتے ہیں، کہ میں بہ حالت
بست و دو سال در مسافر خدمت	مسافرت بائیس سال تک بسلسلہ
حضرت ملازمت برائے تلقین و	حصول معرفت و اصلاح باطن اپنے
ارشاد و دریافتن معرفت جذبہ اصلاح	پیرومرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
باطن صحبت تربیت مرشد کامل رکاب	کے ہمراہ دوران مسافرت
خدمت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ	حاضر خدمت رہا۔
علیہ بودم۔	

چوں بعد از مدت مدید خواجہ	مدت مدید کے بعد خواجہ عثمان
عثمان ہارونیؒ در شہر دہلی رسید	ہارونیؒ شہر دہلی میں تشریف فرما
مقام خلوت گاہ در غرۃ ماہ ذی الحجہ	ہوئے اور بتاریخ غرہ ماہ ذی الحجہ
معتکف گشت این مصنف برائے	ایک تنہائی کی جگہ حضرت نے اعتکاف
عزالت و خلوت سکونت مقام	فرمایا۔ اس مصنف نے اپنے واسطے
التماس نمود۔	مقام خلوت و سکونت کے لئے عرض کیا۔

خواجہ فرمود معین الدین مدت	حضرت نے فرمایا معین الدین
چند روز دیگر در صحبت ماہاش تا از	چند روز اور ہماری صحبت میں رہو



تربیت تلقین استقامت عالم سیر و  
 طیر کمالیت رسام ، بعد ازاں در  
 مقام اجیر سکونت گیری ۔  
 ہم دریں حکایت دو ماہ  
 ذی الحجہ سلطان شمس الدین طالب  
 صادق برائے ملاقات خواجہ عثمان  
 ہارونی آمد ۔ بعد ملاقات متکلم شد  
 سوگند سوال کر دو گفت بحق  
 اے خدا کے شمارا جاں دادہ براہ  
 حقیقت سوئے معرفت حق تعالیٰ  
 راہ راست نمودہ است بصدق  
 آمدہ ام ۔ مارا راہ حقیقت سوئے  
 معرفت حق تعالیٰ پیوستن استقامت  
 قوت حضرت راہ راست نمایند  
 لطف بیعت ارادت از تربیت  
 قبول کنند ۔  
 بدانکہ چون خواجہ عثمان ہارونی  
 سلطان را طالب صادق دانسان  
 کامل شناخت ۔ بعد صحبت تربیت  
 کلاہ ارادت حوالہ کرد ۔ اما بدانکہ چون  
 خلیفہ دہلی مدت از صحبت تربیت  
 تا کہ تربیت و تلقین کی استقامت کے  
 عالم سیر و طیر تک پہنچا دوں ۔ بعد ازاں  
 اجیر میں سکونت پذیر ہونا ۔  
 اس گفتگو کے درمیان میں تاریخ  
 ۲ ماہ ذی الحجہ طالب صادق سلطان  
 شمس الدین حضرت خواجہ عثمان ہارونی  
 کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ۔ بعد ملاقات  
 قسم کے ساتھ عرض کیا ۔ اس خدا کے لئے  
 جس نے حضرت کو جان عطا فرمائی ہے  
 اور حقیقت کے راستے سے معرفت الہی  
 کی طرف رہنمائی کی ہے ۔ میں صدق  
 دل سے حاضر ہوا ہوں ۔ مجھے حقیقت الہی  
 کی معرفت کی طرف لگنے کی پوری  
 قوت کے ساتھ رہنمائی فرمائیے ۔  
 اور لطف بیعت ارادت کے ساتھ  
 میری تربیت فرمانا قبول فرمائیے ۔  
 خواجہ عثمان ہارونی نے سلطان  
 کو طالب صادق اور انسان کامل پا کر  
 صحبت تربیت کلاہ ارادت عطا فرمائی  
 خلیفہ دہلی نے مدت تک صحبت تربیت  
 خواجہ عثمان ہارونی سے مستفیض ہو کر



خواجہ عثمان ہارونی دریا فتن استقامت  
گرفت و تادمت سے سال از مہمات  
اعراض کردہ خواجہ عثمان ہارونی  
مرضام درویشان اضعف العباد  
معین الدین حسن سنجری فرمود کبرائے  
استقامت تربیت طالب صادق  
سلطان شمس الدین از آیات و حدیثات  
و قول مشائخ رحمۃ اللہ علیہم در تعریف  
معانی ادبیات، نظمت، منقولات  
اولیاء از سخن ہائے کبار ملفوظات  
تصنیف کن کہ در سفر و حضر ملازمت کند  
تا دل سلطان تفرق و خطرات غیر اللہ  
نفسانی کلی باز آید، بکشف کرامات  
اظہار کمالیت رسد۔

کلی استقامت حاصل کر لی، تین سال  
تک مہمات سے اعراض کر کے خواجہ  
عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے خدام  
درویشان اضعف العباد معین الدین حسن  
سنجری سے فرمایا کہ طالب صادق سلطان  
شمس الدین کی استقامت تربیت  
کے لئے آیات و حدیثات و قول مشائخ  
تعریفات، معانی، ادبیات، نظمت  
منقولات، اولیاء سخن ہائے کبار سے  
سے ملفوظات تصنیف کرو جو سفر و حضر  
میں بادشاہ کے کام آئے، اور اس کا  
دل تفرق و خطرات غیر اللہ نفسانی سے  
بالکل بازر ہے اور کشف و کرامات کے  
اظہار سے کمالیت کو پہنچے۔

بدانکہ بعد مسافرت خواجہ عثمان  
ہارونی مدتے خلیفہ دہلی استقامت  
تربیت صحبت مصنف گرفت در مطالع  
ملازمت گنج اسرار سالک راہ گشت  
بعنایت اللہ تعالیٰ استقامت  
قرب حضرت عنقریب الایام بکشف  
کرامات اظہار اتصال مع اللہ کمالیت

خواجہ عثمان ہارونی کے تشریف  
لے جانے کے بعد خلیفہ دہلی استقامت  
تربیت کے لئے ایک مدت تک مصنف  
کی صحبت میں ملازمت گنج اسرار کے  
مطالعہ میں مصروف رہا۔ بعنایت اللہ  
تعالیٰ عنقریب ہی عرصہ استقامت قرب  
حضرت اور بکشف و کرامات اظہار



یافت ویکے از واصلان حق گشت اتصال مع اللہ کمالیت حاصل کی اور  
 بعدہ مصنف بر حکم فرمان خواجہ واصلان حق میں سے ہو گیا بعدہ مصنف  
 عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ در مقام نے حسب الحکم خواجہ عثمان ہارونی  
 اجیر سکونت گرفت۔ اجیر میں سکونت اختیار کی۔

اسی زمانے میں جب کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی اور خواجہ غریب نواز دہلی میں  
 مقیم تھے۔ شیخ سعدی شیرازی جو مشہور شاعر اور "گلستاں" اور "بوستاں" کے مصنف  
 ہیں دہلی آئے اور ہر دو حضرات سے ملے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے دہلی سے کوچ فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے  
 بہ چشم پر غم آپ کو خدا حافظ کہا۔ خواجہ غریب نواز نے سلطان شمس الدین التمش کو "گنج اسرار"  
 کے رموز کی تعلیم دینے کی غرض سے دہلی میں کچھ مدت تک اور قیام فرمایا اور پھر دہلی سے  
 اجیر واپس تشریف لائے اور اجیر میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

(۳)

خواجہ غریب نواز نے سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں دوسری بار ۱۲۲۷ھ  
 مطابق ۱۲۲۲ء میں دہلی کو زینت بخشی۔ اس مرتبہ آپ کا یکایک دہلی جانا ہوا۔ دہلی میں کسی  
 کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی یہاں تک کہ خواجہ قطب صاحب کو بھی اطلاع نہ تھی۔  
 دہلی اچانک تشریف لے جانے کی وجہ یہ تھی کہ

ایک کاشت کار نے خواجہ غریب نواز سے عرض کیا کہ میرے کھیت کی پیداوار  
 حاکم نے ضبط کر لی ہے۔ کہتا ہے کہ جب تک شاہی فرمان نہ لاؤ گے، اس میں سے کچھ نہ  
 پاسکو گے۔ لہذا حضرت کی امداد کا خواہاں ہوں تاکہ اس سال کے خرچ سے نجات ملے۔

۱۰ قلمی نسخہ گنج اسرار ۴۱۳ ۵۰ وقائع شاہ معین الدین چشتی ص ۴۹، ۵۰۰



کیونکہ میری روزی کا وسیلہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔“

خواجہ غریب نواز نے دریافت فرمایا:

” بعد ازاں حاکم کیا کرے گا؟ “

کسان نے عرض کیا:- ” جو حکم سلطان کا ہوگا، اس کے مطابق

عمل کرے گا۔“

خواجہ غریب نواز نے فرمایا:- ” اگر استمراری فرمان دستیاب ہو جائے تو

ہمیشہ کے لئے یہ تکلیف دور ہو جائے۔“

کسان نے عرض کیا کہ:- ” اگر حضور قطب صاحب کو سفارشی خط لکھ دیں تو

استمراری یا میعادی فرمان مل جائے گا۔“

خواجہ غریب نواز نے غور و تامل کے بعد فرمایا:-

” اگرچہ سفارش سے تیری مقصد برآری آسان ہے، مگر اللہ تعالیٰ

نے مجھے تیرے کام کے لئے متعین کیا ہے۔ لہذا میرے ساتھ چل۔“

پس خواجہ غریب نواز کسان کی حاجت براری کے واسطے دہلی روانہ ہونے

کے لئے تیار ہوئے۔ جب آپ کسان کو ساتھ لے کر دہلی جانے لگے تو آپ کے فرزند خواجہ

فخر الدین نے اپنے موضع ماندن کی معافی کے لئے سلطان شمس الدین التمش سے سفارش

کرنے کو آپ سے (خواجہ غریب نواز) عرض کیا۔

دہلی میں کسی کو آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی۔ راستے میں ایک شخص ملا، اس کو خواجہ

غریب نواز کی آمد کا تعجب تھا۔ وہ قطب صاحب کے پاس پہنچا اور خواجہ غریب نواز

کی آمد کی اطلاع آپ کو کی۔ آپ نے سلطان شمس الدین التمش کو اطلاع کی۔ سلطان نے

آپ کا شاندار استقبال کیا۔



قطب صاحبؒ کو جستجو تھی کہ اچانک دہلی تشریف لانے کی وجہ خواجہ غریب نوازؒ سے دریافت کریں۔ چنانچہ لوگوں کے چلے جانے کے بعد خواجہ قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے دریافت کیا۔

” بلا اطلاع یکبارگی حضور کے تشریف لانے کا کیا سبب ہے؟ “

خواجہ غریب نوازؒ نے کسان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

” اس کے کام کے لئے آیا ہوں “

قطب صاحبؒ نے عرض کیا کہ:

” حضور کے خادموں میں سے کوئی بھی سلطان سے عرض کرتا تو اس شخص کا کام

ہو جاتا۔ اس کام کے لئے حضور کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ “

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا:

” یہ ٹھیک ہے مگر اہل اسلام ذلت اور غربت کے وقت خدا کی رحمت سے

قریب ہوتا ہے۔ جب یہ شخص میرے پاس آیا تھا بہت رنجیدہ تھا میں نے مراقب ہو کر

دربار ایزدی میں اس کے متعلق عرض کیا۔ ارشاد ہوا:

” رنج و غم میں شریک ہونا عین بندگی ہے۔ پس میں بہ سبب بندگی حق تعالیٰ

خود یہاں آیا ہوں۔ “

قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے عرض کیا: ” آپ کے تشریف لیجانے

کی ضرورت نہیں ہے، حضور قیام فرمائیں، میں جاتا ہوں “

چنانچہ قطب صاحبؒ سلطان شمس الدین التمش کے پاس تشریف لے گئے اور

کسان کا معاملہ کسان کے حق میں طے کرادیا اور موضع ماندن کی معافی کا فرمان خواجہ

فخر الدینؒ کے حق میں حاصل کیا۔



# شیخ نجم الدین صغریٰ کا خراب برتاؤ

۱۲۲۲ء مطابق ۱۲۶۱ھ

خواجہ غریب نوازؒ کا دہلی میں قیام نہ صرف باعث خیر و برکت تھا بلکہ دہلی والوں کے لئے باعث افتخار و مسرت تھا۔ ہر طبقے اور ہر مکتب خیال کے لوگ خواجہ غریب نوازؒ سے ملنے کے لئے جوق در جوق آتے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو تعجب تھا کہ سب تو ملنے آئے لیکن شیخ نجم الدین صغریٰ جن سے کہ خراسان میں ملاقات بھی ہو چکی تھی نہ آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ ازراہ نوازش و باتباع خلق محمدیؐ نفس نفیس خود ان سے ملنے ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔

اس وقت شیخ نجم الدین صغریٰ ایک عمو مو تعمیر کر رہے تھے۔ نہ تو انہوں نے خواجہ غریب نوازؒ کا استقبال کیا اور نہ آپ کی طرف التفات برتا اور نہ کوئی توجہ کی۔ خواجہ غریب نوازؒ کو یہ بات گراں گذری۔ آپ نے شیخ نجم الدین صغریٰ سے فرمایا:

” اے نجم الدین! ایسی کیا تجھ پر بلا آئی کہ شیخ الاسلامی کے نشے میں

انسانیت سے درگزر اور راہ و رسم دیرینہ اور وضع داری قدیم کو

یکبارگی ترک کیا؟

یہ سن کر شیخ نجم الدین صغریٰ شرمندہ ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر

سر رکھا۔ معذرت چاہی اور عرض کیا:

” میں پہلے جیسا آپ کا مخلص تھا، ویسا ہی اب بھی ہوں۔ مگر قطب الدین

کاکئیؒ نے میری منزلت برباد کر دی ہے، جب سے وہ آپ کا مرید ہوا

آیا۔ سے تمام مخلوق اس کی طرف رجوع ہے۔ میں برائے نام شیخ الاسلام

ہوں، کوئی میری پرستش نہیں کرتا۔“



یہ سن کر غریب نوازؒ مسکرائے اور فرمایا :  
 ” تو خاطر جمع رکھ۔ میں اس بار گراں کو، جو تیرے دل پر ہے اپنے ہمراہ  
 اجمیر لے جاؤں گا۔“

یہ فرما کر خواجہ غریب نوازؒ وہاں سے واپس تشریف لے آئے یہ  
 دہلی سے اجمیر کو روانگی کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحبؒ کو اپنے ہمراہ  
 لیا۔ جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو ایک ہل چل چم گئی۔ لوگوں کو قطب صاحبؒ کی مفارقت  
 گوارا نہ تھی۔ لوگ آپ کے پیچھے ہوئے۔ سلطان شمس الدین التمش کو جب یہ خبر ملی تو وہ خواجہ  
 غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور بصد عجز و نیاز عرض کیا:  
 ” حضور! قطب صاحبؒ کو اجمیر نہ لے جائیں، یہیں رہنے دیں۔“  
 خواجہ غریب نوازؒ راضی ہو گئے، آپ نے قطب صاحبؒ سے فرمایا کہ:  
 ” بابا قطب! تم یہیں رہو، تمہارے جانے سے اہل شہر پریشان و  
 بیقرار ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اتنے لوگوں کے دلوں کو تمہاری آتش  
 جدائی سے کباب کروں۔ میں نے اس شہر کو تمہاری حمایت میں چھوڑا۔“  
 چنانچہ قطب صاحبؒ واپس اپنے مقام پر آ گئے۔ لیکن خواجہ غریب نوازؒ کی  
 خدمت میں آتے جاتے رہے یہ۔

۱۰ سیر العارفين ص ۲۲، ۲۳ ۱۱ جواہر فریدی ص ۵۰، سیر العارفين ص ۲۲، ۲۳



# باب (۱۱)

## ازواج و اولاد

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا شادی کرنے کا خیال نہ تھا۔ لیکن سرورِ عالم حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ کو ازدواجی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ ایک سب خواجہ غریب نواز سرورِ عالم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ سرورِ عالم نے ارشاد فرمایا :

” اے معین الدین! تو ہمارے دین کا معین ہے، تجھے ہماری سنت ترک نہ کرنی چاہئے“

ملک خطاب حاکم قلعہ پٹلی جہاد میں ایک راجہ کی لڑائی کو گرفتار کر کے اسی رات کو لائے۔ خواجہ غریب نواز نے اس لڑائی کا نام اُمّۃ اللہ رکھا اور بطور مالِ غنیمت اپنے تصرف میں لائے۔ پس خواجہ غریب نواز کی پہلی شادی سنہ ۹۴۲ھ مطابق ۱۵۳۵ء میں ہوئی۔ بی بی اُمّۃ اللہ کے بطن سے خواجہ فخر الدین، خواجہ حسام الدین اور بی بی حافظہ جمال پیدا ہوئیں۔

۱۳۵ سیرۃ اقطاب ص ۱۳۵ ، اقتباس الانوار ص ۱۴۲



## دوسری شادی

سید وجیہ الدین مشہدی کو اپنی لڑکی بی بی عصمت اللہ کی شادی کی فکر ہمہ وقت رہتی تھی۔ لڑکی سن بلوغ کو پہنچ چکی تھی اور بظاہر کوئی بزرگ شخص نہیں ملتا تھا کہ جس سے ان کا نکاح کر دیں۔ ایک رات انھوں نے حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ جناب امام فرماتے ہیں:

” اے فرزند! رسول خدا کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدین کے ساتھ کر دو۔“

شیخ وجیہ الدین نے اس خواب کا ذکر خواجہ غریب نواز سے کیا۔ خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ:- ” اگرچہ میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں، مگر بموجب ارشاد نبوی یہ رشتہ قبول کرتا ہوں۔“

پس آپ نے دوسری شادی بی بی عصمت اللہ سے سال ۱۲۲۳ھ مطابق ۱۸۰۷ء میں کی۔ آپ کے لطن سے شیخ ابو سعید پیدا ہوئے۔



## باب (۱۲)

### وفات شریف

حضرت خواجہ غریب نوازؒ زندگی میں موت کو عزیز رکھتے تھے۔ آپ کی آخری مجلس کے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی وفات سے آگاہ تھے۔ خواجہ قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

روز پنج شنبہ مجلسِ آخریں بود۔  
در مسجد جامع اجمیر دولت پائے بوس  
حاصل شد۔ درویشان و عزیزان  
و مریداں برابر بودند، سخن در حکایت  
ملک الموت بود۔ بر لفظ مبارک راند کہ  
دنیا بے ملک الموت چہ نیرزد۔  
گفتند چرا، گفت ازاں کرد  
حدیث مسطور است۔ قال النسبی  
علی اللہ علیہ وسلم۔  
جمعات کا دن تھا اور یہی آخری  
صحبت تھی۔ اجمیر کی جامع مسجد میں  
قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اہل اللہ  
معززین اور عقیدت مند سبھی موجود  
تھے، ملک الموت پر بات چلی۔ ارشاد  
ہوا کہ ملک الموت کے بغیر دنیا کی کیا قیمت  
لوگوں نے دریافت کیا کہ ایسا  
کیوں۔ ارشاد ہوا کہ حدیث مبارک  
میں تحریر ہے کہ :-

موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست کے ملا تا ہے۔  
الموت جسے وصل الحبيب الی الحبيب

لے دلیل العارفین



(مرگ پلے است کہ دوست را بدوست می رساند)

آنکہ فرمود کہ دوستی  
آنست کہ اور ابدل یاد کنی کہ  
دلہا آفریدہ شد خصوصاً از  
برائے اں کہ تاگرد عرش طواف  
کنند کہ در کتاب محبت آمدہ  
است کہ حق سبحانہ تعالیٰ می فرماید  
کہ اے بندہ مومن چون ذکر بر تو  
غالب شود من عاشق تو شوم و عشق  
بمعنی محبت است۔

آنگاہ فرمود کہ عارفان آفتاب  
صفت اند بر جملگی عالم می تابند کہ از  
انوار ایشان ہمہ عدد باقی چوں خواجہ  
این تمام کرد بگریست، فرمود کہ اے  
درویش مارا کہ ایں جا آوردہ اند، دفن  
ما ایں جا خواهد بود میان چند روز ما سفر  
خواہیم کرد۔ شیخ علی سجری حاضر  
بودند۔ اور افرمان شد کہ مشال  
بنویس بر دست شیخ قطب الدین  
بختیار کالی مابدہ تا در دہلی رود  
کہ خلافت اودادیم کہ دہلی

اس موقع پر بھی ارشاد ہوا کہ دوستی حق کے  
معنی یہ ہیں کہ اے دل سے یاد کیا جائے اسی  
لئے کہ دل پیدا کئے گئے ہیں خاص کر اس لئے کہ عرش  
کے گرد طواف کرے کیونکہ محبت الہی کا دستور  
یہی ہے کہ اللہ رب العزت اپنے بندے سے  
مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ  
جس وقت میرا ذکر تجھ پر غالب ہو جاتا  
ہے تو میں تیرا عاشق ہو جاتا ہوں  
اور عشق سے مراد محبت ہے۔

اسی نشست میں فرمایا کہ اللہ  
والے آفتاب کی مانند ہیں۔ ان کا نور  
تمام کائنات کو منور رکھتا ہے اور انہی  
کی ضیا پاشیوں سے ہستی کا ذرہ ذرہ جگمگا  
رہا ہے۔ حضرت خواجہؒ یہ فرما کر  
رونے لگے، فرمایا کہ اس سرزمین  
میں جو مجھے پہنچایا گیا ہے تو اس کا  
سبب یہی ہے کہ یہیں میری قبر بنے گی۔  
چند روز اور باقی ہیں، پھر سفر درپیش  
ہے۔ شیخ علی سجری حاضر تھے ان کو حکم  
دیا کہ فرمان لکھا جائے، اور ہمارے شیخ



مقام اوست۔

قطب الدین بختیار کالی کو دیا جائے  
تاکہ وہ دہلی جائیں، ہم ان کو خلافت دیتے  
ہیں اور دہلی ان کے قیام کے لئے تجویز کرتے ہیں۔

بعد ازاں مثال تمام شد بروست

دعا گو داد۔ روئے بر زمین بر آوردیم،

فرمان شد کہ نزدیک بیا۔ نزدیک تر شدیم

دستار با کلاه بر سر من بدست خود نهاد

عصائے شیخ عثمان ہارونی و دراع

ردا در برد دعا گو کرد و مصحف و مصلا

نیز داد۔ فرمود این امانتے است از

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از

خواجگان چشت بمارسیدہ است۔

من ترادادیم۔ و در راں کردن باید کہ

چنانچہ از ایشان ما بجا آوردیم شمانیز

حق این بجا آرید۔ تا فردائے قیامت

میان خواجگان مارا شرمندہ نگردانی۔

دعا گو سر بر زمین آورد و دو گانہ نماز

گزارد۔ فرمود برو بخدا سپردم و ترا

بمنزلت گاہ عزت رسانیدم بعد ازاں

سخن فرمود کہ چہ چیز از گوہر نفس است

اول درویشی کہ تو نگری نماید۔

پھر جب تحریر مکمل ہو گئی تو مجھے

مرحمت فرمائی۔ میں آداب بجالایا۔ حکم

ہوا کہ قریب آ۔ میں اور نزدیک ہو گیا۔

کلاه اور دستار اپنے دست مبارک

سے میرے سر پر نفس نفیس رکھا جعفر

خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا عصائے

مبارک اور خرقہ عنایت فرمایا۔ قرآن مجید

اور اپنی خاص جامناز بھی عطا فرمائی۔

ارشاد فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی مقدس امانت ہے جو

خواجگان چشت کے ذریعے ہم تک

پہنچی ہے میں تم کو یہ مقدس امانت

سونپ رہا ہوں، تم کو لازم ہے کہ جس

طرح ہم نے ان چیزوں کو پوری ذمہ دار

کے احساس کے ساتھ رکھا ہے تم بھی

اسی طرح رکھو گے تاکہ کل قیامت کے

دن خواجگان کے سامنے مجھے شرمندگی

نہ اٹھانا پڑے۔ نیاز مند پھر آداب بجالایا۔



دویم گرسنہ را سیر گردند  
 سویم اندو ہمیں کرشادی  
 غاید۔ چہارم مردمی کہ  
 اگر بر او دشمن بود دوستی  
 نماید۔  
 دور کعت نماز شکر از ادا کی۔ ارشاد ہوا جاؤ خدا کے  
 سپرد کیا اور مقام عزت و بزرگی پر فائز کیا۔ اس کے  
 بعد نصیحت فرمائی کہ چار باتیں بڑی خوبی کی ہیں ایک  
 تو ایسی درویشی جس سے تو نگری ٹھکے، دوسری بھوکوں  
 کا پیٹ بھرنا، حالت غم میں اظہارِ مسرت، چوتھے اس  
 درجہ کی مردمی کہ اگر کوئی دشمنی سے پیش آئے تو جواب  
 میں دوستی کا مظاہرہ کرے۔

آنکھ فرمود کہ مرتبہ اہل  
 محبت چنانست کہ اگر پسند  
 شب نماز گزاردی گوید کہ  
 مارا فراغت نیست۔ اما گرد  
 ملک الموت گردیم و ہر جا در  
 ماندہ است اور دست می  
 گیریم۔ چون خواجہ دریں فائد  
 بود دعا گوئے خواست سرور  
 قدم آرد و رواں شود منیر روشن  
 کہ در سخن بود، برخوردار فرمان  
 شد بیا، بر خاستم، ما در قدم  
 اور دم فاتح خواند، گفت۔  
 پھر ارشاد کیا کہ اہل محبت کا مقام  
 یہ ہے کہ اگر کوئی نماز شبانہ کے متعلق دریافت  
 کرے تو ازراہ کسر نفسی یہ کہہ دے کہ اتنی  
 فراغت ہی کہاں، میں تو مالک الموت  
 کے گرد گھومتا ہوں، جہاں کہیں اسے دشواری  
 پیش آئے میں خود ہی اس کا بڑھ کر ہاتھ تھام  
 لوں۔ حضرت خواجہ جب یہاں تک پہنچے تو میں  
 اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ قدم بوس ہو کر روانگی  
 کی اجازت چاہوں کہ حضور کے قلمب  
 روشن پر میری بات واضح ہو گئی۔ آپ نے فرمایا  
 آؤ، میں آگے بڑھا، قدم بوس ہوا، حضور نے  
 فاتح پڑھی اور کہا۔

روئے ز خراشی مرد شدہ  
 باش بازوئے بر زمین آورد دم  
 آزرده ز ہوا آورد مردانہ ہمت کے ساتھ  
 رہو۔ پھر آداب بجالایا اور واپس ہو گیا



بازگشتم۔ در حضرت دہلی آدم و سکونت کردم۔ جملگی عالم از اہل صفہ وائمہ و جزاں بردعا گوروتے نہادند۔ چہل روز میان دہلی گذشتہ بود کہ آئندہ بیاید، خبر آورد کہ شیخ از رواں کردن بست روز در حیات بود کہ بر حمت حق پیوستند۔

دہلی پہنچ کر میں نے وہیں سکونت اختیار کر لی۔ تمام شہر کے خاص و عام، صوفیہ، ائمہ سبھی میرے پاس آئے اور تعظیم و تکریم کی ابھی چالیس دن ہی دہلی میں گذرے کہ ایک آنے والے نے خبر دی کہ میری روانگی کے میں روز بعد حضور (خواجہ غریب نوازؒ) واصل بحق ہوئے۔

ہماں شب خاطر خواب بوس مصلا بودم در خواب شدم خواجہ را بدیدم۔ گوئی در زمین عرش استادہ کردہ اند۔ من سر نہادم و ازیں باز پرس کردم فرمود خدائے تعالیٰ مرا بیا مزید و نزدیک کر و بیابان و ساکنان عرش مقام داد، ایں جامی باشم۔

اس رات کو مصلے پر نماز پڑھ کر لیٹ رہا، آنکھ لگ گئی، میں نے حضور کو خواب میں دیکھا۔ یہ سمجھو گویا زمین عرش پر کھڑے تھے۔ میں نے قدم بوس ہو کر کیفیت حال دریافت کی۔ ارشاد ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے رحمت خاص سے نوازا اور فرشتوں اور ساکنان عرش کے نزدیک جگہ دی۔ میں یہیں رہتا ہوں۔

جس رات خواجہ غریب نوازؒ کا وصال ہوا، چند اولیاء اللہ نے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں :

”معین الدین حق تعالیٰ کا دوست ہے، ہم آج اس کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔“

۶ رجب ۱۰۲۹ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۶۲۹ء دوشنبہ کے دن عشاء کی نماز کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے حجرہ کا دروازہ بند کیا۔ کسی کو بھی حجرہ کے اندر داخل ہونے کی اجازت



نہ تھی۔ حجرہ کے باہر خدام حاضر تھے۔ رات بھر ان کے کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ رات کے آخری حصے میں وہ آواز بند ہو گئی۔

صبح کی نماز کا وقت ہوا لیکن دروازہ نہ کھلا۔ خدام کو تشویش ہوئی، آخر کار دروازہ توڑا گیا۔ لوگ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ خواجہ غریب نوازؒ رحمتِ حق میں پیوست ہو چکے ہیں۔ آپ کی جبین مبارک پر بخبط قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے:

هَذَا حَبِيبِ اللّٰهِ مَا تَفِي حَبِ اللّٰهِ

(وہ خدا کا حبیب تھا اور خدا کی محبت میں انتقال کیا)

آپ کی وفات شریف ایک عجیب سا نسخہ تھی۔ ہر شخص اشک بار تھا۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ لوگوں کا کثرت سے ہجوم تھا۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدین نے پڑھائی۔ جس حجرہ میں آپ نے انتقال فرمایا، اسی حجرہ میں آپ کو دفن کیا گیا جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حجرہ میں آپ نے وصال فرمایا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کا مزار مبارک صدیوں سے مزج خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک یکم رجب سے ۶ رجب تک ہوتا ہے۔ سماع خانہ میں محفل سماع چاند رات سے شروع ہوتی ہے۔ ۶ رجب کو دن میں قتل ہوتا ہے۔ ۹ رجب کو بڑا قتل ہوتا ہے۔ اس دن ساری درگاہ دھوئی جاتی ہے۔ عجیب سماں ہوتا ہے۔ عرس کے دوران میں لاکھوں خواجہ غریب نوازؒ کے پرستاران و معتقدین دور دراز سے مزار مبارک پر خواجہ غریب نوازؒ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔

۱۔ مسالک السالکین، جلد دوم ص ۲۸۵ بعض لوگوں کے نزدیک آپ کی تاریخ وصال ۱۳۳۷ھ اور بعض کے نزدیک ۱۳۳۸ھ ہے۔ ۲۔ تاریخ محمدیہ کے قلمی نسخہ میں تاریخ وفات ۱۳۳۷ھ ہے۔



## باب (۱۳)

### پسماندگان

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی۔ لیکن یہ غلط ہے۔ آپ کی پہلی شادی بی بی آمنۃ اللہؒ سے ہوئی اور ان کے بطن سے تین بچے ہوئے۔ خواجہ فخر الدین ابوالخیرؒ، خواجہ حسام الدین ابوصالحؒ، اور بی بی حافظہ جمال۔

### خواجہ فخر الدین ابوالخیرؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱۵۹ھ مطابق ۱۷۴۶ء میں ہوئی۔ آپ موضع مانڈل میں زراعت کرتے تھے۔ آپ نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ کمالات صوری و معنوی سے آراستہ ہوئے۔ آپ بتایخ ۵ شعبان ۱۱۶۱ھ مطابق ۱۷۴۳ء واصل بحق ہوئے۔ آپ کامزار پڑاوار واقع سرواڑ شریف مزاج خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک و احتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

### خواجہ حسام الدین ابوصالحؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے دوسرے صاحبزادے ہیں آپ ابدالوں کی صحبت میں شامل ہو گئے۔



## بی بی حافظہ جمال

آپ خواجہ غریب نوازؒ کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی شادی شیخ رضی الدینؒ سے  
عبداللہ جو قاضی حمید الدین ناگوری کے لڑکے تھے، کے ساتھ ہوئی تھی۔ دو صاحبزادے  
ہوئے۔ لیکن دونوں کا بچپن میں انتقال ہو گیا۔ آپ کا مزار مبارک اپنے والد حضرت خواجہ  
غریب نوازؒ کے پائیں میں واقع ہے۔ نور چشمے پر آپ کا چلہ ہے۔ آپ کا سالانہ عرس ۷ رجب  
کو درگاہ شریف میں ہوتا ہے، اور ۱۹ رجب کو چشمے پر ہوتا ہے۔  
خواجہ غریب نوازؒ نے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، دوسری شادی بی بی عصمتؒ  
سے کی۔ آپ کے بطن سے خواجہ ضیاء الدین ابو سعید پیدا ہوئے۔

## خواجہ ضیاء الدین ابو سعیدؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی عمر پچاس  
سال کی ہوئی، آپ کا مزار مبارک اپنے والد کی درگاہ میں لب جھارہ سایہ گھاٹ پر زیارت گاہ  
خاص دعام ہے۔ آپ کا عرس مبارک ۱۳ ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔

(۳)  
آپ کی اولاد کی اولاد

## خواجہ حسام الدین سوختہ

آپ خواجہ فخر الدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے والد نے آپ کا نام اپنے  
گمشدہ بھائی کی یاد میں ان کے نام پر رکھا تھا۔ آپ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی صحبت



میں کافی دن رہے۔ آپ کے دولہ کے تھے۔ آپ کی وفات ۱۲۷۶ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک سانجھ میں ہے یہ آپ کا عرس شریف ۱۲ رجب سے سانجھ میں شروع ہوتا ہے۔ ۱۴ رجب کی دوپہر کو قتل ہوتا ہے۔

## خواجہ احمد

آپ خواجہ ضیاء الدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے صاحبزادے ہیں۔

## خواجہ وحید

آپ خواجہ احمد کے بھائی ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر نے اول تو آپ کو مرید کرنے سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ ”میں نے یہ نعمت تمہارے خاندان سے پائی ہے، میری کیا مجال جو بیعت کرنے کے لئے تمہارا ہاتھ پکڑوں“ لیکن جب آپ نے بہت اصرار کیا تو حضرت بابا صاحب راضی ہو گئے اور آپ کو بیعت کر لیا۔

## خواجہ معین الدین خورد

آپ حضرت شیخ حسام الدین سوختہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے خرقہ پایا۔ آپ کے کافی اولاد تھی۔ بعض کے نزدیک آپ کا وصال ۱۲۷۶ھ میں ہوا۔ لیکن بعض کے نزدیک آپ کا وصال ۱۲۷۷ھ میں ہوا۔

۱ اخبار الاخیار ص ۱۱۶، گلزار ابرار ص ۳۲، تذکرۃ الاولیاء ہند ص ۱۴۰

۲ فرشتہ جلد دوم ص ۵۸۹، اخبار الاخیار ص ۱۱۶، تاریخ گنج ص ۵۳

۳ تذکرۃ الاولیاء ہند ص ۱۶۹



## شیخ قطب الدین المخاطب بہشت خاں

آپ سید فرید الدین کے صاحبزادے ہیں۔ سید فرید الدین، نظام الدین کے صاحبزادے ہیں۔ نظام الدین، خواجہ معین الدین خورد کے لڑکے ہیں۔ آپ کو "چشت خاں" کا خطاب سلطان محمود خلجی نے دیا تھا اور آپ کو بارہ ہزار سواروں پر افسر مقرر کیا تھا۔ آپ کا قیام آخر تک منڈو میں ہی رہا۔

## شیخ قیام الدین بابر یال

آپ خواجہ معین الدین خورد کے بھائی اور خواجہ حسام الدین سوختہ کے چھوٹے لڑکے ہیں۔ آپ شکرہ میں واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار خواجہ غریب نواز کے بائیں جانب سنگ سفید کے احاطہ میں واقع ہے۔

## شیخ نجم الدین خالد

آپ خواجہ قیام الدین کے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ قیام الدین حضرت حسام الدین سوختہ کے لڑکے ہیں۔ آپ کے دو لڑکے تھے، ایک کا نام کمال الدین حسن احمد تھا اور دوسرے کا نام سید ابو یزید تھا۔ آپ کا وصال شکرہ میں ہوا۔

## سید کمال الدین حسن احمد

آپ شیخ نجم الدین خالد کے دوسرے لڑکے ہیں۔ آپ نے ۷۸۶ھ میں وفات پائی آپ کے فرزند سید شہاب الدین تھے۔



## حضرت تاج الدین بایزید بزرگ

آپ سید شہاب الدین کے لڑکے ہیں۔ آپ کی شادی شیخ محمود جو منڈو میں شیخ الاسلام تھے ان کی لڑکی سے ہوئی۔ سلطان محمود خلجی آپ کا معتقد تھا۔

## شیخ نور الدین طاہر

آپ شیخ ہالہ من بایزید بزرگ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی شادی خواجہ مخدوم حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ شہرہ میں آپ کا وصال ہوا۔

## شاہ رفیع الدین بایزید خورد

آپ سید نور الدین کے لڑکے ہیں۔

## سید معین الدین ثالث

آپ سید رفیع الدین بایزید خورد کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے ناگور میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں صوفی حمید الدین ہوالی ناگوری کے خاندان میں شادی کی۔ آپ کے تین لڑکے تھے۔ خواجہ حسن، خواجہ حسین احمد، خواجہ ابوالخیر۔ شہرہ میں آپ نے وفات پائی۔

## خواجہ حسن مجذوب سالک

آپ کا سلسلہ نسب نوبطن سے خواجہ فخر الدین تک جو خواجہ غریب نواز کے لڑکے ہیں،



پہنپتا ہے۔ آپ کی ایک صاحبزادی بی بی سلطان خاتون کانکاح سید ولی سے ہو جو خواجہ ابوالنخیرہ کے صاحبزادے ہیں۔ دوسری صاحبزادی ملکہ جہاں کانکاح سید شاہ محمد جو خواجہ ابوالنخیرہ کے لڑکے ہیں، کے ساتھ ہوا بلکہ آپ نے سید حبیب اللہ کو فرزند کی طرح پالا۔ بعد ازاں ان کو مرید کیا۔

## خواجہ حسین اجمیری

اکبر نے آپ کو بکر کے قلعوں میں قید کیا۔ آپ تیس سال تک قید رہے۔ ۱۵۲۵ء میں اکبر نے آپ کو رہا کیا۔ جہاں گئے آپ کو شہنشاہی ہزار روپے دیے۔ آپ شیخ ماہر پانی کے پیر ہیں۔ آپ سے دیوان کے عہدے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ آپ پہلے دیوان ہیں۔

(۳)

## ہندوستان میں خواجہ غیب نواز کے رشتہ دار

مزار آپ کا سہارنپور میں ہے۔	علیم الدین
مزار دھولپور میں ہے۔	شرف ابدال شاہ
مزار مراد آباد میں ہے۔	شاہ علاء الدین
مزار قلعہ رائے سین کے نیچے بھوپال سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔	پیر فتح اللہ شاہ
مزار شریف گوالیار میں ہے۔	خواجہ خانون
مزار شریف مندسور میں ہے۔	چمن چشتی بابا
مزار نواح جے پور میں ہے۔	برہان الدین عرف تالے والے بابا



مزار مبارک اجمیر میں اکبری شہر سپاہ کی دیوار سے  
ملا ہوا ہے۔ جنوب کی طرف واقع ہے۔

میران ناطع شاہ

(۴)

آپ کے پیر بھائی، خلفاء اور برادرانِ طریقت

آپ کے مقتدر پیر بھائی

آپ کے مقتدر پیر بھائی حسب ذیل ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو حضرت خواجہ عثمان  
ہارونیؒ کے مرید ہیں یا خلیفہ ہیں۔

حضرت شیخ محمد ترک نارنولویؒ

آپ کی وفات ۶۳۲ھ میں ہوئی۔ مزار نارنول میں ہے۔

خواجہ فخر الدین گردیزیؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے پیر بھائی ہیں۔ آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کا خلیفہ بھی بتایا  
جاتا ہے۔ آپ کے تین لڑکے تھے۔ مولانا مسعود، سید محبوب عرف ہلول اور سید ابراہیم۔  
آپ کا وصال ۶ رجب ۶۳۲ھ میں اجمیر میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۹۲  
سال کی تھی۔ آپ کا مزار درگاہ میں ہے۔ آپ کا عرس ہوتا ہے۔  
قاضی قدوة الدین عرف قاضی قدوةؒ آپ خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔  
حاجی رومیؒ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔

۱۔ کتاب گلشن ۲۔ گنزار ابرار ص ۴ ۳۔ عرۃ الاسرار بحر خفا (ظلم نسوا)



سید معین الدینؒ

آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔  
مزار بیاز میں ہے۔

سلطان شمس الدین التمشؒ

قاضی دانیال قطریؒ

شیخ عبداللہ رازیؒ

آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔  
آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔  
رے کے رہنے والے ہیں۔ پہلے آتش پرست  
تھے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی کرامتِ خلیلی  
دیکھ کر مسلمان ہوئے اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ  
کے مرید ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ غریب نوازؒ  
کے خلیفہ تھے۔

شیخ صفی الدین رازیؒ

بچپن میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ آپ کو آگ  
میں لے گئے تھے اور صحیح سالم نکال لائے تھے، آپ  
حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے بیعت ہوئے بعض  
آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کے خلفاء میں شمار کرتے ہیں۔  
آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے مرید ہیں۔  
آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید و خلیفہ ہیں۔  
آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید و  
خلیفہ ہیں۔

سید عربؒ

شیخ سعدی لنگوچیؒ

شیخ نجم الدین صغریٰؒ

۱۔ قلمی نسخہ تذکرۃ الاولیاء، بیجاپور۔ ۲۵ مسالک السالکین ص ۳۰۰

۲۔ گلزار ابرار ص ۳۸ ۳۵ ایضاً ص ۲۸، ۲۹



## آپ کے خلفاء

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء حسب ذیل ہیں :

### حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ

آپ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے بڑے خلیفہ ہیں۔ آپ صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سجادہ نشین اور جانشین بھی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ ہی کو تبرکات سپرد فرمائے تھے۔

آپ نے اوش میں ۱۰۶۹ھ میں اس دنیا کو زینت بخشی۔ اوش میں ۱۰۸۲ھ میں آپ نے خواجہ غریب نوازؒ سے بیعت ارادت کی۔ ابھی آپ کی عمر ۱۴ سال ہی کی تھی کہ خواجہ غریب نوازؒ نے بغداد میں ۱۰۸۶ھ میں آپ کو بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ آپ خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ اجمیر بھی آئے۔ آپ کا وصال بتاریخ ۱۴ ربیع الاول ۱۱۳۳ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار پُرانوار مہرولی قریب دلی مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک و احتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

### خواجہ فخر الدین صوفی حمید الدین سوالی ناگوریؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو "سلطان التارکین" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔



# شیخ معین الدین

آپ بھی خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كے خلیفہ ہیں۔

## قاضی حمید الدین ناگوری

آپ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے مرید و خلیفہ ہیں۔ خواجہ غریب نواز سے بھی آپ نے فرقہ خلافت پایا اور صاحب اجازت ہونے سے آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے۔ طوابع الشمس، شرح اسمائے حسنی، لوامع، لوائح، مطالع، شرح چہل حدیث، آپ کے علمی کارنامے ہیں۔ آپ ۱۳۲۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۳۲ھ میں بمر ایک سو اسی سال وفات پائی۔ آپ کے سات لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔

شیخ وجیہ الدین خراسانی

آپ کا مزار ہرات میں ہے۔

شیخ برہان الدین عرف بدو

آپ کا مزار اجمیر میں ہے۔

حضرت شیخ احمد

مزار اجمیر میں ہے۔

شیخ شمس الدین فوقانی

مزار احمد آباد میں ہے۔

اجے پال جوگی

آپ اپنے زمانے کے مشہور جوگی تھے آپ کا اسلامی نام عبداللہ تھا۔

(عبداللہ بیابانی)

شیخ محمد حسن

ریاضت و عبادت میں وقت گزارتے تھے۔

باکمال بزرگ تھے۔

اچھے درویش تھے۔

سیر الاقطاب، مسالک السالکین جلد دوم، اقتباس الازاد، انوار العارفین۔ ۲۵ مسالک السالکین

جلد دوم ص ۲۹۱ ۲۵ اعنافات حمید، گلزار ابرار ص ۴۹



## آپ کے دیگر خلفاء

آپ کے دیگر خلفاء حسب ذیل ہیں:

مولانا حکیم ضیاء الدین حامد بلوچی، سید حسین مشہدی، شیخ نظام الدین ناگوری،  
شیخ مجد الدین سنجری، مولانا احمد خادم، حضرت شیخ ہتھایا منا، حضرت شیخ علی سنجری، شاہ  
عبداللہ کرمانی، پیر کریم سیلونی، شیخ صدر الدین کرمانی

## آپ کے بعض اور خلفاء

آپ کے بعض اور خلفاء حسب ذیل ہیں:

حضرت شیخ یادگار محمد سبزواری، حضرت برہان جی سدا سہاگ، حضرت نیاز اللہ  
بن شفیق احمد خراسانی، حضرت قادر سعید، حضرت امام الدین بن نجم الدین دمشقی، حضرت  
سلطان شاہ، حضرت داؤد بن شیخ سلیم ساکن طائف، حضرت اصغر قندھاری، حضرت  
احمد خاں درانی، حضرت غلام ہادی ترک، حضرت نعیم احمد عرف احمد کابلی، حضرت اظہر  
خاں ترک دہلوی، حضرت سبحان علی خاں حقانی، حضرت فقیر احمد جبرودی، حضرت احمد خاں  
گلزئی، حضرت ہادی محمد غفرت قریبانی، حضرت نظام خاں ترک، حضرت سوغی بہادر شاہ  
حضرت مراد بیگ مغل، حضرت شعبان خاں ترک، حضرت محمد اصغر بہاری، حضرت مردھار  
خاں ترک، حضرت نعمت احمد صفا، حضرت محمود احمد، حضرت اکبر شاہ، حضرت غریب  
اصغر، حضرت شہاب ولی، حضرت سرور احمد، حضرت عبداللہ اصغر، حضرت ظہیر الدین  
بن شمس الدین، حضرت صفیان احمد، حضرت شہاب الدین قریشی، حضرت عبدالغفار

۱۔ بموجب گلزار ابرار، خزینۃ الامنیاء و تذکرۃ الاولیاء کے ہند ۱۵ بموجب تواریخ آئینہ تصوف



حضرت عزیز احمد شاہؒ، حضرت موشیوخ عراقیؒ، حضرت کریم شعیب بن محمود شاہ ایرانیؒ،  
 حضرت یعقوب خانؒ، حضرت حسن داؤد جیؒ، حضرت احمد کریم شاہؒ، حضرت شیخ محمد زاہد ترکؒ،  
 حضرت خواجہ یادگار خرمؒ، حضرت خواجہ سبزیادگاریؒ، حضرت شیخ محمد ممتازؒ، حضرت ابوالفرح  
 قریشیؒ، حضرت خواجہ احمد شاہؒ، حضرت شیخ احمد قرین فقیرؒ، حضرت شیخ وجیہ الدینؒ،  
 حضرت خواجہ محی الدینؒ، حضرت احمد شہاب کوفیؒ۔

## دیگر خُلفاء

آپ کے اور خُلفاء بھی ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

حضرت حسن کلی المعروف پیر مکہ بدینی، ہفت حمید الدین یعنی خوی حمید الدین  
 کاسہ بردار حمید الدین، عصا بردار حمید الدین، مشرقی ید الدین، مغربی حمید الدین،  
 حمید الدین خاصہ، حمید الدین دہلوی۔  
 ملک خطاب خواجہ حمید الدین بھوانی۔

۱۵۔ بموجب اکل التواریخ ووقائع شاہ معین الدین چشتی۔



کتاب طریقت

باب اول

مبارککم، معجز سنا، مع لطیف نبی، مع فضل خدا  
مبارکک مویدین، انکب عطا سلطان، انکب غیب خوار



# حِصَّه دُوْكُمْ

## بَابُ (۱)

### سیرتِ پاک

خواجہ غریب نوازؒ سادہ رہائش اور اعلیٰ افکار کا مصداق تھے۔ آپ نے صفاتِ بشری ترک کر کے اعلیٰ روحانی درجہ حاصل کیا۔ آپ کے پیرو مشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ آپ سے بہت خوش تھے۔ وہ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

” ہمارا معین خدا کا محبوب ہے۔ مجھے اس کی مریدی پر فخر ہے “

آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ آپ سنتِ رسولؐ کے پابند تھے۔ آپ فنا فی الرسول کے درجے پر پہنچ گئے تھے۔

آپ سارا وقت ریاضت، مجاہدہ اور عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ زیادہ تر با وضو رہتے تھے۔ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔ دن رات میں دو قرآن مجید ختم کرتے تھے

آپ کو سماع کا بہت شوق تھا۔

آپ اپنے مریدوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ اپنے پاس والوں کا آپ کو بہت پاس تھا۔ آپ اپنے مریدوں کی حمایت پر ہمیشہ آمادہ رہتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:

” معین الدین اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھے گا جب تک



اپنے مریدوں اور مریدوں کے مریدوں کو جو قیامت تک سلسلے میں ہونگے  
جنت میں نہ لے جائے گا۔

آپ حالت استغراق میں رہتے، آنکھیں بند رکھتے، جب نماز کا وقت ہوتا تو  
آپ آنکھیں کھولتے، اس وقت آپ کی یہ حالت ہوتی کہ جس شخص پر بھی آپ کی نظر کیمیا اثر  
پڑ جاتی وہ چشم زدن میں ولی کامل ہو جاتا۔

آپ پر دو قسم کی کیفیتیں طاری ہوتیں۔ کبھی آپ حالت جلال میں ہوتے، اور کبھی  
آپ حالت جمال میں۔

آپ کا عشق خدا آپ کے چہرہ مبارک کی غم گینی اور اسی سے ظاہر تھا۔ آپ  
اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:

”خداوند! جہاں کہیں دردمخت ہو اپنے معین الدین کو عطا فرما۔“  
آپ کسی کار از ظاہر نہیں کرتے تھے۔ آپ خداوند تعالیٰ کے خوف سے کانپتے  
اور روتے رہتے تھے۔

آپ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی انتہائی تعظیم کرتے تھے۔  
یہاں تک کہ جب آپ کے پیر و مرشد۔ سال کے بعد ان کا روضہ مبارک آپ کی  
آنکھوں میں پھر جاتا۔ آپ تعظیم کے۔ ناکھڑے ہو جاتے۔

مختصر یہ کہ خواجہ غلام غریب نوانا۔ نام مقامات غوثی و قطب الاقطابی طے کر لئے  
تھے۔ آپ قطب وحدت کے درجے پر فاکر ہو گئے تھے۔ آپ مرتبہ محبوبیت پر پہنچ گئے  
تھے۔ احدیت میں فنا ہو کر آپ دوست کے ساتھ یک رنگ ہو گئے تھے۔

## اخلاق حمیدہ

آپ اخلاق محمدی کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ تحمل اور بردباری سے کام لیتے تھے۔ خطا کو



معاف کر دیتے تھے۔ آپ کی جو دو سخا کا یہ عالم تھا کہ حضرت قطب صاحب فرماتے ہیں کہ:

” میں مدت تک آپ کی خدمت میں رہا مگر میں نے کبھی کسی سائل

یا فقیر کو آپ کے در سے محروم جاتے نہیں دیکھا“<sup>۱</sup>

غریبوں اور محتاجوں کی ہر طرح سے امداد فرماتے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، بیواؤں کی خبر گیری کرتے۔ بے سہارے کو سہارا دیتے۔ مظلوموں کو ظالم کے پھندے سے نکالتے، زیر دستوں کو زبردستوں کے جھٹل سے رہائی دلاتے۔

بڑوں کا ادب کرتے، سلام میں سبقت آپ کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ آپ حلیم اور منکسر المزاج تھے۔

## معاشرت مقدس

آپ کا لباس سادہ تھا۔ ایک بخیہ کی ہوئی دو تائی آپ کا لباس تھا۔ کپڑا پھٹنے پر آپ پیوندگا لیتے تھے۔ پیوند دار لباس آپ کا سرمایہ افتخار تھا۔

آپ کی خوراک بہت کم تھی۔ آپ عبادت کے لئے حسب ضرورت کھاتے تھے، زیادہ تر خشک روٹی پانی میں تر کر کے تناول فرماتے تھے۔ کبھی شکار کرتے تو گوشت بھی کھاتے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ سفر میں ہمیشہ تیرکمان اور چقماق ساتھ رکھتے تھے۔

سفر میں آپ ایک درویش سے زیادہ ساتھ نہیں رکھتے تھے۔ آپ اکثر غیر آباد مقام میں قیام فرماتے تھے، چاہے وہ قبرستان ہی کیوں نہ ہو۔ شہرت آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ جب کسی مقام پر آپ کی شہرت ہو جاتی تو آپ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔



## باب (۲)

### آپ کا علمی ذوق

خواجہ غریب نوازؒ نہ صرف ایک بہت بڑے خدارسیدہ بزرگ، بالکمال درویش، مبلغ اور مصلح تھے۔ بلکہ آپ ساتھ ہی ساتھ ایک بڑے مفکر اور صاحب طرز مصنف اور خوش گو شاعر بھی تھے۔ آپ کی تصانیف علم تصوف میں ایک بیش بہا اضافہ ہیں۔ آپ کی بہت سی تصانیف کا اب تک پتہ نہیں چل سکا۔ حسبِ فضل تصانیف آپ کے علمی ذوق کی آئینہ دار ہیں۔

### انیس الارواح

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ارشادات جمع کئے ہیں۔ جو کچھ آپ اپنے پیر و مرشد کی زبان فیض ترجمان سے مجلس میں سنتے اس کو لکھتے۔ اس کتاب میں اٹھائیس مجالس کا حال ہے۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔

### کشف الاسرار

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔ اس کو معراج الانوار بھی کہتے ہیں۔



کتاب تصوف پر ہے۔ اس کتاب میں چہار دہم، جس دم، اور ذکر خفی پر بحث کی گئی ہے۔  
یہ کتاب قلمی ہے۔

چہار دہم کہاں سے آتے ہیں؟ ذکر خفی کی تعلیم، خداوند تعالیٰ نے اپنے نور  
سے نور محمدی پیدا کیا۔

اول منزل ناسوت ہے۔

دوسری منزل ملکوتی ہے۔

تیسری منزل جبروت ہے۔

چوتھی منزل لاہوت ہے۔

مقام محمودہ، انوار جلال، نور جمال، نور محمد و نور احمد ایک ہیں۔ محمود،

نور محمد واحد ایک ہیں۔

خداوند تعالیٰ نے اربعہ عناصر سے چار وجود پیدا کئے اور چار نفس پیدا کئے۔

## کنجیل اسرار

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔ یہ کتاب آپ نے اپنے پیر دوم  
خواجہ عثمان ہارونیؒ کے حکم سے سلطان شمس الدین التمش کی تعلیم و تلقین کے لئے لکھی۔ یہ  
کتاب دہلی کے قیام کے دوران میں لکھی گئی۔ اس کے لکھنے کا زمانہ ۷۱۱ھ اور ۷۱۵ھ کے  
درمیان کا ہے۔ یہ کتاب معرفت کی اعلیٰ تعلیم سے بھری ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید  
اور بزرگان دین کے احوال، اقوال و اشعار کے بموجب تصوف کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ  
کتاب حقیقت میں تصوف کی تعلیم کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اس کتاب کو "کنج اسرار" بھی  
کہتے ہیں۔ یہ کتاب قلمی ہے۔

یہ کتاب پچیس معرفتوں پر مشتمل ہے :

۱. معرفت اول - شریعت کا جاننا اور دریافت کرنا۔

۲. " زویم - طہارت و نظافت و ظاہر و باطن۔



- ۳۔ معرفت سویم : علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ۔
- ۴۔ چہارم : جذبہ اصلاح باطن کی پہچان اور راہ حقیقت میں استقامت
- ۵۔ پنجم : حق سبحانہ تعالیٰ بار رسالت پناہ ۔
- ۶۔ ششم : بیان قرآن ۔
- ۷۔ ہفتم : تربیات حضرت رسالت و فہم پیوستن اطاعت ۔
- ۸۔ ہشتم : اقسام کفر و توبہ ۔
- ۹۔ نہم : عرفان مذہب حقیقی ۔
- ۱۰۔ دہم : دریافتن جموعہ ۔
- ۱۱۔ یازدہم : علم توحید ۔
- ۱۲۔ دوازدہم : دانستن معرفت ۔
- ۱۳۔ سیزدہم : تلقین مرشدِ کامل ۔
- ۱۴۔ چہار دہم : ذکر فی القلب ۔
- ۱۵۔ پانزدہم : مرشد کی ضرورت ۔
- ۱۶۔ شانزدہم : قلبی اعمال ۔
- ۱۷۔ ہفت دہم : عبادت جلی اورخی ۔
- ۱۸۔ ہیزدہم : فیض صاحبِ دل ۔
- ۱۹۔ نوزدہم : حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی ولی میں تشریف آوری ۔
- ۲۰۔ بستم : مقام عالمِ تحیر و محویت ۔
- ۲۱۔ بست ویم : پیوستن مستی سماع ۔
- ۲۲۔ بست ویم : ذر بار رسالت ۔
- ۲۳۔ سویم : خواجگانِ چشت کے پذیرہ مقامات ۔



۲۴ - معرفت بست و چہارم : چودہ علم  
۲۵ - بست و پنجم : فنا اور بقا

## رسالہ تصوف منظوم

خواجہ غریب نواز کی تصنیف بھی فارسی میں ہے۔ قلمی کتاب دستیاب ہوئی ہے۔  
یہ کتاب آپ کے بلند افکار اور طرز شاعری کی آئینہ دار ہے۔

## رسالہ آفاق و انفس

خواجہ غریب نواز کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔ قلمی نسخہ ملتا ہے اس میں تصوف  
کے بعض نکات پر بحث کی گئی ہے۔

## حدیث المعارف

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب نادر الوجود ہے۔

## رسالہ موجودیہ

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب بھی نادر الوجود ہے۔

## دیوان معین

ہمارے خواجہ غریب نواز ایک خوش گوش شاعر بھی تھے۔ آپ نے حضرت علی  
کرم اللہ وجہہ کی پیروی میں شاعری کو اپنے جذبات قلبی، وارداتِ محبت اور مشاہداتِ حقیقت  
کا ذریعہ بنایا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دیوان آپ کا نہیں ہے بلکہ معین الدین کاشفی



کا ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اس دیوان سے صاحب دیوان کے اعلیٰ مقامات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بات ان اہل اللہ کو حاصل ہوتی ہے جو روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ پس یہ دیوان حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ دیوان فارسی میں ہے اور شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں نمونہ کلام پیش کیا جاتا ہے:-

اوصافِ علی بگفتگو ممکن نیست      گنجائش بحر در سبب ممکن نیست  
من ذات را بواجبی کیسہ نامم      الا دائم کہ مثل او ممکن نیست

شاہ است حسین بادشاہ است حسینؑ      مراست حسین دین پناہ است حسینؑ  
سرداد نہ داد دست دردست یزید      حیا کہ بنائے لاله است حسینؑ

کار کہ حسینؑ اختیارے کردی      در گلشن مصطفیٰ بہارے کردی  
از بیچ پیمبران نیاید این کار      واللہ اے حسینؑ کارے کردی

عاشق ہمہ دم فکر رخ دوست کند      معشوق کہ شمع کہ نیکوست کند  
ماجرم و خطا کنیم و اولطف و عطا      ہر کس چیزے کہ لائق اوست کند

اے باج نبی برسرتو تاج نبیؑ      اے داد شہنشاہ ز تیغ تو باج نبیؑ  
اے تو کہ معراج تو بالا تر شد      یک قامت احمدی ز معراج نبیؑ

ز پیش برا فگن نقاب دعویٰ را  
بہیں بدیدہ صورت جمال معنی را



حسنش چوں آید جلوہ گر طاعت ندارد چشم تر  
از دیدہ دل کن نظر ترا بگری دیدار او

چو من زبادہ عشق تو مست بخیرم ہمہ جمال تو بینم بہر چہ درنگرم

ہستی طلبا است ز نور وجود او کونین شعبی است ز دریا جود او

## باب (۳)

### آپ کی تعلیمات

خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس تعلیم و تلقین کے لئے مشہور ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ کی صحبت خود ایک درس گاہ تھی۔ ان مجالس میں آپ تعلیم و تلقین کے علاوہ رشد و ہدایت بھی فرماتے تھے۔ آپ کی مجالس میں تصرفات باطنی اور فیوض روحانی کی پیہم بارش ہوتی تھی۔ آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ فرماتے اس کو آپ کے خلیفہ اکبر سجاد نشین اور جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار بکانیؒ لکھ لیتے اور نہایت احتیاط سے اس کو ترتیب دیتے۔ اس طرح سے حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نے ایک کتاب ترتیب دی۔ آپ نے



اس کا نام ” دلیل العارفين “ رکھا۔ اس کتاب میں خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس کا حال ہے  
ذیل میں چند مجالس کا حال پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ آپ کے ارشادات  
آج کل بھی برکات سے خالی نہیں۔ وہ ہمارے لیے فیض اور رہنمائی کا باعث ہیں۔

## پیر کی خدمت

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار  
کاکلیؒ کو مجلس میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

” جب میں شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نورانیؒ  
مرقدہ سے پیوستہ ہوا اور بیعت کا شرف پایا، آٹھ سال کی مدت تک  
حضرت کی خدمت گزاری میں ایک لمحہ نفس کو آسودگی نہ دی، نہ دن کو  
دن جانا، نہ رات کو رات۔ جہاں حضرت مسافرت کو جاتے دعاگو  
حضرت کا جامہ خواب اور توشہ سفر سر پر لئے ہر کام رہتا تھا۔ پیرو  
نے اس درویش کی خدمت دیکھ کر وہ نعمت عطا فرمائی جس کی  
کوئی حد نہیں “

بعدہ ارشاد فرمایا:

” جس نے پایا خدمت سے پایا، مرید کو چاہئے کہ پیر کے فرمان  
سے ذرہ بھر تجاوز نہ کرے اور جو کچھ پیر نماز اور وظائف وغیرہ کے  
متعلق فرمائے اس کو گوش ہوش سے سنے، اور اس پر عمل کرے تاکہ  
اس مقام پر پہنچے جہاں پیرو مرشد مرید کا مشاطہ ہے۔ کیونکہ جس امر کی  
مرید کو تلقین کرے گا وہ حصول کمال کے لئے ہوگی “

۷ دلیل العارفين از خواجہ قطب الدین بختیار کاکلیؒ ص ۳



پھر ارشاد فرمایا:

” برادرِ مَشِیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا بھی یہی معاملہ ہے، کہ وہ بھی اپنے پیرو مرشد کا سامان سر پر رکھے ہوئے سفر حج میں جاتے تھے اور واپس آتے تھے۔ آخر انھوں نے وہ نعمت پائی جس کی حد و انتہا نہیں۔ اور اس نعمت کو جو شیخ موصوف نے پائی، لوگ نہیں سمجھ سکتے۔“

## پاکیزگی اور طہارت

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

” جو لوگ عارف ہیں اور دوست کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں، ان کے متعلق مرقوم ہے کہ جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، فرشتے کو ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اُس کے پاس رہو، فرشتہ عرض کرتا ہے کہ خداوند اس بندے کو بخش دے کہ نیک ہے اور طہارت کے ساتھ سویا ہے۔“

پھر فرمایا:

” شرعِ عارفانہ میں آیا ہے کہ جو بندہ باطہارت سوتا ہے، فرشتے اس کی روح زیرِ عرش لے جاتے ہیں۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اس کو خلعتِ نور پہنایا جائے۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے، ارشاد ہوتا ہے کہ یہ نیک بندہ ہے جو رات کو باطہارت سویا تھا۔ جو بے طہارت سوتا ہے اُس کی روح کو آسمانِ اول سے گرا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ اس قابل نہیں ہے کہ آسمانِ اول پر لے جایا جائے، اور خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرے۔“

۱۰ دینل العارفین ص ۴



# نماز

خواجہ غریب نوازؒ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:  
 ” نماز میں لوگ منزل گاہِ عزت کے قریب ہوتے ہیں، کیوں کہ نماز مومن  
 کی معراج ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ

( نماز مومن کی معراج ہے )

بعدہ آپ نے فرمایا:

” نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے۔ چنانچہ حدیث  
 میں آیا ہے:

الْمُصَلِّيُ يُنَاجِي رَبَّهُ

( نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کہتا ہے )

اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:-

” نماز بندوں کے لئے خدا کی امانت ہے۔ پس بندوں کو چاہئے

کہ اس کا حق اس طرح ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت واقع نہ ہو۔“

اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:

” بخارا میں نے دستار بندوں سے حکایت سنی ہے کہ ایک

مرتبہ کسی نے سرورِ عالم کو ( خواب میں ) دیکھا کہ آپ ایک شخص کو نماز

پڑھتے دیکھ رہے ہیں اور رکوع اور سجدہ کا پورا حق ادا نہیں کرتا۔

۱۱۹ دلیل العارفين ص ۹



جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا: "کرتو کتنے روز سے اس طرح نماز پڑھتا ہے؟"

اس نے عرض کیا:

"چالیس سال سے"

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

"اس چالیس سال کے عرصے میں تمہاری کوئی نماز نہیں ہوئی۔ اس درمیان میں اگر تم مرجاتے تو میری سنت پر نہ ہوتے؟"

## نماز کا حساب

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"میں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن کل انبیاء، اولیاء اور مسلمان سے نماز کا حساب ہوگا۔ پس جو نماز سے عہدہ برآ ہوگا خوشی پائے گا، جو اس کے جواب سے قاصر رہے گا عذابِ دوزخ میں ہوگا"

## دین کا رکن

آپ نے فرمایا کہ:

"نماز دین کا رکن ہے، اور رکن ستون ہوتا ہے۔ پس جب ستون قائم ہو گیا تو مکان بھی قائم ہوگا۔ جب ستون نکل جائے گا تو چھت

۱۰ دلیل العارفين ص ۹۰ ۱۱ ایضاً ص ۹



گر پڑے گی چونکہ اسلام اور دین کے لئے نماز منبر استون ہے پس نماز  
 میں فرض، سنت، رکوع اور سجود میں خلل پڑے گا تو حقیقت اسلام و  
 دین اور اُس کے جزئیات خراب ہو جائیں گے۔“

## چار راستے

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ اول راہ شریعت ہے۔ دوم راہ طریقت ہے۔ سوم  
 راہ معرفت ہے، چہارم راہ حقیقت ہے۔ طالب جب ثابت قدم رہتا ہے تو ترقی کرتا ہوا  
 مرتبہ حقیقت پر پہنچتا ہے۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد جو کچھ مانگا جاتا ہے، وہ حاصل ہوتا ہے۔  
 اس موقع پر زبان گوہر بارے آپ نے فرمایا کہ:-

” ایک مرتبہ میں نے ایک بزرگ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عارف  
 وہ ہے جو دونوں جہان ترک کرے، مجرود ہو جائے اور مقام فردانیت  
 پر پہنچے کیونکہ جو اس مقام پر ہوتا ہے وہ دو جہاں سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔“

## جھوٹی قسم

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:  
 ” جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے، اپنے گھر کو ویران کرتا ہے۔ اس کے  
 گھرے خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔“

پھر فرمایا کہ:  
 ” بغداد کی جامع مسجد میں نے مولانا عماد الدین بخاری سے یہ بات



سُنی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدائے تعزّیٰ وجل نے دوزخ کی صفت میں بیان فرمایا کہ:

” اے موسیٰ! میں نے دوزخ میں ہاویہ وادی پیدا کی اور وہ ساتواں دوزخ ہے، اس میں سخت عذاب ہے اور وہ بہت ہی پُر تہول و تاریک ہے۔ نیز اس میں سانپ و بچھو اور گندک کے پہاڑ ہیں جنہیں روزانہ جلایا جاتا ہے۔ پس اے موسیٰ! اگر اس کبریت کا ایک قطرہ دنیا میں آجائے تو تمام دنیا کا پانی خشک ہو جائے۔ اور ان کی تیزی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور زمین کے ساتوں ضیق اور گرمی سے پھٹ جائیں، اے موسیٰ! اتنا سخت عذاب ہم نے دوا کر دہوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ ایک وہ گروہ جو تارک نماز ہے، دوسرے وہ لوگ جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔“

بعدہ آپ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

” خواجہ محمد اسلم طوسیٰ ایک بزرگ تھے۔ کسی وقت انہوں نے حالت سُکر میں سچی قسم کھائی، مگر جب وہ عالم صحو میں آئے، دریافت فرمایا:

” کیا میں نے آج قسم کھائی ہے؟“

لوگوں نے کہا، ”جی“

فرمانے لگے:

” آج میرا نفس سچی قسم کھانے کی وجہ سے خیرہ ہو گیا، کل اور قسم کھانے کا اور یہ عادت ہو جائے گی۔“

بعد ازاں انہوں نے سچی قسم کے کفارہ میں چالینس تک رسائی سے بات نہیہر اس دعا گو نے التماس کیا کہ اگر کچھ کام ہوا کرے تو آپ ارشاد کر دیا کریں۔



## محبت میں صادق

خواجہ صاحبؒ کی مجلس میں شیخ شہاب الدین بہروردیؒ، خواجہ اجل شیرازیؒ اور شیخ سیف الدین باختری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ گفتگو اس بارے میں ہو رہی تھی، کہ محبت میں صادق کون ہے:

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

” محبت میں صادق وہ ہے جس پر دوست بلاناازل کرے، اور وہ اس

کو برغبت قبول کرے“

پھر شیخ شہاب الدین بہروردیؒ نے فرمایا:

” محبت میں صادق وہ ہے جس پر شوق و اشتیاق اس قدر غالب ہو

کہ تنو ہزار تلواریں بھی اس کے سر پر پڑیں تب بھی اس کو خبر نہ ہو“

پھر خواجہ اجل شیرازیؒ نے فرمایا کہ:

” مولا کی دوستی میں صادق وہ ہے جس کو ذرہ ذرہ کر کے آگ میں جلائیں

تب بھی وہ دم نہ مارے“

بعد ازاں سیف الدین باختریؒ نے فرمایا کہ:

” صادق وہ ہے کہ جس پر ہمیشہ غزبیں لگائی جائیں مگر وہ مشاہدہ دوست

کو فراموش نہ کرے، اور ضربوں سے متاثر نہ ہو“

یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

” یہ سخن شہاب الدین بہروردیؒ سے ملتا ہوا ہے، میں نے ”آثار اولیاء“

میں پڑھا ہے کہ ایک دن رابو بصریؒ، خواجہ حسن بصریؒ مالک بن دینارؒ



اور خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بصرہ میں ایک جگہ بیٹھے تھے،  
اور صدق محبت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ:

”مولا کی محبت میں صادق وہ ہے جو منجانب دوست، درد اور مصیبت  
آنے پر صبر کرے۔“

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

”اے خواجہ اس سے بولے خودی آتی ہے۔“

مالک بن دینارؒ نے کہا:

”مولا کی دوستی میں وہ صادق ہے جو ہر بلا و جفا منجانب دوست وارد

ہونے پر رضا طلبی میں رہے اور اس پر راضی رہے۔“

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

”اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔“

خواجہ شفیق بلخیؒ نے فرمایا کہ:

”صادق وہ ہے جو ذرہ ذرہ ہو جائے پھر بھی دم نہ مارے۔“

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

”الم و حزن وارد ہونے پر بھی جو مشاہدہ دوست کو فراموش نہ کرے

وہ صادق ہے۔“

## قبیہ کی مذمت

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:-

”قبیہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ گویا ستان میں ہنسنے کی ممانعت



آئی ہے، کیونکہ وہ عبرت کی جگہ ہے نہ کہ لہو بازی کی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جب کوئی گورستان میں گذرتا ہے، اس سے مُردے کہتے ہیں کہ ”اے غافل! اگر تجھے یہ معلوم ہوتا کہ مجھے کیا درپیش ہے تو تیرے جسم کا گوشت پوست گرجاتا۔“

## گریہ وزاری

غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

”خواجہ فتح موصلیؒ جو اہل طریقت میں سے تھے، آٹھ سال تک روتے رہے یہاں تک کہ ان کے رخساروں کا گوشت پوست گر گیا تھا۔ ان کے وصال کے بعد انھیں خواب میں دیکھا گیا، پوچھا:

”آپ کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے، مجھے زیر عرش جگہ دی گئی، میں نے لرزاں وترساں سجدہ شکر ادا کیا؛

غالب ہوا کہ:

”فتح! اتنا کیوں روتے تھے، کیا ہمیں غفار نہیں جانتے تھے؟“

ان نے سجدہ میں سر رکھ کر عرض کیا کہ:

”خداوند! تجھے عذاب جانتا ہوں، مگر ضغطہ قبر، ہیبت قیامت اور درستی ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا۔“

خدا ازاں ارشاد ہوا کہ:

”ہم نے تیرے ڈرنے کی وجہ سے تجھے امین کیا اور بخش دیا۔“

۱۶ دلیل العارفین ص ۱۶



# قبرستان کے آداب

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ :

”قبرستان میں برائے ہوئے نفس کھانا پینا بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ وہ جگہ  
عبرت کی ہے نہ کہ ہوائے نفسانی کی“

اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ :

”امام یحییٰ ابو النخیر زندوسیؒ کے روضہ میں میں نے سرورِ عالم کا یہ ارشاد  
لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو شخص قبرستان میں طعام و شراب کھاتا پیتا ہے  
وہ ملعون و منافق ہے“

بعد ازاں یہ حکایت بیان فرمائی :

”ایک دن خواجہ حسن بھریؒ کا قبرستان میں گذر ہوا۔ آپ نے مسلمانوں  
کے ایک گروہ کو وہاں کھانے اور شراب نوشی میں مصروف دیکھا۔  
خواجہ موصوف ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم منافق ہو  
یا مسلمان۔ یہ بات ان کو شاق گذری اور آپ کو ایذا پہنچانا چاہی آپ  
نے ان سے فرمایا، میں نے اس وجہ سے کہا کہ سرورِ عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”جو شخص قبرستان میں کباب و شراب کھاتا پیتا ہے، وہ

منافق ہے، کیونکہ یہ مقام ہیبت و عبرت کا ہے“

تم دیکھتے ہو کہ تم سے بہتر لوگ اس خاک کے نیچے سو رہے ہیں اور مور و  
مار کے زنداں میں محبوس ہیں، ان کا گوشت پوست گل کر ان کا جمال



خاک میں مل گیا ہے۔ تمہیں بھی انہیں کی طرح تمہارے عزیز سپردِ خاک  
 کر دیں گے۔ تمہارا کیسا دل ہے کہ تم اس جگہ کھانا پینا کرتے ہو، اور  
 لہو و لعب میں مشغول ہوتے ہو۔ یہ سن کر نوجوانوں نے توبہ کی کہ پھر ایسا  
 نہ کریں گے۔“

## لہو و لعب

ابو غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

” میں نے ’ریاصیں‘ میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ سرورِ عالمؐ کا گذر ایسے  
 لوگوں پر ہوا جو قہقہے اور لہو و لعب میں مصروف تھے۔ سرورِ عالمؐ کھڑے  
 ہو گئے اور سلام کیا اور فرمایا:

” اے عزیز کیا تم مرنے سے امین ہو گئے ہو؟“

سب نے کہا: ’یا رسول اللہؐ! نہیں۔‘

پھر آپؐ نے فرمایا کہ ’تم نے اپنے اعمال سے خلاصی پائی؟‘

کہا: ’نہیں۔‘

”کیا تم پل صراط سے گذر چکے؟“

انہوں نے کہا ”نہیں۔“

ارشاد فرمایا: ”پھر کیوں غافلوں کی طرح لہو و لعب میں مصروف ہو؟“

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت نے ان پر اثر کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں  
 کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔“



# رشد و ہدایت کی ضرورت

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ :

” ایک وقت میں نے دریا کے کنارے ایک صومعہ دیکھا جس میں ایک بزرگ رہا کرتے تھے۔ میں نے اس صومعہ میں داخل ہو کر سلام کیا۔ ان بزرگ نے اشارہ سے سلام کا جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر میری طرف منہ کر کے کہنے لگے :

”اے درویش! پچاس برس ہوئے مخلوق سے کنارہ کر کے اس جگہ عزت گزریں ہو اہوں، جس طرح تم مسافرت میں ہو اسی طرح میں بھی سیاحت کرتا ایک شہر میں پہنچا، میں نے دیکھا کہ ایک دنیا دار لوگوں کو بہت ستا رہا تھا۔ میں نے اس سے کچھ نہ کہا اور اس کو اس فعل سے باز نہ رکھا بلکہ چشم پوشی کی۔ غیب سے آواز آئی ”اے درویش! اگر تو خدا کے لئے اس دنیا دار سے یہ کہہ دیتا کہ ظلم اور زیادتی سے باز آ تو تیرا کیا بگڑ جاتا۔ لیکن تو اس بات سے ڈرا کہ دنیا دار تیرے ساتھ سلوک ہونا بند کر دیں گے“

جب سے یہ غیبی آواز سُنی، غایت شرمندگی سے اس صومعہ میں معتکف ہوں اور یہاں سے پاؤں باہر نہیں نکالا اور اس اندیشہ میں مبتلا ہوں کہ کل قیامت کے دن اگر اس معاملہ کی پرسش کی گئی تو کیا جواب دوں گا۔ پس اے درویش! اس دن سے میں نے قسم کھائی ہے کہ کہیں نہ جاؤنگا تاکہ نہ کچھ دیکھوں اور اس کے متعلق قیامت میں گواہ بنا پڑے۔ اس کے بعد مغرب کا وقت ہو گیا اور ایک کاسہ آشام دو جو کی روٹیاں



اور ایک کوزہ پانی کا ہوا سے پیدا ہوا اور ان بزرگ اور دعا گو نے ایک جگہ افطار کیا۔ جب چلنے لگا تو انھوں نے دو سبب مصلے کے نیچے سے نکال کر عنایت کئے۔“

## قلب کی اصلاح

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ :

” اگر خدا نخواستہ خدائے تعالیٰ کا ذکر سن کر یا کلام مجید پڑھ کر دل نرم نہ ہو اور اعتقاد و ایمان زیادہ نہ ہو سکے بلکہ وہ لہو و لعب میں مشغول رہے تو اہل سلوک کے یہاں یہ بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے جو اس کے مطابق ہیں وہ مومن ہیں اور جو اس سے ہٹے ہوئے ہیں وہ منافق ہیں۔“

آپ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی :

” ایک دن سرور عالم کا گزر ایک قوم پر ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ لوگ خدا کا ذکر کر رہے ہیں۔ مگر لہو و لعب میں مبتلا ہیں اور ذکر خدا سے ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔ پس سرور عالم وہاں سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا : ” یہ منافقوں کا طائفہ سوئم ہے کہ کلام ربانی سن کر ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔“

## پانچ چیزیں

خواجہ غریب نوازؒ کی اس مجلس میں شیخ جلال اور حضرت محمد واحد حشمتیؒ وغیرہ موجود

تھے۔ آپ نے برسر مجلس فرمایا کہ :

۱۹

دلیل العارفين ص ۱۹



پانچ چیزوں کا دیکھنا اہل اسلام کے نزدیک عبادت ہے :  
 اولاً صبح کے وقت اپنے ماں باپ کی زیارت کرنا، اور ان کو ادب کے  
 ساتھ سلام کرنا۔

اپنی اولاد کو محبت و برکت کی نظر سے دیکھنا بہتر عبادت ہے“  
 سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ :

” جو اولاد اپنے ماں باپ کی زیارت خدا کی خوشنودی و قرب کے  
 لئے کرتی ہے اس کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے، اور جو اولاد اپنے والدین  
 کے پاؤں چومے، حق تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت  
 کا ثواب لکھتا ہے اور اُسے بخش دیتا ہے“

پھر خواجہ غریب نوازؒ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی :

” ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں ایک جوان کو جو گنہگار مر گیا تھا،  
 درمیان حاجیوں کے بہشت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ یہ دیکھ کر متعجب  
 ہوا اور پوچھا: یہ مرتبہ تو نے کہاں سے پایا، تو نے دنیا میں کوئی نیک  
 کام نہیں کیا تھا۔ اس نے کہا یہ سچ ہے، مگر میری ایک ضعیفہ ماں تھی،  
 جب میں مکان سے باہر جاتا، اپنا سر ان کے قدموں پر رکھ دیتا تھا اور  
 بوسہ دیتا تھا۔ بعد ازاں باہر جاتا تھا۔ میری ماں یہ دعا کرتی تھی کہ  
 خدائے تعالیٰ تجھ کو بخش دے اور حج کا ثواب عنایت فرمائے۔  
 حق تعالیٰ نے میری ماں کی دعا قبول فرمائی، مجھ کو بخش دیا اور حاجیوں  
 میں شامل فرما دیا۔“

پھر ارشاد فرمایا کہ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا کہ یہ دولت آپ  
 کو کیسے ملی، فرمایا :-



” جب میں سات سال کا بچہ تھا۔ مسجد میں استاد سے قرآن پڑھا کرتا تھا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا **وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا** تو اپنے استاد سے اس آیت شریفہ کے معنی دریافت کئے۔ استاد نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کا حکم ہے کہ اولاد کو اپنے ماں باپ کی خوب خدمت کرنی چاہئے، جس طرح میں تمہارا پروردگار ہوں، اسی طرح انھوں نے تجھ کو پالا ہے؛ جب استاد سے یہ سنا تو میں بے تابانہ ماں کے پاس آیا اور اپنا سر ماں کے نعلان پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ:

” اے ماں! میں نے آج اپنے استاد سے ایک آیت شریفہ کے معنی سمجھے تو فوراً حاضر ہوا اور سر نیاز آپ کے قدموں پر جھکا کر فرمانِ خدا کی تعمیل کی۔ اب بحکمِ خدا آپ کا سچا غلام ہوں مجھے قبول فرمائیے؛ یہ سن کر والدین پر وجد طاری ہو گیا اور ان دونوں نے دو گنا نماز شکرانہ ادا کی اور میرا ہاتھ پیر کے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ:-  
ہم نے تجھے خدا کے سپرد کیا“

لہذا جو کچھ تم دیکھتے ہو، میرے ماں باپ کی دعا کا صدقہ ہے۔ دوسری بات (حضرت خواجہ بایزید بسطامی نے) یہ فرمائی کہ:  
” سرما میں آدھی رات کے وقت میری ماں نے پانی مانگایا میں نے کوزہ پانی بھرا اور ہاتھ پر رکھ کر لے گیا۔ مگر والدہ سو گئی تھیں۔ جب آخر شب میں بیدار ہوئیں، مجھے کوزہ لئے کھڑا دیکھا۔ انھوں نے ہاتھ بڑھا کر پانی کا پیالہ مجھ سے لینا چاہا، مگر چونکہ سردی کا موسم تھا، اور بوجہ زیادہ سردی کے کوزہ میرے ہاتھ سے چپک گیا تھا، اس لئے جب انھوں نے اپنا پیالہ اٹھایا تو میرے ہاتھ کی کھال اڑ گئی۔ والدہ نے بڑی بے حسینی



کے ساتھ اپنی بغل میں لے لیا۔ میرا منہ چوما اور کہا :

” اے جانِ مادر تو نے بڑی تکلیف اٹھائی “

پھر میرے واسطے دعا کرنے لگیں کہ :

” اے خدا تو اس کو بخش دے، اور اس پر اپنا فضل فرما اور اپنی

قربت عطا کر “

” ان کی اس دعا کو جو انھوں نے بڑی بے چینی کے عالم میں کی تھی اللہ تعالیٰ

نے قبول کیا، اور مجھ کو بیکراں نعمتیں عطا فرمائیں “

پھر فرمایا :-

” دویم کلام مجید کا دیکھنا عبادت ہے، کیونکہ ” شرح اولیاء “ میں لکھا

دیکھا ہے جو کوئی کلام مجید کو دیکھے یا پڑھے، اس کو خدائے تعالیٰ دو ثواب

عطا فرماتا ہے۔ ایک زیارت کلام پاک کا، دوسرا پڑھنے کا۔ اور ہر حرف

کے بدلے میں دس نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور

دس بُرائیوں سے پاک کیا جاتا ہے “

دعا گو نے عرض کیا کہ سفر اور لڑائی میں کلام مجید پاس رکھنا چاہئے یا نہیں۔

خواجہ غریب نواز نے جواب دیا :

” پہلے اسلام اس قدر ترقی پذیر نہیں تھا، اس لئے سرورِ عالم نے

قرآن مجید ساتھ رکھنے کی اجازت نہیں دی تھی کہ مبادا کفار کے قبضہ میں

پہنچ جائے اور وہ بے حرمتی کریں۔ مگر اب یہ زمانہ اسلام کی قوت کا ہے

اس لئے اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کلام اللہ شریف پاس رکھنا چاہئے “

۱۰ یعنی قطب صاحب



فرمایا کہ:

” سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا گیا، پوچھا:  
” اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ “  
کہنے لگے :-

” ایک رات میں دوست کے یہاں مہمان تھا۔ طاق میں کلام شریف  
رکھا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ یہاں قرآن مجید رکھا ہے، یہاں سونا بے ادبی  
ہے، اس لئے یہ قصد کیا کہ قرآن مجید اس مکان سے باہر بھیج دوں، مگر  
فوراً دل میں یہ خیال گذرا کہ قرآن پاک کو اپنے آرام کے لئے علیحدہ کرنا  
بھی تو بے ادبی ہے۔ پس میں نے اپنے سونے کے واسطے دوسری  
جگہ تجویزی کی۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند آئی اور قرآن مجید کا ادب کرنے  
کے باعث مجھے بخش دیا۔“

بعد ازاں خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ :-

” جامع الحکایات “ میں لکھا دیکھا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک جوان  
فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ تمام مسلمان اس سے بیزار ہو گئے تھے۔  
ہر چند اس کو سمجھایا جاتا تھا مگر وہ کسی کی نصیحت نہیں مانتا تھا۔ الغرض  
جب وہ مر گیا تو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر پر  
تاج ہے، مگر میں زرنکار پیٹی لگی ہے اور لباسِ فاخرہ پہنے ہوئے  
ہے۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کو بہشت میں پہنچا دو۔ بزرگ نے اس  
سے دریافت کیا کہ تو نے اپنی زندگی فسق و فجور میں گزار تھی۔ پھر تجھے  
یہ دولت کیسے نصیب ہوئی۔ کہنے لگا مجھ سے دنیا میں صرف ایک نیک  
کام ہوا ہے کہ جب میں قرآن مجید کو دیکھتا تھا کھڑا ہو جاتا تھا، تعظیم



کرتا تھا اور اس کو عزت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ صرف کلام پاک کی عظمت کرنے کے باعث خدائے تعالیٰ نے میرے گناہ بخش دیئے اور یہ درجہ عطا فرمایا۔“

پھر فرمایا کہ :-

”تیسرے یہ کہ کوئی شخص عالم بزرگ کا چہرہ عزت کے ساتھ دیکھے۔ خدائے تعالیٰ ایسے وقت ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے لئے قیامت تک بخشش کی دعا مانگتا رہتا ہے۔“

بعد ازاں فرمایا کہ :-

”جس کسی دل میں محبت اور دوستی علمائے کبار کی ہوتی ہے خدائے تعالیٰ اس کو ہزار سالہ عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اگر اس درمیان میں اس کا انتقال ہو جائے تو حق تعالیٰ اس کو علماء کا درجہ عطا فرماتا ہے اور مقام اس کا اعلیٰ ترین ہوتا ہے۔“

پھر فرمایا :-

”فتاویٰ ظہیریہ“ میں سرور عالم کا ارشاد لکھا دیکھا ہے کہ علمائے کرام اور اولیائے کرام کی زیارت کرنے کے لئے حتی المقدور بہت کوشش کرے۔ اگر سات دن یہ عمل جاری رکھے تو حق تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج فرماتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو یاد حق کے ساتھ شب بیداری کرے۔“

پھر فرمایا :-

”پہلے زمانہ میں ایک شخص ایسا گذرا ہے کہ جب وہ مشائخ کو دیکھتا تھا



مُنہ پھیر لیا کرتا تھا اور آتشِ رشک و حسد سے جلنے لگتا تھا۔ الغرض اُس کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کو قبر میں اتارا، ہر چند چاہا کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں، مگر کسی طرح اس کا منہ قبلہ کی جانب نہیں ہوتا تھا دوسری جانب پھر جاتا تھا، خلقت کو حیرت ہوئی۔ غیب سے آواز آئی کہ تم لوگ اس شخص کے لئے کیوں رنج کرتے ہو، یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں علماء و مشائخ کو دیکھتا تھا تو منہ پھیر لیتا تھا۔ پس جس شخص نے میرے دوستوں کے منہ پھیرا وہ میری رحمت سے محروم رہا اور گمراہ ہوا، قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔“

پھر ارشاد فرمایا کہ:

”جو تھے خانہ کعبہ کے دروازہ کی زیارت ہے اور کعبہ شریف دیکھنا ایک قسم کی عبادت ہے۔ سرورِ عالم نے ارشاد فرمایا کہ:

”خانہ کعبہ دیکھنے کی نیت سے جانا ایک قسم کی عبادت ہے۔ کعبہ دیکھنے والے کو ہزار سالہ عبادت اور حج کا ثواب ملتا ہے اور اولیائے کرام میں شمار کیا جاتا ہے۔“

پھر ارشاد فرمایا کہ:

”پانچویں اپنے پیرو مُرشد کے چہرے کی طرف دیکھنا اور خدمت میں مصروف رہنا ایک قسم کی عبادت ہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے معرفت المہدین کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

”جو شخص ایک دن بھی اپنے پیر کی ایسی خدمت کرے جیسا کہ حق ہے، تو خدائے تعالیٰ اس کو جنت میں ہزار محل موتی کے عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں اس کو جو ریں خدمت کے واسطے ملیں گی اور قیامت کے



دن جنت میں بے حساب جائے گا۔  
 چاہئے کہ جو کچھ پیر و مرشد کی زبان سے سُنے اس پر دل و جان سے متوجہ  
 ہو اور جو نماز، اوراد و وظائف پیر فرمائے وہ ادا کرے اور برابر پیر  
 کی خدمت میں حاضر رہ کر خدمت کرے۔ اگر متواتر کامقدور نہ ہو تو  
 حتی المقدور بجلائے۔

## اطاعتِ خداوند تعالیٰ

خواجہ غریب نوازؒ نے ارشاد فرمایا کہ :

” رحمتِ حق سے کوئی چیز بعید نہیں۔ مگر انسان کو لازم ہے کہ اطاعت  
 حق تعالیٰ میں قصور نہ کرے اور اس کو کسی حال میں نہ بھولے، اس  
 سے قُرب حاصل کرے۔ ازاں بعد انسان جو چاہے گا وہ ہو جائے گا۔“

## بڑا مرتبہ رکھنے والی باتیں

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ :

” مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سُننا اور اُن کا ساتھ دینا، حاجتمندوں  
 کی حاجت برآری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا،  
 یہ باتیں خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔“

## حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ ایک دن جبریل علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا :



” یا رسول اللہ! خدائے تعالیٰ نے آپ کو اپنی خلقت کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور اس شان و عظمت اور برکت کے ساتھ بھیجا ہے، کہ اگر تمام روئے زمین کے درختوں کی قلم بنائی جائیں اور تمام دریا روثنائی بنائے جائیں اور ہفت زمین و ہفت آسمان کا غذ ہو جائیں اور ابتداء سے لے کر انتہا تک جس قدر انسان، جنات و ملائک ہیں وہ سب آپ کی تعریف کریں تب بھی کما حقہ، آپ کی تعریف ہونا ناممکن ہے بلکہ اگر اس سے بھی زیادہ ہوں تب بھی آپ کی تعریف و توصیف حد امکان سے باہر ہے۔“

## سُورَةُ فَاتِحَةٍ كِي فَضِيلَتُ

خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ جہاں جبریل علیہ السلام نے فضائل آنحضرت بیان کئے وہاں سورہ فاتحہ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ:

” اسی طرح سورہ فاتحہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے اور اس برکت کی سورہ کو صرف آپ پر نازل کیا ہے تاکہ آپ کی امت اس کی برکتوں سے خاطر خواہ فیض یاب ہوتی رہے۔“

پھر آپ نے فرمایا:

سرور کونین کی حدیث مبارک ہے کہ:

الْفَاتِحَةُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ حَآءٍ

یعنی سورہ فاتحہ تمام دردوں کے لئے شفاء ہے

پھر خواجہ غریب نواز نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

” ایک مرتبہ ہارون رشید سخت بیمار ہوا۔ دو برس تکلیف میں گذر گئے۔ علاج کرنے سے عاجز ہو گیا۔ اس نے وزیر کو خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ



کی خدمت میں بھیجا اور عرض کرایا کہ مرض کی تکلیف کی وجہ سے میری جان  
 پہن گئی ہے، کسی دوا سے صحت نہیں ہوئی۔ چونکہ شفا کا وقت قریب  
 آگیا تھا، آپ یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ہارون رشید کے پاس  
 تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور اکتائیں  
 بار سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کے چہرہ پر دم کی۔ ابھی آپ پورا عمل کرنے بھی نہ  
 پائے تھے کہ مرض کی سختی دور ہو گئی۔ الغرض شفا پائی :

پھر فرمایا کہ :

” اللہ تعالیٰ نے کلام مجید کے شروع پارہ میں فرمادیا ہے کہ یہ وہ کتاب  
 ہے جس میں شک نہیں۔ اس میں ہدایت ہے۔ ہر انسان کو اپنے  
 عقائد درست رکھنا چاہئیں۔ کامیابی اور راحت حاصل کرنے کی  
 یہی صورت ہے۔“

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ :

” خدائے تعالیٰ نے ہر سورہ کا ایک نام رکھا ہے، مگر اس سورہ مبارکہ

کے سات نام ہیں :

پہلا نام	_____	فاتحہ الكتاب
دوسرا نام	_____	سبع مثانی
تیسرا نام	_____	ام الكتاب
چوتھا نام	_____	ام القرآن
پانچواں نام	_____	سورہ مغفرت
چھٹا نام	_____	سورہ الرحمت
ساتواں نام	_____	سورہ الكنز



اس سورۃ میں سات حرف نہیں آئے :

۱۔ 'ث' اس میں نہیں ہے۔ ث سے ثبور ہے۔ پس اس کے پڑھنے

والے کو ثبور سے غرض نہیں ہے۔

۲۔ 'ج' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو جہنم سے نجات ہے۔

۳۔ 'ز' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا تہور کے درخت اور اس کے

پانی سے مبرا ہے۔

۴۔ 'ش' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا شقی نہیں ہو سکتا۔

۵۔ 'ظ' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا ظلم و ظلمت سے محفوظ ہے۔

۶۔ 'ف' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو فراق کی مصیبت

سے نجات ہے۔

۷۔ 'خ' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو کبھی خواری نہ ہوگی

ہمیشہ مامون رہے گا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ :

” امام ناصر لکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں سات آیات ہیں، اور انسان کے

جسم میں بھی سات حصے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کو حق تعالیٰ ساتوں

دوزخ سے بچالے گا۔ اس کا کوئی حصہ کسی دوزخ میں نہ جائے گا۔

پھر فرمایا کہ :

” مشائخ طبقات و اہل سلوک فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اس سورۃ میں

ایک سو چوبیس<sup>۲۴</sup> حروف رکھے ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں۔ ہر

حرف ایک ہزار پیغمبر کی بزرگی ثابت کرتا ہے اور ان کے صحیفہ کا ثواب

اس کے پڑھنے والے کو ملتا ہے۔“



بعد ازاں فرمایا کہ :

” الْحَمْدُ میں پانچ حروف ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے تاکہ بندہ دن رات میں جو یہ پانچ حروف پڑھتا رہے تو جو پانچ وقت میں آنے والے نقصانات ہیں ان سے مامون رہے گا۔“

” اللہ میں تین حروف ہیں۔ تین پانچ ملائے تو آٹھ ہوئے۔ لہذا بہشت اور اس کے ساتوں دروازے اس کے پڑھنے والے کے لئے کشادہ ہوں گے، جس دروازے سے چاہے گا داخل بہشت ہوگا۔“

” رَبِّ الْعَالَمِينَ میں دس حروف ہیں۔ دس میں مندرجہ بالا آٹھ ملنے سے اٹھارہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہیں، اس کا پڑھنے والا اٹھارہ ہزار عالم کی عبادت کے برابر ثواب پاتا ہے۔“

” الرَّحْمٰن میں چھ حروف ہیں۔ مندرجہ بالا اٹھارہ میں چھ ملائے تو چوبیس ہوئے۔ خدائے تعالیٰ نے رات دن کے چوبیس گھنٹے بنائے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کے چوبیسوں گھنٹے پاکی میں ایسے گذرتے ہیں جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“

” الرَّحِيْمُ کے چھ حروف ہیں۔ چوبیس<sup>۲۴</sup> میں چھ ملانے سے تیس<sup>۳</sup> ہو گئے پُل صراط تیس ہزار سال کی راہ ہے۔ مگر اس کا پڑھنے والا پُل صراط کو بجلی کی طرح طے کر جائے گا۔“

” مَا لِكِ يَوْمِ الدِّينِ میں بارہ حروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر سال کے بارہ مہینے بنائے ہیں۔ پس اس کے پڑھنے والے کے بارہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بارہ اور تیس بیالیس ہوتے ہیں۔“

” اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں آٹھ حروف ہیں۔ بیالیس<sup>۱۵</sup> اور آٹھ پچاس<sup>۳۵</sup> ہوئے۔“



قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ پس جو شخص ان پچاس حروف کو پڑھے گا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بروز قیامت صدیقوں کا سامعہ لے کرے گا۔  
 ”وَإِيَّاكَ نُسْتَعِينُ“ میں گیارہ حروف ہیں۔ گیارہ اور پچاس اکٹھے ہوتے  
 اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا میں اکٹھے دریا پیدا فرمائے ہیں۔ اس کے  
 پڑھنے والے کو ان دریاؤں کے قطرات کے برابر ثواب ملے گا۔  
 ”إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ“ میں انیس حروف ہیں۔ اکٹھے اور  
 انیس اسٹی ہوئے۔ شراب پینے کی سزا اسٹی درے ہیں۔ اس کا پڑھنے والا  
 اس سے مامون رہے گا۔

”الْعَمَلُ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ میں چوالیس  
 حروف ہیں۔ اس میں اسٹی ملائے تو ایک سو چوبیس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے  
 ایک سو چوبیس ہزار پیغمبر اپنی مخلوق میں بھیجے ہیں۔ اس سورۃ کے پڑھنے  
 والے کو ان سب پیغمبروں کے برابر حق تعالیٰ نے ثواب عطا فرمائے گا،  
 اور بخش دے گا۔

الحمد شریف کے فضائل بیان کرنے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے ایک واقعہ  
 بیان فرمایا کہ:

”ایک مرتبہ میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے ساتھ سفر  
 میں تھا کہ ہم دونوں دجلہ کے کنارے پہنچے۔ اس جگہ کشتی نہ تھی، ہمیں  
 عجلت تھی۔ حضرت نے فرمایا:  
 ”آنکھیں بند کرو۔“

جب میں نے آنکھیں بند کر کے ذرا سی دیر میں کھولیں تو حضور خواجہ اعظمؒ  
 کو دریا کے پار پایا۔ دعا گو نے عرض کیا، ہم نے کس طرح دریا عبور کیا:



ارشاد فرمایا :

”پانچ بار الحمد شریف پڑھ کر پاؤں دریا میں رکھ دیا، اور اس طرف آگئے“  
پس جو شخص اس سورۃ کا عامل ہو جائے وہ اللہ کی قدرت کے وہ تماشے دیکھے گا  
جس کا بیان کرنا از بس ناممکن ہے۔  
خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اگر سورۃ فاتحہ کو صدق دل سے پڑھے،  
اور اس کی مہم اور مشکل حل نہ ہو تو وہ میرا دامن پکڑے۔

## باب (۴)

### ارشاداتِ عالیہ

خواجہ غریب نوازؒ کے اقوال تصوف کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ سب کو یہاں  
پیش کرنے کی گنجائش نہیں۔ بہ نظر اختصار حسب ذیل اقوال پیش کئے جاتے ہیں:

### عارف و عرفان

\_\_\_\_\_ عارف سے ادنیٰ بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ملک و مال سے سبزار ہو جاتا ہے۔  
\_\_\_\_\_ عارف وہ ہے جو اس بات کی جدوجہد کرے کہ ایک دم نصیب ہو جائے اور  
عارفِ دم وہ ہے جو ذکر خدا کرے اور اپنی تمام عمر اس ایک دم پر فدا کر دے۔ اگر ایسا دم



نصیب ہو جائے تو زہے نصیب! کیونکہ ایسا دم زمین و آسمان میں ساہا سال تک تلاش کرنے پر بھی میسر نہیں آتا۔

— اللہ تعالیٰ کے عارف ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں لیتے۔  
— عارف دنیا کا دشمن اور خدا کا دوست ہوتا ہے۔ وہ دنیا سے متنفر ہوتا ہے اور اسے غل و غش اور حسدات کی خبر تک نہیں ہوتی۔

— ہر وہ عارف جس میں تقویٰ ہو وہ گداگری کرے تو لقمہ حرام کھاتا ہے۔  
— عارف اس وقت تک روتا ہے جب تک راہ میں ہوتا ہے۔ لیکن جب حقا قرب میں پہنچ جاتا ہے اور وصال حاصل ہو جاتا ہے تو اسے گریہ نہیں رہتا۔  
— اہل عرفان یا دالہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔  
— عارفوں کا ایثار عاشقی بے نیازی ہے اور محبتوں کا ایثار آرزو ہے۔  
— عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا نہ وہ کسی اور کی طرف التفات کرتے ہیں۔

— عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ نہ ہو نہ وہ کسی کی ملک ہو۔  
— عارفوں کی خصلت محبت میں اخلاص ہے۔  
— عارف محبت میں کامل اس وقت ہوتا ہے جب درمیان سے گفتگو اٹھ جائے ایسا ہو جائے کہ یاد و دست رہے یا خود۔

— عارف کا توکل حق کے ساتھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ وہ عالم سکر میں متخیر ہوتا ہے۔  
— عارف وہ ہے جو راہ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے۔  
— عارف وہ ہے کہ جب صبح کو اٹھے تو اسے رات کی بابت کچھ یاد نہ ہو۔  
— جب تک عارف کو ستر خالص نصیب نہیں ہوتا اس کا کوئی فعل خالص نہیں ہوتا۔  
— عارف وہ ہے جو سوائے ذکر حق کے کسی کو دوست نہیں رکھتا۔



— عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں، اُن سے تمام عالم منور ہوتا ہے۔

— عارف وہ ہے جو جملگی عالم سے خبردار ہو، اور لاکھوں معنی بیان کرے اور ہر وقت بحر معانی میں شناوری کرتا رہے تاکہ گوہر اسرار الہی اس سے نکالے اور جو ہریان مبصر کو دکھائے کہ وہ اسے پسند کریں اور جانیں کہ عارف ہے۔

— عارف وہ ہے جو ہر وقت ولولہ عشق اور قدرت آفرینش میں متحیر رہے۔ اگر کھڑا ہے تو دوست کے وہم میں ہے، اگر بیٹھا ہے تو دوست کے ذکر میں ہے۔ اگر خواب میں ہے تو دوست کے خیال میں ہے، اگر بیدار ہے تو دوست کے حجاب عظمت کے گرد طواف میں ہے۔

— عارف اس کو کہتے ہیں جس پر عالم غیب سے صد ہزار تجلیات نازل ہوں اور ایک وقت میں ہر چند ہزار حال و تجلیات اس میں دم بدم پیدا ہوں۔

— عارف کی ایک علامت ہے کہ وہ ہر وقت متبسم رہتا ہے۔ جس وقت عارف مسکراتا ہے اس وقت عالم ملکوت میں مقربان اس کے سامنے ہوتے ہیں جو کچھ اُن سے ظاہر ہوتا ہے وہ اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے۔

— عارف پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت ہزار ایسے ملک اس کو پیش کئے جائیں جن میں ہر قسم کے عجائبات ہوں تو وہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا مگر اس چیز کو جو اس پر طاری کی گئی ہے۔

— عارفوں پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت وہ عرش سے حجاب عظمت کا فاصلہ طے کر لیتے ہیں اور وہاں سے حجاب کبریا تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر دوسرے قدم میں اپنے مقام تک آجاتے ہیں۔ مگر یہ ادنیٰ درجہ عارفوں کا ہے۔ لیکن جو کامل ہیں ان کا درجہ خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچتے ہیں، اور کب واپس آتے ہیں۔

— عارف وہ ہے جو کہیں ہو اور کچھ بھی طلب کرے وہ اس کے سامنے آئے،



جس سے بات کرے جواب پائے۔ اس راہ میں وہ عارف نہیں جو خدا کے سوا کسی اور چیز کے درپے ہو۔

— عارفوں کا ایک درجہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس درجے پر وہ دنیا و مافیہا اپنی ڈوانگلیوں میں دیکھتے ہیں۔

— عارف کا کم تر درجہ یہ ہے کہ پہلے دلی نور دکھائے، پھر کوئی اگر دعویٰ کے ساتھ سامنے آئے تو اسے بہ قوت کرامت ملزم بنا دے۔

— جب عارف خاموش ہوتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے۔ جب آنکھیں بند کرتا ہے تو اس لئے نہیں کھولتا کہ شاید اسرافیل صُورنہ پھونک دے۔

— جس نے خدا کو پہچان لیا، اگر وہ خلق سے دُور نہ بھاگے، سمجھ لو اس میں کوئی نعمت نہیں۔

— عارف کا کمال یہ ہے کہ اپنے آپ کو راہِ خدا میں جلا دے۔

عارف خواہ معرفت کے متعلق کتنا ہی بیان کرے اگرچہ دوست کی گلی میں پھرے مگر جب تک معارف یاد نہ کرے معرفت کو نہیں پہنچتا۔

جب عارف کا حال کامل ہو جاتا ہے تو لاکھوں مقام سے باہر نکلتا ہے اور اپنا کام ترقی پذیر پاتا ہے۔ اگر اس مقام سے نہ نکلے تو اسی مقام میں حیران رہ جاتا ہے یعنی ابھی کنارہ ہے، اُسے راہ معلوم سہی نہیں، اس لئے زیادہ تر ضائع ہی رہتا ہے۔

— اہل عرفان یادِ الہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔

— عارف راہِ محبت میں وہ ہے جو کوئین سے دل برداشتہ ہو



# دُنیا

— دنیا فانی ہے اور کارہائے دنیا لایعنی ہے۔

## راہِ سلوک

— جب تک آدمی راہِ سلوک میں دنیا و ما فیہا ترک نہ کر دے وہ اہل سلوک میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ان میں کا ہوتا ہے۔ پس اگر اس کی یہ حالت نہ ہو تو سمجھ لو کہ جھوٹا ہے۔

— اس راہ (راہِ سلوک) میں بہت سے مرد عاجز اور عاجز، مرد ہو گئے۔

## اہل سلوک

— اہل سلوک میں محبت ایک ایسا علم ہے کہ لاکھوں علماء اس کو سمجھنا چاہتے ہیں مگر ذرہ بھر بھی ان کو اس کی خبر نہیں ہوتی، اور زہد میں ایک ایسی طاعت ہے جس کی زاہدوں کو بھی خبر نہیں۔ وہ اس سے غافل ہیں۔ وہ ایک بھید ہے جو دونوں جہان سے باہر ہے، اور اے اہل محبت اور اہل عشق کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو دونوں جہان میں ثابت ہوتا ہے وہ اس بھید کو جانتا ہے۔ بعد ازاں وہ دعویٰ نہیں کرتا، تاکہ دعویٰ اُسے رنج نہ پہنچائے۔

## اہل محبت

— اہل محبت کی فریاد بوجہ شوق و اشتیاق اس وقت تک رہتی ہے، جب تک وہ دوست نہ مل جائے۔ کیونکہ عاشق اسی وقت تک واویلا کرتا ہے جب تک دولتِ مشاہدہ حاصل نہیں۔ جب مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے گفتگو نہیں رہتی۔



\_\_\_\_\_ اہل محبت کا یہ مرتبہ ہے کہ اگر ان سے پوچھیں کہ شب کی نماز پڑھ لی تو کہیں،  
اس سے فراغت نہیں۔ ہم ملک الموت کے گرد پھرتے ہیں۔ جب درماندہ ہو جاتے ہیں،  
اس کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔

\_\_\_\_\_ اہل محبت اگرچہ محبت میں مجبور ہیں، مگر کام ایسے لوگوں کا اختیار کرتے ہیں،  
جو سوتے اور جاگتے میں مطلوب کے طالب ہیں اور اپنی دوست داری سے فارغ ہو کر  
مشاہدہ دوست میں مشغول ہیں۔

\_\_\_\_\_ اہل سلوک اور اہل محبت میں محبت یہ ہے کہ دوست کے مطیع رہیں اور ڈرتے  
رہیں کہ کہیں دُور نہ کر دیے جائیں۔

\_\_\_\_\_ اہل محبت وہ لوگ ہیں جو صرف حق تعالیٰ کی بات سنتے ہیں۔

\_\_\_\_\_ جب اہل محبت مرتا ہے، جلد بخش دیا جاتا ہے۔

\_\_\_\_\_ اہل محبت کے گرد اور حق کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

## رَاحِ مَحَبَّتِ

\_\_\_\_\_ رَاحِ مَحَبَّتِ میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہان سے دل اٹھالے۔

\_\_\_\_\_ معشوق خود عاشق کی طلب گاری کو دیکھتا ہے۔ محبت کی رَاحِ طَبِيعِيَانِ کا کام ہے۔

## عِبَادَتُ

\_\_\_\_\_ عِبَادَتُ قَالُ الْفَعَالُ ہے۔

## مَحَبَّتُ

\_\_\_\_\_ مَحَبَّتُ چار معنی رکھتی ہے:



اول : ذکر خدا میں دل و جان سے خوش رہنا۔

دوم : ذکر خدا کو بزرگ تر جانتا۔

سوم : اس کے ساتھ مشغول رہے۔ دوسروں کے ساتھ قطع تعلق کر لے۔

چهارم : اپنے آپ پر روئے اور اس پر جس کو اس سے غیرت ہے۔

\_\_\_\_\_  
محبت میں صادق وہ ہے جو ماں باپ، فرزند ان و برادران سے خدا و رسولؐ کے لئے قطع تعلق کرے اور سب سے بیزار ہو۔

\_\_\_\_\_  
محبت و فاکا دعویٰ وصال اور حرمت باطل کے ساتھ ہے۔

\_\_\_\_\_  
محبت میں عارف وہ ہے جسے کوئی شے عجیب نہ معلوم ہو، کیونکہ تسلیم و دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

\_\_\_\_\_  
جس کو محبت و فقر عطا کئے جاتے ہیں اسے وحشت نہیں دی جاتی کہ وہ اس پر فریفتہ ہو جائے۔

## مُرشد

\_\_\_\_\_  
جب تک مُرشد کی تربیت حاصل نہ ہوگی، منزل پر نہیں پہنچے گا۔

\_\_\_\_\_  
پیر مرید کا مشاطہ ہے۔ اس لئے کہ پیر کی ترغیب مرید کی کمایت حال کے لئے ہوتی ہے۔

## مُرید

\_\_\_\_\_  
مُرید کو طاعت میں اس وقت لطف آتا ہے جب طاعت میں خوشی و خرمی حاصل ہوتی ہے۔ اس خوشی میں وہ حجاب سے قریب ہو جاتا ہے۔



## عشق

عشق کی راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔  
عشق و محبت میں گفتگو، حرکت و مشغلہ اس وقت تک ہے جب تک باہر میں۔  
جب اندر پہنچتے ہیں خاموشی، سکون اور آرام میسر آتا ہے۔ فریاد و شور ہرگز نہیں ہوتا۔

## عاشق

دریاؤں کا بہتا پانی شور کرتا ہے، لیکن جب سمندر سے مل جاتا ہے۔ آواز نہیں رہتی۔ اسی طرح جب عاشق معشوق سے واصل ہو جاتا ہے تو واویلا نہیں کرتا۔  
عاشق کا دل آتش کدہ محبت ہے، جو اس میں آئے اُسے جلا کر ناچیز کر دیتا ہے  
کیونکہ عشق کی آگ سے تیز کوئی آگ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنہیں اس کی دوستی نے خاموش کر رکھا ہے۔ انہیں عالم موجودات کی کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی۔  
جس دل میں اللہ تعالیٰ کی دوستی ہوتی ہے، اس کی جان کو قرار حاصل ہوتا ہے۔ پس اس کو چاہئے کہ دونوں جہان کو بیگانہ دیکھے۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو عاشق صادق نہیں۔

## دوستی

اگر دوست کی دوستی میں دونوں جہان بھی بخش دیے جائیں تب بھی کم ہے۔  
اللہ تعالیٰ سے دوستی اس طرح ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھے، یعنی دنیا و نفس سے، اس سے دشمنی رکھے۔  
دوستی اس کا نام ہے کہ اس کا ذکر دل سے کرے، کیونکہ دل یاد کے لئے بنایا گیا ہے۔



## دوست

— دوست کے امر اور خوب صورت میں اور خوب صورت عاشق کے دل ہی میں جاگزیں ہوتے ہیں۔

— جس کو خدا دوست رکھتا ہے اس پر بلا نازل کرتا ہے۔

— جو دوست سے محبت کرتا ہے وہ بر غبت دوست کی طرف سے مصیبت کا خواہاں ہوتا ہے۔

## حاجی

— حاجی لوگ جسم کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ پھر بھی انہیں مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مگر عشاق دل سے حجابِ عظمت کا طواف کرتے ہیں۔ اگر اس کے سوا اور چیز کو دیکھ لیتے ہیں تو فریاد کرتے ہیں اور بقا (مشاہدہ) چاہتے ہیں۔

## صحبت

— نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت بد کام سے بدتر ہے۔

## وقت

— سب سے اچھا وقت وہ ہے جب کہ وہ سوا بس نفس نہ ہوں اور خلقت سے رہائی حاصل ہو۔

## یقین

— یقین ایک نور ہے جس سے انسان منور ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں مجبان و



متقیان میں شامل ہو جاتا ہے

## بقا

اگر ہو سکے تو بقا حاصل کرو۔ صلاحیت اور زہد تو ایک ہوا کی طرح ہیں، جو تم پر چلتی ہے۔

بقا عین حق ہے۔

## علم

علم محیط ہے اور معرفت اس کا جزو ہے۔ پس خدا کہاں اور بندہ کہاں۔ علم خدا ہی کو ہے، مگر معرفت ہر دو کو ہے۔

## تخرید

تخرید یہ ہے کہ صفات محبوب محب کے دل اور صفات میں جاگزیں ہو جائیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے، میں اس کے لئے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔

## عادت

عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا۔ ترک عادت کر کے تربیت مُرشد حاصل کرنا مردوں کا کام ہے۔

## درویش اور درویشی

درویش میں اتنی قوتِ باطنی ہونی چاہئے کہ اگر مُسنے والا حکایت اولیاء اللہ میں شک کرے تو اُسے مشاہدہ کرے کہ قائل کر دے۔

درویشی اس کا نام ہے کہ جو آئے اُسے محروم نہ جانے دے۔ اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلائے۔ اگر ننگا ہے تو نفیس کپڑا پہنائے۔ بہر حال اسے خالی نہ جانے دے، اس کا



حال پوچھ کر دل جوئی کرنا چاہئے۔

— جہاں میں عزیز ترین یہ ہے کہ درویش درویشوں سے ملیں اور جو کچھ دل میں ہو وہ صاف صاف بیان کریں اور بدترین چیز یہ ہے کہ درویش درویشوں سے جُدا رہیں۔

## گناہ

— گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو خوار و ذلیل کرنا۔

## فریاد

— فریاد کی دلیری اس وقت تک رہتی ہے جب تک دوست سے غائب اور اپنا عاشق بنا ہوا ہے جب حضوری حاصل ہوتی ہے تو فریاد گفتگو نہیں رہتی۔

## اہل توکل

— اہل توکل پر غلباتِ شوق میں ایسا وقت آتا ہے کہ اس وقت اگر انہیں ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور ان کو تلوار سے زخمی کر دیا جائے، یا کوئی اور تکلیف پہنچائی جائے تو انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔

— حقیقتاً متوکل وہ ہے جو خلقت کے آزار اور رنج پہنچانے پر نہ کسی سے شکایت کرے نہ حکایت۔

## دل

— دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدہ دوست میں باقی ہو۔

## توبہ

— توبہ کے چند مقامات ہیں۔ جاہلوں سے دُور رہنا، باطل کو ترک کرنا، منکروں



سے رد گردانی کرنا، محبوب سے محبت کرنا، خیرات کرنا، توبہ کو درست کرنا اور مظالم کو روکنا۔

\_\_\_\_\_ **سفر** \_\_\_\_\_  
اے غافل اسی سفر کا توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی سفر آخرت۔

\_\_\_\_\_ **زہد** \_\_\_\_\_  
قیامت کے دن اگر بہشت میں کوئی چیز پہنچائے گی تو وہ زہد ہے کہ (صرف)

علم و عمل۔

## خود پرستی

\_\_\_\_\_ **خود پرستی** اور نفس پرستی اہت پرستی ہے۔ جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا  
خدا پرستی حاصل نہ ہوگی۔

## تسلیم و دعویٰ

\_\_\_\_\_ **تسلیم و دعویٰ** ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

## ملازمت

\_\_\_\_\_ **ملازمت** پروردگار کی عبادت سے حاصل ہوتی ہے۔

## بزرگی

\_\_\_\_\_ **بزرگی** کا دعویٰ کرتا ہے قید میں ہوتا ہے۔

## نسبت

\_\_\_\_\_ **نسبت** بندہ کو حق تعالیٰ سے اس قدر نسبت پیدا کرنی چاہئے کہ جو کچھ وہ چاہے وہ  
قبول کرے اور اگر اس قدر نہ ہو تو اس کو درویش نہیں کہنا چاہئے۔



## تین چیزیں

اول: خوف : دویم: رجا : سویم: محبت

پس خوف کے ضمن میں ترکِ معصیت ہے۔ تاکہ آتشِ دوزخ سے نجات ہو، اور رجا کے ضمن میں طاعت ہے تاکہ بہشت و منزلت اور حیاتِ ابدی حاصل ہو اور محبت کے ضمن میں اجتہاد و فکر ہے تاکہ حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

## کفر

اگر کافر سو برس تک لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے مسلمان نہیں، لیکن ایک مرتبہ محمد ﷺ کہنے سے صد سالہ کفر دور ہو جاتا ہے۔

## مقام جمع الجمع

مقام جمع الجمع یہ ہے کہ ظہور اسمائے صفات جانے، مصنوعات صانع کو دیکھے، مشاہدہ چشم کو تجلیات سے پُر نور کرے۔ اصناف ماسوا کو دُور کرے۔ کفر کو ظہورِ جلال جانے اور اسلام کو نورِ جمال ظہور اسمِ ہادی کا کہ ہدایت ہے پیر ہو جائے اور پر تو فعل سے کہ ضلالت ہے دُور رہے۔

## گوہرِ نفس

چار چیزیں گوہرِ نفس ہیں:

اول: درویشی جو تو نگر کر دے۔

دوسرے: بھوک جو سیر کر دے۔

تیسرے: اندوہ جو شادی دکھائے۔



چوتھے : دشمن کے ساتھ ایسی مردمی جو دوستی دکھائے۔

## دس شرطیں

اہل طریقت کے لئے دس شرطیں لازم ہیں :

اول :	طلبِ حق	ششم : تقویٰ
دوم :	طلبِ مُرشد	ہفتم : استقامتِ شریعت
سوم :	ادب	ہشتم : کم کھانا و کم سونا
چہارم :	رضا	نہم : عزت اختیار کرنا خلق سے۔
پنجم :	محبت و ترکِ فضول	دہم : روزہ، نماز

## دس اور شرطیں

اہل حقیقت کے لئے بھی دس شرطیں لازم ہیں :

- اول یہ کہ : معرفت میں کامل ہو اور خدا رسیدہ ہو۔  
 دوم یہ کہ : نرنج ہو نہ رنجیدہ کرے اور نہ کسی کی بدی خیال میں لاوے۔  
 سوم یہ کہ : حق تعالیٰ کی راہ دکھاوے اور خلق کو ایسی بات بتاوے جس میں  
 فائدہ دنیا و آخرت کا مرتب ہو۔

چہارم : تواضع ————— پنجم : عزت  
 ششم یہ کہ : ہر شخص کو عزیز و محترم جانے اور اپنے کو سب سے حقیر اور  
 کم تر شمار کرے۔

ہفتم : رضا و تسلیم ————— ہشتم : ہر ایک درد و رنج میں صبر  
 نہم : سوز و گداز و عجز و نیاز ————— دہم : قناعت و توکل



## باب (۵)

### آپ کے مکتوبات

خواجہ غریب نوازؒ کے مکتوبات طالبانِ حق کے نئے رہنمائی اور اسرارِ معرفت کی نقاب کشائی کی روشنی میں ہیں۔ یہ خطوط خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے خلیفہ اکبر و جانشین اور سجادہ نشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں۔ یہ خطوط تصوف اور علمِ معرفت کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ ان خطوط میں تصوف کے مختلف نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلوبِ نگارش کے لحاظ سے بھی ان خطوط کو طرہ امتیاز حاصل ہے۔ یہ خطوط فارسی زبان میں ہیں۔ ان میں سے بعض کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

### مکتوب (۱)

حقائق و معارف سے واقف، رب العالمین کے عاشق!

برادرِ خواجہ قطب الدین کو

معلوم ہو کہ لوگوں میں عاقل ترین وہ فقرا ہیں جنہوں نے درویشی اور نامرادی اختیار کر لی ہے۔ کیونکہ اس میں مراد، نامرادی ہے اور نامرادی مراد ہے۔ برخلاف اس کے کہ



اہل غفلت نے صحت کو زحمت اور زحمت کو صحت خیال کر رکھا ہے۔ پس دانا وہی ہے جو دنیاوی مراد ترک کر کے فقر و نامرادی اختیار کرے اور اپنی مراد چھوڑ کر نامرادی سے موافقت کرے۔ ۴۔ نامرادی سے تا نگردی یا مراد سے کے رسی

پس مرد کو حق تعالیٰ سے وابستگی لازم ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اگر خدا آنکھ دے تو ہر راہ میں سو اس کے کچھ نہ دیکھے۔

جہاں میں جسے دیکھے، اس میں اس کی حقیقت دیکھے، کیونکہ ہر ذرہ خاک جہاں بنا ہے، اگر دیکھا جائے، بجز شوقِ موافقت ظاہری اور کیا لکھوں۔

فقیر  
معین الدین چشتی سجری

## مکتوب (۲)

میرے دلی محب، میرے قلبی دوست

برادرِ م خواجہ قطب الدین دہلوی

اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہان کی سعادت عطا فرمائے۔  
بندہ مسکین کی طرف سے سلام مسنون کے بعد واضح ہو۔

عزیز من!

جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ کبھی سوال یا خواہش یا آرزو نہیں کرتا، جس نے

نہیں پہچانا ہے وہ ان کی بات کو نہیں سمجھ سکتا۔

دوسرے حرص و ہوا کو ترک کرنا چاہئے۔

جس نے حرص و ہوا کو ترک کیا، اس نے مقصود حاصل کر لیا۔ چنانچہ ایسے شخص کے

لئے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :



وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

” جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو روکا، اس کا ٹھکانا بہشت ہے “  
جس دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے پھیر دیا اُسے کثرتِ شہوات کے کفن میں  
پیٹ کر زمینِ ندامت میں دفن کر دینا چاہئے۔

ایک روز خواجہ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا:

” ایک روز میں خواب میں دیدارِ الہی سے مشرف ہوا، پوچھا، بایزید

کیا چاہے ہو؟ - عرض کیا جو تو چاہتا ہے “

خطاب ہوا ” اچھا، جس طرح تو میرا ہے، اسی طرح میں تیرا ہوں “

ہر کہ گردن ہند رُخا اورا مرمر احق نگاہ باں باشد

جو تصوف کی ماہیت سے واقف ہونا چاہے وہ اپنے اوپر آسائش کا دروازہ بند

کر لے۔ پھر زانوئے محبت کے بل بیٹھ جائے۔ اگر یہ کام کر لیا، تو سمجھو کہ اہل تصوف ہو گیا۔

طالبانِ حق کو یہ امر دل و جان سے بجالانا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ و سورۂ شیطانی سے نجات

پائے گا، اور دونوں جہان کی مرادیں حاصل کرے گا۔

ایک روز میرے شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

” معین الدین! کیا تجھے معلوم ہے کہ صاحبِ حضور کے کہتے ہیں؟

صاحبِ حضور وہ ہے کہ ہر وقت مقامِ عبودیت میں ہو اور ہر ایک واقعہ

کو اللہ کی طرف سے خیال کرے اور جانے اور اس پر راضی رہے۔ وہ

جہان کا بادشاہ اس کا محتاج ہے۔“

بعض درویش کہتے ہیں کہ جب طالبِ کمال حاصل کر لیتا ہے تو گھبراہٹ نہیں

رہتی۔ یہ غلط ہے۔ دوسرے جو یہ کہتے ہیں کہ عبادت کرنا بھی اس کے لئے ضروری نہیں ہوتا

یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عبادت، بندگی اور عبودیت



میں سر بسجود رہے اور اس کے باوجود عجز کا یہ عالم کہ حضور فرماتے تھے :

مَا عَبْدٌ نَالَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

” ہم نے تیری ایسی عبادت نہیں کی جیسا کہ حق تھا “

یقین جانو کہ جب عارف کمالیت کا درجہ حاصل کرتا ہے تو اس وقت کمال درجہ کی ریاضت جس سے مراد نماز ہے، نہایت صدق دل سے ادا کرتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ معلوم کر کے صدق سے کام لیتا ہے تو اسے اتنی پیاس محسوس ہوتی ہے گویا اس نے آگ کے کئی پیالے پی رکھے ہیں۔ جوں جوں ایسے پیالے پیتا ہے پیاس غلبہ کرتی ہے اس واسطے کہ جمال لامتناہی کی انتہا نہیں۔ اس وقت اس کا سکون بے سکون، اور آرام بے آرام ہو جاتا ہے۔ تا وقتیکہ بقائے الہی سے مشرف نہ ہو جائے۔ والسلام

فقیر  
معین الدین چشتی سجری

مکتوب (۳)

درد مند طالب شوق دیدار الہی کے آرزو مند، درویش جفاکش

میرے عزیز بھائی خواجہ قطب الدین

اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں آپ کو سعادت نصیب کرے۔

سلام سنون!

کے بعد مقصود یہ ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں یہ خاکسار خواجہ نجم الدین صغریٰ، اور خواجہ محمد تارک حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر خواجہ صاحب سے پوچھا :

” یہ کیونکر معلوم ہو کہ کسی شخص کو قرب الہی حاصل ہو گیا ہے؟ “



خواجہ صاحب نے فرمایا:

” نیک عملوں کی توفیق بڑی اچھی شناخت ہے۔ یقین جانو جس شخص کو نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے، اس کے قرب کا دروازہ کھل گیا ہے۔“  
پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ:

” ایک شخص کے یہاں ایک صاحب وقت لونڈی تھی، جو آدھی رات کے وقت اٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتی اور شکرِ حق بجالاتی، اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی کہ:

” پروردگار! میں تیرا قرب حاصل کر چکی ہوں۔ مجھے اپنے سے دور نہ رکھنا۔“  
اس لونڈی کے آقائے یہ ماجرا سُن کر اس سے پوچھا کہ تمہیں کیوں معلوم ہوا کہ تمہیں قربِ الہی حاصل ہے؟  
اس نے کہا:

” مجھے یوں معلوم ہے کہ اُس نے مجھے آدھی رات کے وقت جاگ کر دو رکعت پڑھنے کی توفیق دے رکھی ہے۔ اس واسطے میں جانتی ہوں کہ مجھے قربِ الہی حاصل ہے۔“  
آقائے کہا:

” لونڈی جا، میں نے اللہ آزاد کیا۔“

پس انسان کو دن رات عبادتِ الہی میں مصروف رہنا چاہئے تاکہ اس کا نام نیک لوگوں کے دفتر میں درج ہو جائے اور نفس و شیطان کی قید سے نجات پائے۔ والسلام

فقیر  
معین الدین چشتی سجری



## مکتوب (۴)

اللہ الصمد کے اسرار سے واقف، لم یلد ولم یولد کے انوار کے ماہر

میرے بھائی قطب الدین

اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج زیادہ کرے۔

فقیر پر تقصیر معین الدین سنجر کی طرف سے خوشی و خرمی آمیز اور انس و محبت

بھرا سلام پہنچے۔

مقصود یہ ہے کہ تادم تحریر صحت ظاہری کے سبب مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ آپ

کو ثواب دارین عطا فرمائے۔

بھائی! میرے شیخ خواجہ عثمان ہارونی فرماتے ہیں کہ:

”سوائے اہل معرفت کے کسی اور کو عشق کے رموزات سے واقف

نہیں کرنا چاہئے“

جب شیخ سعدی میگونی نے آنجناب سے پوچھا کہ اہل معرفت کو کیوں کر پہچان

سکتے ہیں، تو فرمایا کہ:

”اہل معرفت کی علامت ترک ہے جس میں ترک ہے، یقین جانو کہ

وہ اہل معرفت ہے اور اسے خدا شناسی حاصل ہے۔ اور جس میں ترک

نہیں اس میں معرفت حق کی بوجھی نہیں۔ یہ اچھی طرح یقین کر لو کہ کلمہ شہاد

اور نفی اثبات حق تعالیٰ کی معرفت ہے“

مال و مرتبہ بڑے بھاری بُت ہیں۔ انھوں نے بہت لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ



کیا اور کر رہے ہیں۔ یہ معبودِ ضائق بن رہے ہیں۔ بہت لوگ جاہ و مال کی پرستش کرتے ہیں۔ پس جس نے جاہ و مال کی محبت کو دل سے نکال دیا اُس نے گویا پوری نفی کر دی اور جسے حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گئی اُس نے پورا پورا اثبات کر لیا اور یہ بات کَلَّا لَإِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کے کہنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

پس جس نے کلمہ شہادت نہیں پڑھا اسے خدا شناسی حاصل نہیں ہوتی۔ والسلام

فقیر  
معین الدین حشقی سنجری

## مکتوب (۱۵)

مخزن اسرارِ یزدانی، معدن فیوضِ سبحانی

میرے بھائی قطب الدین

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

ایک روز میرے شیخ نے نفی و اثبات کے کلمہ کی بابت کیا خوب فرمایا، کہ نفی اپنے کو نہ دیکھنا، اور اثبات اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو دیکھنا ہے۔ کیونکہ کوئی خود میں خدا میں نہیں ہو سکتا۔ پس نفی کی نفی کرنے والا ہونا چاہئے، ورنہ نفی کا کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یہ خیال کریں کہ ہستی صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے تو مطلب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ کلمہ شہادت، نماز، روزہ وغیرہ کی صورت بھی اور حقیقت بھی ہر ان کے حقائق کو چھوڑ کر صرف ظاہری صورتوں پر قناعت کر لینا فضول ہے۔ وہ شخص بڑا ہی احمق ہے جو ان کے حقائق تک نہیں پہنچتا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ سالک ابتداء میں نابینا ہوتا ہے۔



جب حق کی طرف سے اسے بینائی حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس سے دیکھتا اور سنتا ہے۔ اپنے آپ کو فراموش کر دیتا ہے جب ایسی صوت ہو جائے تو واصل اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ والسلام

فقیر  
معین الدین چشتی بخاری

## مکتوب (۶)

عارف معارف، حق آگاہ، عاشق اللہ

بھائی قطب الدین اوشی

اللہ تعالیٰ آپ کے فقر کو زیادہ کرے۔

دعا گو کی طرف سے انس آمیز سلام کے بعد مکشوف رائے معرفت پیرا ہو۔  
عزیز من! اپنے مریدوں کو ضرور بتا دینا کہ فقیر مُرشدِ کامل سے کیا مراد ہے اور

اس کی علامت کیا ہے؟ اور یہ کیونکر پہچانا جاتا ہے۔

مشائخِ طریقت قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے:

الْفَقِيرُ مَا لَا يَحْتَاجُ إِلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

”فقیر اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام ضروریات سے فارغ ہو اور اس کے باقی رہنے

والے جمال کے سوا اور کسی چیز کا طالب نہ ہو، کیونکہ تمام موجودات کے باقی رہنے والے،

جمال کا آئینہ اور منظر ہیں۔ اس واسطے وہ ان سب میں اپنا مقصود دیکھتا ہے۔“

بعض بزرگوں نے اس کی تشریح یوں فرمائی ہے کہ:

”کامل فقیر اُسے کہتے ہیں کہ جس کے دل سے سوائے حق تعالیٰ کے

سب کچھ دُور ہو اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اس کا مقصود

مطلوب نہ ہو۔“



” جب ما سوائے اللہ، دل سے دور ہو جاتا ہے، مقصد حاصل ہو جاتا ہے “

پس اب کو ہمیشہ مطلوب و مقصود کے درپے رہنا چاہئے۔  
اب یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ مطلوب و مقصود کیا ہے۔ پس معلوم ہونا چاہئے کہ مقصود یہی درد و سوز ہے، خواہ حقیقی ہو یا مجازی۔ یہاں سوز مجازی سے مراد ابتدائے احکام شریعت ہے

والتَّكْوَانُ

فَقِيرٌ

مَعِينُ الدِّينِ حَسْبِي سَجْدِي



## باب (۶)

### اوراد و وظائف

خواجہ غریب نوازؒ کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف کے فیض، اثر اور مقبولیت میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ آپ کا فیض اب بھی جاری ہے۔ لوگ آپ کے اوراد و وظائف سے اب بھی فیض یاب ہوتے ہیں، اور فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ آپ کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف کثود کار کی کنجی ہیں۔ ذیل میں آپ کے بتائے ہوئے چند اوراد و وظائف پیش کئے جاتے ہیں :

(۱)  
برائے زیارتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے واسطے حضرت قطب صاحب کو ہرات حسب ذیل درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيبِكَ وَسُؤْلِكَ النَّبِيِّ  
الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ

(۲)

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ کلمے پڑھے، محمد کو خواب میں دیکھے:

اللَّهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْوَالِدَيْنِ وَالْمَقَامِ



اقْرَأْ رُوحَ مُحَمَّدٍ مَبْنَى السَّلَامِ

(۳)

اسمِ اعظم

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا ارشاد ہے کہ اسمِ اعظم یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد یا حییٰ یا قیومؑ پڑھ لیا کرے اور اپنی ہر ضرورت پورا ہونے کے لئے اللہ سے دعا کرے۔

(۴)

ہم میں کامیابی کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ جب کوئی ہم درپیش ہو تو کامیابی کے لئے چار رکعت صلوٰۃ العاشقین پڑھے۔ اول رکعت میں سو مرتبہ یا اللہ، دوسری رکعت میں یا رحمن، تیسری رکعت میں یا رحیم، اور چوتھی رکعت میں یا ود وود پڑھے۔

(۵)

کشائشِ رزق کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کشائشِ رزق کے واسطے صبح و شام حسب ذیل دُعا تین مرتبہ پڑھے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَسِّعْ عَلَيَّ رِزْقِيْ  
وَاقْدِرْ لِيْ عَلٰی كَسْبِهِ وَمَتَّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَتَشْغَلْنِيْ فِيمَا صَرَفْتَهُ  
عَنِّيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ۔

(۶)

حاجت پوری ہونے کے لئے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دُعا ہر فرض نماز کے بعد پڑھے گا اس کی ہر حاجت پوری ہوگی : یا شفیقُ یا رفیقُ نحنُ من کلِّ یقینِ



(۷)

ہر مصیبت سے نجات کے واسطے  
خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حسب ذیل آیت کریمہ کو مصیبت  
کے وقت پڑھے، مصیبت سے نجات پائے:  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

(۸)

روزی میں برکت کے واسطے  
خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ روزی میں برکت کے واسطے حسب ذیل دُعا  
نماز کے بعد بکثرت پڑھنی چاہئے:  
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَمُقْرِنِينَ ط

(۹)

علم کی ترقی کے واسطے  
خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ علم و ذہن میں ترقی کے لئے حسب ذیل دُعا  
ہر روز صبح کی نماز کے بعد پڑھنا مفید ہے:  
مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى

(۱۰)

مرض سے نجات پانے کے واسطے  
خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کھلیعَمَسْ، حَمَعَسَقَ چینی کی طشتری پر لکھ کر  
مریض کو پلانے یا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالے۔



(۱۱)

## گم ہونی چیزوں کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت کو پڑھ کر گم شدہ چیز کو تلاش کرنا کامیابی کی ضمانت ہے ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز ملے گی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِذَا أُجِبُوا بِهِمْ  
كُفْبَ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ  
ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ  
شَدِيدُ الْعَذَابِ ط

(۱۲)

## گناہوں کی معافی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے سے سب گناہ معاف ہو جائیں گے:

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ  
تَذَكَّرُوا أَتَقْوَىٰ إِذْ أَهْلَمُوا مُبْصِرُونَ ط

(۱۳)

## مقبول دعا

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل دعا خواجگانِ چشت کے معمولات میں سے ہے۔ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ اس دعا کے پڑھنے سے دینی اور دنیاوی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں:

اللَّهُمَّ زِدْ لِقْوَنَا وَزِدْ سُرُورَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا  
وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْ شَوْقَنَا وَزِدْ ذَوْقَنَا وَزِدْ حَوْلَنَا وَزِدْ قُوَّتَنَا وَزِدْ قَبُولَنَا



وَزِدُّ السَّنَاوَزِدُّ عَلْمَنَا وَزِدُّ جَلْمَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

(۱۴)

دشمن پر غالب آنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جب دشمن کے سامنے جاؤ تو حسب ذیل

اسما گرامی کا پڑھنا مفید ہے :

يَا سُبُوْحُ ، يَا قُدُّوْسُ ، يَا غَفُوْرُ ، يَا وُدُوْدُ

(۱۵)

حاجت برآری کے واسطے

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ جب دیر میں تھوڑے

سے رخصت ہوئے تو فرمایا :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ہر حاجت کے لئے ایک ہزار اور ایک دفعہ پڑھنا چاہئے۔

اور یا اللہ تین ہزار گیارہ دفعہ سوتے وقت پڑھے۔ ہر روز حَبْنَا اللّٰهُ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط سو دفعہ پڑھے۔

تائب کو چاہئے کہ ہر فریضہ کے بعد دس دس دفعہ درود شریف اور دس دس دفعہ

سورۃ اخلاص پڑھے اور فرض مغرب کے بعد چھ رکعتیں او ابین تین سلام سے پڑھے، اور

ہر رکعت میں سورۃ اخلاص تین دفعہ پڑھے اور دو رکعت حفظ الایمان پڑھے اور ہر رکعت

میں سورۃ اخلاص دس دفعہ پڑھے۔ جب سونے لگے تو لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سوار پڑھے اور اہل شجرہ کی ارواح پر فاتحہ پڑھے اور اکثر اوقات میں ذکر اللّٰهُ اور

لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ، میں مشغول رہے۔



(۱۶)

مصیبت سے خلاصی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت پڑھنے سے مصیبت سے  
رہائی ہو جاتی ہے۔ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، تا آخر سورۃ

(۱۷)

اولاد کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اولاد کے واسطے حسبِ ذیل آیت نماز کے بعد  
تین مرتبہ پڑھے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمۡ اِنَّ زَلٰزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ

(۱۸)

آسیب دور کرنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ وَاِذَا الْبَطْشُ الْمُبْتَطَمُ جَبَّارِيْنَ تِيْنَ مَرْتَبًا  
پانچ مرتبہ پڑھ کر آسب زدہ کو پلادے۔

(۱۹)

آنکھ کی روشنی کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت نماز کے بعد پڑھے انگلی پر  
دم کر کے آنکھ میں لگائے:

وَالسَّمَآءِ بَنِيْنَآهَآ بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ط وَالْاَرْضِ  
فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ ط



## ڈاڑھ کے درد کے واسطے

۱۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اس رخسارے پر ہاتھ رکھے جس طرف درد ہو، اور سات بار کہے : **اللَّهُمَّ اذْهَبْ عَنْهُ سُوءَ مَا مَجِدُ وَخَشَنَةَ بَدْعُوَّةِ نَبِيِّكَ التَّمْلِيْنِ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ**

ب۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی جس دانت میں درد ہو اس پر رکھے اور یہ پڑھے : **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَاِنَّ مَرِيْمَ لَمْ تَلِدْ غَيْرَ عِيسَى مِنْ رُوْحِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ اِنْ تَكْشِفُ مَا يُلْقَى فَلَانُ بِنُ فُلَانٍ اَوْ تُلْقَى فَلَانَةُ بِنْتُ فَلَانَتُ مِنَ الضَّرِّ**

ج۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ جس رخسارہ کی طرف درد ہو اس پر یہ لکھا جائے : **وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الْاَيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ**

## تجارت میں ترقی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ تجارت میں ترقی کے واسطے حسب ذیل درود زیادہ پڑھنا چاہئے : **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ**

## نماز کی مقبولیت کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کلمہ توحید تین بار پڑھ لینے سے نماز کو درجہ مقبولیت حاصل ہو جائے گا۔



(۲۳)

### رزق میں ترقی کے واسطے

إِنَّ اللَّهَ يُمِصُّكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَا  
إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهَا إِنَّهُ كَانَ جَلِيمًا غَفُورًا

نماز کے بعد بکثرت پڑھنے سے، خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ رزق

میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۲۴)

### فتوحات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر صبح نو بار پڑھے:

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ ابْتَدَيْتُ وَبِكَرَمِكَ اِقْتَدَيْتُ وَبِكَرَمِكَ  
اِقْتَدَيْتُ وَبِنُورِكَ اهْتَدَيْتُ وَبِفَضْلِكَ اِسْتَعِينْتُ وَاسْتَغْفِرُكَ وَالْوَبَالَيَكَ

(۲۵)

### پھل کی مٹھاس کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھ کر پھل کو تراشے، شیریں

معلوم ہوگا: فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ط

(۲۶)

### زمہریلے جانور کے کاٹے کا اتار

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جس جگہ زمہریلا جانور کاٹے، اس مقام پر انگلی

گھماتا ہوا ایک سانس میں سات دفعہ پڑھ کر چھینا مارے یا کان میں دم کرے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيًّا تَقَرُّوا أَعْيُنٌ وَأَجْعَلْنَا  
لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ط

۱۴۲



(۲۷)

### جملہ حاجات کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیات کو انگشتی پر کندہ کر کے اپنے

پاس رکھے :

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ  
وَلْيَقُولُوا إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ط

(۲۸)

### رجعتِ عمل سے محفوظ رہنے کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی عمل کے وقت حسب ذیل سورت کو

پڑھے تو وہ عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ  
وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ط

(۲۹)

### قرض کی ادائیگی کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھنا مفید ہے:

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ط

(۳۰)

### کشائشِ رزق کے واسطے

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ شروعِ مہینے کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد

نمازِ مغرب گیارہ مرتبہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھے اور ہر جمعہ کے بعد حسب ذیل

آیت کا غذر لکھ کر کنوئیں میں ڈالتا رہے :



وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَاكُمْ فِيهَا مَعَالِشَ ۖ قَلِيلًا فَالشُّكْرُ وَط

(۳۱)

بغض و عداوت سے بچنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ چالیس دن تک سو مرتبہ یہ پڑھے اور پڑھتے وقت  
آمن کا خیال دل میں رکھے :

وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ

(۳۲)

ہر مشکل کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو پڑھ کر دعا کرے:

وَإِذَا جَاءَ تَهُمْ آيَةٌ قَالُوا الْبَلْ لَنْ نُؤْمِنَ بِهَا حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ

رُسُلُ اللَّهِ ۗ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يُجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۖ

(۳۳)

ہر مرض و درد کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ تکلیف یا درد کی جگہ حسب ذیل آیت کو ہاتھ

رکھ کر تین دفعہ دم کرے: وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِمَا تَوْصِيْدُ ۖ

(۳۴)

ہول دلی کو دور کرنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت بکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکا-

لہر دل پر رہے۔ ہو سکے تو تاگے میں باندھ دیں۔ تاکہ دل سے زہٹنے پائے۔ هُوَ الَّذِي

انْدَاكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۖ وَاللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

مَا اسْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ اَلْفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيزٌ حَكِيْمٌ ۝



## بدخوابی سے بچنے کے واسطے

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو سوتے وقت پڑھے  
یا لکھ کر گلے میں ڈالے :

فَلَمَّا أَتَوْا قَالِ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَابِقُ  
إِنَّ اللَّهَ لَا يُصَلِّحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ط وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ  
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

## بلیات سے بچنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھ کر کشتی یا سواری پر سوار ہونے  
سے راستے کی تمام بلیات سے امن پائے گا۔ کسی کو اگر سردی سے بخارا آتا ہو تو بیری کی  
لکڑی پر لکھ کر گلے میں ڈالے :

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ  
بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

## ہر مشکل کے حل کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر مشکل کے حل کے لئے سُوْرَةُ فَاتِحَةٍ زیادہ  
پڑھنی چاہئے۔ مشکل کے وقت سورہ فاتحہ اس طرح پڑھنا چاہئے کہ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کے میم کو الْحَمْد کے لام  
سے ملائے اور آمین کے موقع پر وَلَا الضَّالِّينَ کے بعد تین مرتبہ آمین کہے۔



(۳۸)

### آنکھوں کی روشنی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھوں کی روشنی قائم رکھنے کے لئے ہر نماز کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْقَيُّومُ پڑھے اور آنکھوں پر دم کرے پھر عَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ پڑھے اور دونوں انگوٹھوں پر دم کر کے آنکھوں سے انگوٹھوں کو لے۔

(۳۹)

### مخلوق کی محتاجی سے بچنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دعا ستر مرتبہ پڑھے گا مخلوق کا محتاج نہ ہوگا :

اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ  
وَلِفَضْلِكَ عَنْ مَنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

(۴۰)

### کھوئی ہوئی چیز ملنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ گم شدہ چیز کے ملنے کے لئے حسب ذیل دعا پڑھنی چاہئے :

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ اجْمَعْ عَلَيَّ صَالَتِي

(۴۱)

### آنکھ کا درد دور ہونے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھ کا درد دور ہونے کے لئے اور آنکھ کی روشنی حاصل کرنے کے واسطے اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ پڑھ کر انگلیوں کے سروں پر دم کرے اور آنکھوں پر پیرے پھر اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ



بڑھ کر اسی طرح کرے۔ پھر اسی طرح 'الْوَجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ' پڑھے اور آنکھوں پر پھیرے۔

(۱۴۲)

### قرض کی ادائیگی کے واسطے

۱۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت صبح و شام پڑھ لینے سے قرض ادا ہو جائے گا:

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ  
ب۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ قرض کے ادا ہونے کے واسطے امام مالکؒ کے موطا میں حسب ذیل دعا آئی ہے:

اللَّهُمَّ فَالِقَ الْإِصْبَاحِ جَعَلَ الْيَلَّ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حَبَابًا  
إِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَأَمْضِ لِسَعْيِي وَبَصُرِي  
وَقَوِّي فِي سَبِيلِكَ۔

ج۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے بعد سو دفعہ:

اللَّهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِعُ يَا مُعِيدُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ  
اللَّهُمَّ الْكُفْيُ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ  
وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
پڑھے اور پھر ہر روز سو بار پڑھا کرے۔

(۱۴۳)

### پریشانی دور ہونے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر روز سات بار حسب ذیل آیت پڑھنا اور پڑھ کر داہنے سینے پر ملنا اور اس کی مدد سے کرنا مفید ہے:



هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزِدُوا إِيمَانًا  
 مَعَ إِيمَانِهِمْ وَيَلْبِغْ جُنُودَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا  
 حَكِيمًا

(۱۴۴)

### نمازِ استخاره

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ استخارہ کی نماز جو شب میں پڑھی جاتی ہے، اس  
 کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت  
 میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے، اور سوتے وقت اپنے مقصد کے متعلق  
 تصور کر کے اور دعا کر کے سو رہے۔

(۱۴۵)

### دوزخ سے نجات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے ایام عشرہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔

(۱۴۶)

### فتح و کامرانی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ بِطْرَحًا چاہئے۔



تمہارا دل سے عزیز ہو گئے امیر کووار  
تمہارا دل در فیضان ہے عزیز کووار

---



# حصہ سویم

## باب (۱)

### کشف و کرامات

کرامت کو عقلی دلائل سے سمجھنا ناممکن ہے۔ اولیاء اللہ سے کرامتیں ظہور میں آتی ہیں۔ کرامت نام ہے اس چیز کا جو عقل میں نہ آئے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے صدہا کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ کے وصال کے بعد بھی کرامتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جس طرح آپ سے حیات ظاہری میں کرامتیں سرزد ہوتی تھیں اسی طرح بعد وصال بھی کرامتیں ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ یہاں سب کے بھنے کی تلاش نہیں، چند پیش کی جاتی ہیں:

سبزہ وار کا حاکم یادگار محمد تھا، وہ اپنے ظلم اور بد مزاجی کے واسطے مشہور تھا، وہ فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ جب خواجہ غریب نوازؒ سبزہ وار میں رونق افروز ہوئے، تو آپ یادگار محمد کے باغ میں حوض کے پاس بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے یادگار محمد کے خادم کے کہنے کی مطلق پرواہ نہ کی اور آپ وہیں بیٹھے۔ جب یادگار محمد وہاں پہنچا تو خواجہ غریب نوازؒ کو وہاں بیٹھا دیکھ کر اپنے خدمت گاروں پر خفا ہوا خواجہ غریب نوازؒ نے سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا، نظر کا دوپٹا ہونا تھا کہ یادگار محمد کا چہنچہ لگا، وہ گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا۔ اس کے خادموں نے جب خواجہ بزرگ سے درخواست کی تو آپ نے حوض سے تھوڑا سا پانی لے کر یادگار محمد کے منہ پر چھینٹا مارا، وہ ہوش میں آیا



معافی کا خواستگار ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ کا مرید ہوا، غرض تائب ہو کر خواجہ غریب نوازؒ کی نگاہِ کرم کی بدولت واصلانِ حق میں سے ہوا۔

اس قسم کا واقعہ بلخ میں پیش آیا۔ مولانا ضیاء الدین ایک مشہور حکیم اور فلسفی تھے، مولانا کو اپنے ظاہری علم پر بہت گھمنڈ اور ناز تھا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جو آپ کو کلنگ کی ایک بھنی ہوئی ران دی۔ اس کو کھاتے ہی مولانا اپنا سارا فلسفہ بھول گئے۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے یہ دیکھ کر اپنے پس خوردہ میں سے تھوڑا سا مولانا کے منہ میں ڈالا۔ مولانا کو ایک دم ہوش آگیا۔ اپنے خیالاتِ فاسدہ پر نادم ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے مرید ہوئے، بعد ازاں فرقہ خلافت پایا۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ ایک جنگل سے گذر رہے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے چند مرید بھی تھے۔ اس جنگل میں کچھ ڈاکو رہتے تھے جن کا کام لوٹ مار تھا۔ ان ڈاکوؤں نے خواجہ غریب نوازؒ اور ان کے مریدوں کو گھیر لیا، جو آپ کے مریدوں کے پاس تھا ان، ڈاکوؤں نے چھیننا شروع کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جب اپنی نگاہ جادو ن ڈاکوؤں پر ڈالی تو وہ کانپنے لگے۔ آپ کے قدموں پر گر پڑے۔ سامان جو چھیننا تھا وہ واپس کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر سب مشرف باسلام ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے بعد ازاں ان کو چند نصیحتیں فرمائیں۔ ڈاکوؤں پر کافی اثر پڑا۔ وہ دینِ حق پر کار بند رہے۔ انھوں نے سچائی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

اجمیر پہنچ کر خواجہ غریب نوازؒ نے ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ ابھی آپ کو وہاں بیٹھے کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ساربان وہاں پہنچے اور آپ سے کہا: ”یہاں سے ہٹ کر کہیں اور بیٹھو، یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔“ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ اونٹوں کو کہیں بھی بٹھا دو، جگہ کافی ہے لیکن ساربان زمانے۔



آپ یہ کہتے ہوئے اٹھے کہ ” اچھا اب یہاں اونٹ ہی بیٹھیں گے “  
 دوسرے دن جب اونٹوں کو اٹھانے کی کوشش کی گئی تو اونٹ اپنی جگہ سے نہ  
 اٹھے۔ ساربان خواجہ غریب نوازؒ کے پاس پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ خواجہ  
 غریب نوازؒ کو ان پر رحم آگیا۔ آپ نے فرمایا ” اچھا اب جاؤ، اونٹ اٹھے ہوئے  
 پاؤ گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت قطب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ ہر سال زیارتِ کعبہ کے لئے  
 بقوتِ روحانی اجیر سے تشریف لے جاتے تھے۔ جب آپ کا کام کمالیت کو پہنچا تو آپ کا یہ  
 معمول تھا کہ آپ ہر شب بعد نمازِ عشاء کعبۃ اللہ تشریف لے جایا کرتے تھے اور نمازِ فجر اجیر  
 میں ادا فرماتے تھے۔

حاکمِ وقت نے ایک شخص کو جو بلا قصور تھا پھانسی دی۔ اس کی ماں روتی پیتتی خواجہ  
 غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کا بیٹا بے قصور ہے۔ وہ عورت  
 آپ سے فریادِ سی کی طالب ہوئی، آپ عصا لے کر اس کے ساتھ روانہ ہوئے، مقتول  
 کے قریب پہنچ کر آپ نے عصا سے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:  
 ” اے مظلوم! اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو خدا کے حکم سے زندہ ہو جا  
 اور دار سے نیچے چلا آ۔

آپ کے اس ارشاد پر مقتول زندہ ہو گیا اور دار سے اتر کر آپ کے قدموں پر سر  
 رکھا اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا۔

وفات کے بعد بھی صدہا کرامتیں آپ سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ بہ نظر اختصار  
 چند پیش کی جاتی ہیں:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ عرصے تک خواجہ  
 معین الدین سجری قدس سرہ کے روضہ میں معتکف رہا۔ عرفہ کی ایک رات روضہ



مستبرکہ کے نزدیک نماز ادا کی اور وہیں کلام اللہ شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔  
 تھوڑی رات گزری تھی کہ میں نے پندرہ سیپارے ختم کر لئے۔ سورۃ کہف یا سورۃ مریم میں  
 ایک حرف مجھ سے ترک ہو گیا۔ حضرت مخدوم کے روضہ سے آواز آئی کہ یہ حرف چھوڑ گئے لے  
 پڑھو۔ دوبارہ آواز آئی، عمدہ پڑھتا ہے۔ خلف الرشید ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

جب میں قرآن پڑھ چکا تو حضرت خواجہ کے پائینتی پر سر رکھ دیا اور رو کر مناجات  
 کی کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس گروہ میں سے ہوں۔ یہی فکر تھی کہ روزہ اطہر میں سے آواز  
 آئی کہ مولانا! جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے؛

پھر حضرت خواجہ کے قدموں کی طرف سر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک میں اس گروہ  
 میں سے ہوں جیسا کہ فرمایا تھا۔ کچھ دیر بعد وہاں سے بہت سی نعمت حاصل کر کے چلا آیا بلکہ  
 جہانگیر کا واقعہ ہے کہ شکار میں ایک نیل گائے کے پیچھے تین کوس پیدل گیا مگر  
 وہ شکار نہ ہوئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اُسے شکار کر لوں گا تو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی  
 رُوح کے لئے اس کا گوشت پکا کر فقرا کو کھانا کھلاؤں گا۔ چنانچہ وہ نیل گائے رُک گئی  
 اور جہانگیر نے ایسا ہی کیا۔

جہانگیر اس واقعہ کے دو تین دن بعد پھر شکار کو گیا۔ ایک نیل گائے نظر آئی۔  
 جہانگیر اس کے پیچھے شام تک پھرتا رہا لیکن وہ نیل گائے کسی مقام پر نہ ٹھہری، آفتاب  
 غروب ہو گیا، جہانگیر ناامید ہو گیا۔ اس حالت میں اس کی زبان پر فوراً آیا کہ ”اے خواجہ!  
 یہ نیل گائے بھی آپ کی نذر ہے۔“

جہانگیر کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ وہ نیل گائے بیٹھ گئی۔ اس نے اس  
 کا شکار کر لیا اور فقیروں کو کھلائے جانے کا حکم دے دیا۔



عکس مزین بکریا درگاه و  
گلشن فویست این بستان ما



# حصہ چہارم

## باب (۱)

### عمارات درگاہ شریف

درگاہ شریف کی عمارات خواجہ غریب نوار کے پرستاروں کی عقیدت کا اظہار ہیں۔ یہ عمارات ان کے عقیدت مندانہ جذبات کی شاہد ہیں۔ صدیوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب عمارات کی تعداد کافی ہے۔ سب کے یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں۔ خاص خاص پیش کی جاتی ہیں۔

#### عثمانی دروازہ

۱۹۱۲ء ۱۹۱۵ء

اس کو نظام لیٹ بھی کہتے ہیں۔ سر عثمان علی خاں سابق نظام حیدرآباد ۱۹۱۲ء میں اجمیر میں حاضر ہوئے۔ یہ دروازہ آپ ہی کا بنوایا ہوا ہے۔ محراب دروازہ کی چوڑائی ۱۶ فٹ ہے بلندی تقریباً ستر فٹ ہے۔ دروازہ کے اوپر نقار خانہ ہے۔

#### کلمہ دروازہ

شاہ جہاں نے شاہ جہاں میں یہ دروازہ تعمیر کرایا۔ اس کو شاہ جہاںی دروازہ بھی کہتے ہیں۔ محراب دروازہ کی نشانی پر کلمہ شریف ہندی حروف میں لکھا ہوا ہے، اس لئے اس کو کلمہ دروازہ بھی کہتے ہیں



## اکبری مسجد

۱۵۷۰ء

جہانگیر کی ولادت کے چھ ماہ بعد اکبر اجمیر شریف حاضر ہوا اور اس مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ مسجد متعلقہ عمارت ۱۴۰ مربع فٹ ہے۔ مسجد کی محراب ۵۶ فٹ بلند ہے۔

بلند دروازہ

۱۵۷۵ء

یہ دروازہ سلطان محمود خلجی نے تعمیر کرایا۔ چونکہ درگاہ شریف کی اور عمارتوں سے یہ بلند ہے اس لئے اس کو بلند دروازہ کہتے ہیں۔ اس دروازہ کی بلندی ۸۵ فٹ ہے۔

بڑی دیگ

۱۵۶۷ء

اکبر چوڑکی فتح کے بعد پاپیادہ سفر کر کے ۱۵۶۷ء میں اجمیر پہنچا اور یہ دیگ تیار کرائی۔ اس میں ستواں چاول پکتے ہیں۔ اس کا محیط ۳۶ فٹ ۱۰ انچ اور قطر ۱۲ فٹ ہے۔

چھوٹی دیگ

۱۶۱۳ء

یہ دیگ جہاں گیر کی پیش کی ہوئی ہے، اس میں انٹی من چاول پکتے ہیں۔ اس کا محیط ۲۲ فٹ ۲ انچ اور قطر ۸ فٹ ۲ انچ ہے۔

مخمل خانہ

۱۶۵۱ء

یہاں محافل سماع منعقد کی جاتی ہیں، یہ عمارت ۶۶ فٹ مربع ہے۔

۱۵ حسن السیر ۱۶ حسن السیر



۱۵۶۹ھ

خانقاہ

یہ وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت خواجہ غریب نواز کو بعد وفات غسل دیا گیا۔

شاہجہانی مسجد

۱۶۲۷ھ

یہ مسجد شاہ جہاں کی تعمیر کردہ ہے۔ سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اس کا طول ۷۷ گز شرعی اور عرض ۳۷ گز شرعی ہے۔

چلہ بابا فرید گنج شکر

یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت بابا فرید گنج شکر نے چلہ کشی کی تھی، چلہ کا دروازہ بند رہتا ہے۔ محرم کی پانچ تاریخ کو کھلتا ہے۔ اس دن لوگ زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔  
جنتی دروازہ

یہ دروازہ بند رہتا ہے۔ عیدین اور حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے عرس کے موقع پر کھلتا ہے۔

۱۷۹۳ھ

ارکانی ڈالان

روضہ منورہ کے بائیں جانب یہ ڈالان ہے، اس کو ارکانی یا کرناٹکی ڈالان کہتے ہیں

اولیاء مسجد

خواجہ غریب نواز اس مقام پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پہلے یقلندری مسجد تھی۔

۱۶۲۳ھ

بیگمی ڈالان

شاہ جہاں کی لڑکی جہاں آرا نے یہ ڈالان تعمیر کرایا تھا۔ یہ گنبد شریف کے شرقی دروازہ کے آگے واقع ہے۔ اس کے ستون اور چھت سنگ مرمر کی ہیں۔ اس کا فرش سنگ افشاں ابری اور طلائی کا ہے۔



## روضہ منورہ

خواجہ حسین ناگوری نے خواجہ غریب نوازؒ کے مزار پر گنبد و عمارت روضہ تعمیر کرائیں۔  
 گنبد شریف کے اندر کا حصہ سنگ بستہ کا ہے۔ گنبد پنجواں میں ہے۔ گنبد سفید ہے، سنہری تاجدار  
 کلس اس سفید گنبد پر آویزاں ہے۔ گنبد کے اندر کے حصہ میں سنہری لاجوردی کا کام ہے۔  
 مزار شریف کے تعویذ میں یا قوت رمانی جڑا ہوا ہے۔ چھپر کھٹ کے بیچ میں سنہری کٹہرہ جہانگیر نے  
 بنوا کر نذر کیا تھا۔ جہانگیر نے اس کے متعلق خود لکھا ہے کہ: "بعض مرادیں برانے پر ۱۲۵۷ھ  
 میں میں نے حجر طلائی جالی دار مرقد خواجہ بزرگ پر نذر کیا۔ یہ حجر ایک لاکھ دس ہزار روپے کی  
 لاگت سے تاریخ ۲۷ رجب المرجب تیار ہوا۔ میں نے حکم دیا کہ اسے لے جا کر روضہ اقدس پر نصب کریں۔"  
 یہ کٹہرہ اب نہیں ہے۔ دوسرا تقریاً حجر ہے۔

### محر صاحبزادی صاحبہ

خواجہ غریب نوازؒ کی صاحبزادی بی بی حافظہ جمال روضہ منورہ کی جنوبی دیوار سے  
 ملحق حجرہ میں آسودہ ہیں۔ مزار کے پاس دو چھوٹی چھوٹی قبریں ہیں۔ یہ بی بی حافظہ جمالؒ  
 کے صاحبزادوں کے مزارات ہیں۔

### مسجد صندل خانہ \_\_\_\_\_ ۱۲۸۳ھ

یہ مسجد روضہ منورہ کے سرہانے کی طرف واقع ہے۔ سلطان محمود خلجی نے یہ مسجد تعمیر  
 کرائی۔ جہانگیر نے اس میں چار در بڑھائے۔ اورنگ زیب نے اس کی مرمت کرائی۔ پس یہ  
 مسجد تینوں بادشاہوں کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔ مزار شریف کے اترے ہوئے پھول  
 یہاں رکھے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ مسجد، مسجد پھول خانے کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہاں  
 خواجہ غریب نوازؒ کے مزار مبارک کے لئے صندل بکھا جاتا ہے، اس وجہ سے اس مسجد  
 کو صندل خانہ بھی کہتے ہیں۔

۱۷ توڑک جہانگیری



مختصر

مُعِينِ بَهْمَانِ خِرَدُونَ مَمْلُوكَانِ بَوِيهِ عِظَمِ بِنِيں اِي دُو پھر اُو رِي كِي هِي هِي  
خِرَدُونَ كِي هِي اُو مَشْكَالِ كِي اِي دُو پھر اُو رِي كِي هِي هِي



# حصہ پنجم

## باب (۱)

### نذر عقیدت

اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ سرچشمہ ہدایت ہیں۔  
خوشیہ حقیقت ہیں۔ انوار امامت سے منور ہیں۔ منشائے مشیت ہیں۔ صہبائے  
ولایت ہیں۔

آپ منیر دین ہیں، جبل متین ایمان کے امین ہیں، اورنگ نشین ہیں، اس میں  
دین ہیں۔ آپ صاحب رشد اور صاحب ارشاد ہیں۔

اجمیر کو خواجہ غریب نوازؒ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی  
باعث اجمیر، اجمیر شریف، کہلانے لگا۔ یہ قدیم اور پُرانا شہر جس کی آغوش میں صدیوں  
کی داستان مضمون ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ کا مسکن اور مدفن ہونے پر بجا طور پر فخر کرتا ہے۔  
یہ مدینۃ الہند کہلاتا ہے۔ اجمیر خواجہ غریب نوازؒ کی رشد و ہدایت کا مرکز رہا ہے۔  
خواجہ غریب نوازؒ نے دعوت اسلام لوگوں کو دی۔ لیکن آپ کا طریقہ کار جبر و  
تشدد سے پاک و صاف تھا۔ لوگ آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کے گرویدہ  
ہوتے اور آپ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے۔

آج بھی آپ کے لاکھوں حلقہ بگوش غلام نظر آتے ہیں۔



خواجہ غریب نوازؒ نے جو پیغام دیا وہ رُوح کی روشنی کو باقی رکھنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے ماحول کا نقشہ بدل دیا، انھوں نے سچائی، صداقت اور ایثار کی راہ اپنے لئے متعین کر لی تھی اور اسی راہ پر چلنے کی انھوں نے لوگوں کو ہدایت فرمائی۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے محبت کی بنیاد پر اپنے فکر و عمل کی عمارت تیار کی، آج بھی بھٹکے ہوئے لوگ اس میں پناہ لے سکتے ہیں، جو اس حصار میں آگیا فلاح پاگیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی تعلیمات، کردار اور عمل اس وقت بھی انسانی ذہن و فکر میں خوش گوار انقلاب لاسکتے ہیں۔

آپ اعلیٰ حبیبی ہیں والا نبی ہیں۔ آپ نورِ خدا ہیں، نورِ نبی ہیں۔ قائمِ دینِ مصطفویٰ ہیں، لطفِ اتم ہیں، بحرِ سخا ہیں۔

آپ حق کی اذان ہیں، صیبِ ذاتِ الہی ہیں، انیس رُوحِ نبی ہیں، سراغِ عارفانہ ہیں، جانِ اولیاء ہیں۔

آپ کی ذاتِ والا صفاتِ روشنی کا بلند مینار ہے۔ جس سے دُور دُور تک اُجالا اُچھلا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سفید گنبد پر سنہری تاج آپؒ کی عظمت و بزرگی و برتری کا شاہد ہے۔ یہ سنہری تاج بے کسوں کی امید کا مرکز ہے۔ کمزوروں کو توانائی بخشتا ہے۔ یہ آپ کی حکومت کا گواہ ہے۔ یہ آپ کی روحانی سلطنت کا اشارہ ہے۔ یہ تاج ہماری امیدوں کا مرکز ہے۔ یہ ہماری آرزوؤں کا محور ہے۔ ہماری تمناؤں کو پورا کرنے والا ہے۔

یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جس کی سلطنت کو زوال نہیں۔ یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے۔

یہ تاج آپ کی ریاضت کا صلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے مجاہدہ کا بدلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یہ تاج پیرومرشد کی



خدمت کا قرہ ہے۔  
یہ تاج لوگوں کی آپ سے عقیدت کا آئینہ دار ہے۔ یہ تاج انسانیت کا  
عروج ہے۔

آپ کا تاج امن کا پیغام ہے۔ مساوات و اخوت کی دعوت ہے۔ بے کسوں  
کا سہارا ہے۔ مرادوں کا بر لانی والا ہے۔ سب کو پناہ دینے والا ہے۔ آپ کا یہ  
سنہری تاج آپ کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

آپ کا یہ تاج فلاح و خیر سے لبریز مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔  
آپ کا یہ تاج محبت کی نگاہ، سلامتی کی زبان اور کردار کی روشنی کا حامی ہے۔  
یہ سنہری تاج عرفان حق کے راز کو آشکارا کرتا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ کا سنہری تاج، آپ کی سنہری زندگی کی سنہری داستان  
کو دہراتا ہے۔

یہ تاج زندگی کو نشیب سے فراز کی طرف لے جانے کے لئے کافی ہے۔

---

ختم شد











